بچوں کی تربیت کیسے؟

انصار زبیر محمدی

www.KitaboSunnat.com

06/3341520

مكتب توعية الجاليات بمحافظة الشماسية
المملكة العربية السعودية - القصيم - الشماسية
هاتف وفاكس ٠٦/٣٤٠١٩١١ ص.ب (١١)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

كيف نربي أولادك ؟

بالغة الأردية

كتاب نمبر 1243
مكتبہ دار العلوم المحمدیہ

بچوں کی تربیت کیسے؟

ترتیب

انصار زبیر محمدی

المملكة العربية السعودية

مكتب توعية الجاليات بمحافظة الشماسية

اشراف وزارة الشئون الاسلامية والاوقاف والدعوة والارشاد

ص ب : (١١) القصيم

هاتف وفاكس : ٠٦٠٣٤٠١٩١١

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٢١ هجري

الطبعة الثانية مصححة ومنقحة

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب	بچوں کی تربیت کیسے؟
مرتب	انصار زبیر محمدی
تقدیم ومراجعہ	ڈاکٹر فضل الرحمن مدنی
اشاعت	بار اول ۱۹۹۹ء
کمپیوٹر کتابت	امیج کمپیوٹرس، کوسہ، ممبرا، تھانہ
طباعت	مکتبہ نوائے اسلام، دہلی

يطلب من

مكتبة الثقافة الإسلامية ·بندي كلان ·محمد آبادگوهنة

ضلع مئو · يوبي ·الهند ٢٧٦٤٠٣

مكتب توعية الجاليات بمحافظة الشماسية

اشراف وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

ص ب (١١) القصيم هاتف وفاكس ٠٦٣٤٠١٩١١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین

تقدیم	۵
بین یدی الترتیب	۸
نیک بیوی کا انتخاب	۱۰
نیک بیوی کے اوصاف	۱۳
طلب اولاد کا مسنون طریقہ	۱۵
پیدائش کے بعد..........	۱۶
کسی بزرگ سے..........	۱۷
ساتویں دن عقیقہ کرنا	۲۰
بچے کا اچھا نام رکھنا	۲۳
بچے کا ختنہ کرنا	۲۷
بچہ جب بولنے لگے	۲۹
لڑکی کی پیدائش پر ناراضگی	۳۰
اولاد کے درمیان برابری کرنا	۳۴
اسلامی تربیت کے قرآنی نمونے	۳۶
قرآن کی اس نصیحت کے اہم اسباق	۴۳
بچوں کے حق میں نبی ﷺ کی چند وصیتیں	۴۵
مسائل	۴۸
ارکان اسلام	۴۹
ارکان ایمان	۵۱
اللہ عرش کے اوپر ہے	۵۳
والدین اور اولاد کے لئے نبی ﷺ کی چند نصیحتیں	۵۸
ماں، باپ اور استاد کی ذمہ داریاں	۶۲
بچوں کی تربیت کے چند ضروری پہلو	۶۴
حرام چیزوں سے ڈرانا	۶۴
نماز کی تعلیم	۶۸
پردہ اور ستر پوشی	۷۰
اخلاق و آداب	۷۳
بہادری اور شوق جہاد پیدا کرنا	۷۶
نماز کی فضیلت اور ترک پر سخت وعید	۷۸
وضو اور تیمم کا طریقہ	۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اور اس کا طریقہ ۸۳
نماز کے چند اہم مسائل ۸۸
حدیث نماز ۹۳
جمعہ اور جماعت کی پابندی ضروری ہے ۹۸
میں پورے آداب کے ساتھ جمعہ کی نماز۔۔۔ ۱۰۱
میوزک اور گانا اسلام کی نظر میں ۱۰۳
دور حاضر کے گانے ۱۰۶
گانے بجانے سے بچاؤ کا طریقہ ۱۰۸
جائز گیت اور گانے ۱۰۹
فوٹو اور مجسمے اسلام کی نظر میں ۱۱۳
جائز فوٹو اور مجسمے ۱۱۷
کیا سگریٹ پینا حرام ہے؟ ۱۱۹
داڑھی بڑھانا ضروری ہے ۱۲۲
ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا ۱۲۵
بچوں کے بگاڑ کے چند اہم اسباب ۱۳۱
بچوں کو ڈرانا دھمکانا ۱۳۱
ان کے لئے اپنا ہاتھ کھلا رکھنا ۱۳۱
ضرورت سے زیادہ سختی کرنا ۱۳۲
حسن ظن میں مبالغہ آرائی ۱۳۲
سوء ظن (بدگمانی) میں مبالغہ آرائی ۱۳۳
اولاد کے درمیان ناانصافی کرنا ۱۳۳
شادی میں تاخیر ۱۳۴
اولاد کو بددعا دینا اور کوسنا ۱۳۴
لمبی مدت تک گھر سے باہر رہنا ۱۳۵
اولاد کے سامنے منکر کام کرنا ۱۳۶
کثرت اختلاف ۱۳۷
تناقض ۱۳۸
لڑکیوں کو بلا محرم بازار جانے کی اجازت دینا ۱۳۹
رسائل وجرائد اور فون سے لاپرواہی ۱۳۹
بچوں کو حقارت سے دیکھنا ۱۴۰
بچوں کی نفسیات سے بے خبر ہونا ۱۴۱
درجے کا لحاظ نہ کرنا ۱۴۱
ناصح کو برا بھلا کہنا ۱۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از قلم فضیلۃ الشیخ الاستاذ دکتور فضل الرحمٰن المدنی حفظہ اللہ
مفتی و شیخ الجامعہ، جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین، و بعد!

آج دنیا سائنس و ٹکنالوجی اور دیگر علوم و فنون میں بہت ترقی کر رہی ہے، مگر جب ہم انسانی معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو ہر طرف چوری، بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ، زناکاری و فحاشی، کذب بیانی اور وعدہ خلافی، مکاری و دغابازی، شر و فساد اور قتل و خونریزی کا بازار گرم نظر آتا ہے۔ علی الاعلان تہذیب و شرافت، اخلاق عالیہ اور انسانی قدروں کی پامالی ہو رہی ہے، نہ بڑوں کا احترام ہے نہ چھوٹوں پہ شفقت، نہ شرم وحیا ہے نہ عفت و پاکدامنی، نہ تقویٰ و طہارت ہے نہ تصور آخرت اور ایمان باللہ ایسا لگتا ہے کہ دنیا سے ایمانداری، اخلاق و محبت اور امن و سکون کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

مگر اس کی وجہ کیا ہے؟ جب بھی آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں گے تو یہی کہیں گے اسکا بنیادی سبب تربیت کی کمی ہے۔ آج بہت سے لوگ تعلیم و تربیت دونوں سے محروم ہیں، اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو تعلیم یافتہ ہیں ان کے پاس اعلیٰ ڈگریاں ہیں۔ مگر صحیح تربیت سے محروم ہیں۔ نہ ان کے والدین اور سرپرستوں نے ان کی تربیت پر توجہ دی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تعلیمی اداروں نے، بلکہ ستم یہ ہوا کہ کالجز اور یونیورسٹیوں کے ناخداؤں اور عصر حاضر کے ماہرین تعلیم نے تربیت کو تعلیم سے الگ کر دیا۔ تعلیم کو ترقی دینے کے لئے بڑی کوششیں کی گئیں مگر تربیت کے پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا اور اب بھی صورتحال تقریباً ایسے ہی ہے۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ دینی و مذہبی مدارس اور جامعات میں بھی اب تربیت پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جارہی ہے، اور بچوں کے ماں باپ، سرپرستوں اور دیگر ذمہ داروں کو بھی اسکا احساس نہیں ہے۔ حالانکہ تربیت کے بغیر نہ معیاری اور صالح افراد کی تعمیر ممکن ہے نہ تعلیم کے اعلیٰ مقاصد حاصل ہوں گے۔

اگر بچوں کی صالح تربیت ہوگی تو وہ نیک وصالح انسان بن کر اپنے والدین، اعزا واقارب، معاشرے، ملک و قوم اور دین وملت کی خدمت کریں گے۔ اللہ کی زمین کو کفر والحاد اور شر وفساد سے پاک کر کے امن وسکون کا گہوارہ بنائیں گے، اور معاشرہ آج جن مصائب و آلام اور انارکی وانتشار کا شکار ہے ان سے نجات پاکر عروج وترقی کے مدارج طے کرے گا، ورنہ دنیا علمی اعتبار سے کتنی ترقی کیوں نہ کرے اسے امن وسکون حاصل نہ ہوگا۔

مگر ہم اپنے بچوں کی صحیح تربیت کیسے کریں؟ یہ ایک بہت اہم سوال ہے، اور یہی کتاب کا موضوع اور عنوان ہے۔ جناب انصار زبیر محمدی نے اس مسئلہ پر آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور سلف صالحین کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلی بحث کی ہے، اور ماہرین تعلیم کے مؤلفات اور افکار وخیالات سے بھی استفادہ کیا ہے، خصوصاً شیخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن جمیل زینو کی کتاب " کیف نربی اولادنا" کو اپنے پیش نظر رکھا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ قارئین کرام خصوصاً وہ افراد جن کے کندھوں پر نئی نسل کی تربیت واصلاح کی ذمہ داری ہے اس سے بھرپور استفادہ کریں گے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف وناشر کو اجر جزیل سے نوازے۔(آمین) **وآخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين**

د. فضل الرحمٰن المدنی

۱۸/٦/ ۱۹۹۷

الجامعة المحمدية منصوره ماليگاؤں

ضلع ناسك ۔ مهاراشٹر ۔ الهند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین یدی الترتیب

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ خیر خلقہ نبینا محمد

و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین ہو بعد!

در حقیقت قرآن مجید تعلیم و تربیت اور ہدایت و روشنی کا وہ مینار ہے جس سے کسب فیض کرتے ہوئے والدین اپنی اولاد کی مثالی تربیت کر سکتے ہیں۔" إن هذا القرآن يهدي للتي هي اقوم " یہ قرآن بالکل ٹھوس اصولوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ان ٹھوس اصولوں میں اصول تعلیم و تربیت ہیں۔

سنن نبویہ ﷺ حکمت و معرفت ، ہدایت و طریقت اور اعلیٰ تہذیب و تربیت کا ایک اتھاہ سمندر ہے جس میں غوطہ زن ہو کر ایک مرد مومن اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو چمکدار موتی کی مانند شفاف و قیمتی بنا سکتا ہے، اور اعلیٰ کردار سے نواز سکتا ہے۔

چونکہ نبی کریم ﷺ کی دعوتی زندگی کا ایک بڑا حصہ اپنے جانثار صحابہ کرام کی تعلیم و تربیت میں گذرا ہے، جسکے نتیجہ میں اسلامی تاریخ نے بے شمار سپوتوں اور لعلوں کو جنم دیا۔

تربیت سے متعلق ایک اہم پہلو یہ بھی ذہن نشین رہے کہ صحیح اسلامی تربیت اسی وقت ہوگی جبکہ آپ سب سے پہلے بچوں کے عقائد پھر اعمال واخلاق پہ توجہ دیں، اس لئے کہ تربیت اور عقیدہ کا باہم بڑا گہرا ربط ہے۔

اسلئے ضروری ہے کہ بچوں کو سب سے پہلے عقیدۂ توحید سے روشناس کرا لیا جائے ،ان کے دلوں میں ایمان کی محبت بسائی جائے انہیں فضول اور گھڑی ہوئی کہانیاں پڑھانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے رسول رحمت ﷺ کی سیرت، آپ کے صحابہ کرام کی جانثاری اور محدثین وسلف کے علمی وعملی کارناموں سے واقف کرایا جائے، پھر اسکے بعد مسلم فاتحین کے قصے سنائے جائیں۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں اسی پہلو کو مدنظر رکھا ہے اور عربی زبان میں تربیت کے موضوع پر پائی جانے والی بیشتر کتب کو سامنے رکھکر اسے ترتیب دیا ہے۔ شیخ محمد بن جمیل زینو کی کتاب " كيف نربي اولادنا؟ " سے خصوصی استفادہ کیا ہے۔

کتاب کی تصحیح ومراجعہ کے لئے میں نے اپنے استاد دکتور فضل الرحمن صاحب مدنی حفظہ اللہ سے درخواست کی آپ نے میری خواہش کے مطابق تصحیح کے ساتھ ہی میری درخواست پر ایک وقیع مقدمہ بھی تحریر فرمادیا۔ فجزاه الله عنی احسن الجزاء وبارك عليه ووفقه لما يحبه ويرضاه .

اس کتاب کی اشاعت پر ہم اپنے مشفق والدین "جن کی حسن تربیت نے ہمیں اس موضوع پر کچھ لکھنے کے لائق بنایا" کیلئے اللہ سے رحمت ومغفرت اور صحت وعافیت کی دعا کرتے ہیں۔رب ارحمهما كما ربياني صغيراً .

ساتھ ہی مکتبہ مہر کے نگراں مولانا عطاء اللہ خان صاحب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنکے خلوص کی بدولت یہ کتاب منصۂ شہود پر آسکی۔ والله ولی التوفيق۔

انصار زبیر محمدی

مكتب توعية الجاليات الشماسية . القصيم

سعودیه عربیه فون : ۰۶.۳۴۰۱۹۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بیوی کا انتخاب

بچے کی تربیت کے ضمن میں مناسب ہوگا کہ ہم میاں بیوی کے رشتہ ازدواج کا مختصر ذکر کرتے چلیں، اسلئے کہ دوانسانی زندگیوں کا یہ سنگم تربیت اولاد کا پہلا زینہ ہے اس واسطے ہمیں چاہئیے کہ شادی کے وقت نیک و صالح بیوی کا انتخاب کریں جو آگے چل کر ہماری اولاد کی صلاحیت وصالحیت کو نکھارنے کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وإمائکم إن یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله والله واسع علیم" ۱

اور تم میں سے جو عورت غیر شادی شدہ ہوں ان کا نکاح کردو، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نیک ہوں انکا بھی نکاح کردو، اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے خوشحال کردے گا، اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا : **"إذأتاکم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه إلا تفعلوه تکن فتنة في الارض وفساد کبیر قالوا یا رسول الله و إن کان فیه، قال : إذا جاء کم من ترضون دینه ، وخلقه، فانکحوه ثلاث مرات"** ۲

جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جسکے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کرادو اور اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہوگا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اگر چہ اس میں کچھ نقص ہو ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جسکے دین اور اخلاق سے تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی ہو تو اس سے نکاح کردو، یہی بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "تنکح المرأة لأربع لمالها، ولحسبها ولدينها ولجمالها، فاظفر بذات الدين تربت يداك" ۳

کسی عورت سے ان چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) اسکے مال کی وجہ سے (۲) اسکے حسب نسب کی وجہ سے (۳) اس کے دین کی وجہ سے (۴) اسکے حسن و جمال کی وجہ سے، لیکن دیکھو تم دین والی عورت سے نکاح کرنا، تمہارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں۔

علامہ محمود استنبولی فرماتے ہیں "اسکی وجہ یہ ہے کہ دین دار خواتین کبھی بھی خواہشات کے پیچھے چلنا پسند نہیں کرتیں، نہ اپنے نفس کے فریب میں مبتلا ہوتی ہیں، نہ اپنے گھر کی عزت کو بٹہ لگاتی ہیں، نہ ہی اپنے بچوں کی اصلاح و تربیت اور انہیں آداب زندگی سکھانے میں غفلت برتتی ہیں، اور نہ ہی شوہروں کے حقوق میں کبھی کوتاہی کرتی ہیں۔ دین، غصہ اور شہوانی قوتوں پر بھی بڑی حد تک روک لگاتا ہے۔ اسکی یہی ایک صفت دل کی تشفی کے لئے مؤثر تدبیر ہے۔

مذکورہ حدیث کا یہ مطلب لینا غلط ہوگا کہ اسلام میں خوبصورتی اور حسن و جمال کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ نیا رشتہ تلاش کرتے وقت محض خوبصورتی کو سب کچھ نہ سمجھ لیا جائے، ورنہ جہاں تک نفسِ خوبصورتی کا تعلق ہے دین میں بطور خاص اس کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ "تم اسے دیکھ لو! یہ تم دونوں میں محبت قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب رہے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں دیندار کے انتخاب کا حکم دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم صرف دولت مند کو مت ڈھونڈو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے زیادہ دولت عطا کرے گا، اسلئے اچانک نگاہیں چار ہونے اور چٹ منگنی پٹ بیاہ کی صورتوں سے بہ ہر صورت بچنا چاہئے۔ اسلئے کہ اسکا انجام برا ہوتا ہے، صحیح انتخاب کی صورت یہ ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھیں، ایک دوسرے کو سمجھیں اور پرکھیں اور چال چلن وطور طریق بھی معلوم کریں۔

خاوند یا بیوی کے انتخاب کے لئے علماء نے بعض حسب ذیل نصیحتیں تحریر کی ہیں۔

(۱) پہلے یہ نہ پوچھا جائے کہ ہونے والی بیوی نے کس درسگاہ میں تعلیم پائی ہے، بلکہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کی پرورش کس گھرانے میں ہوئی ہے۔

(۲) نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے جسکی ماں نیک اور صالح ہو۔

(۳) میاں بیوی کا رشتہ یکساں معیشت کا رشتہ ہے، اسلئے اپنا شریک کار ایسا منتخب کرو جو تمہارا ہم مشرب، یکساں طبیعت اور ایک جیسے اخلاق کا مالک ہو" ۴

حوالہ

۱ سورہ نور ۲۲ ۲ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ۱/ ۱۷۴ مع التحفة

۳ رواہ مسلم والترمذی وصححہ ، انظر نیل الاوطار ۶/ ۱۰۵

۴ تحفۃ العروس سے اختصار وتھذیب کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بیوی کے اوصاف

چونکہ اسلام نے نیک بیوی کے انتخاب کی ترغیب دی ہے، اسلئے ضروری ہے کہ نیک بیوی کے چند اوصاف بھی ذکر کردیے جائیں تاکہ انتخاب میں مزید آسانی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " **فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ الله** " جو عورتیں نیک ہیں، اپنے شوہروں کی تابعدار ہیں، اور جن چیزوں کی اللہ نے حفاظت کی ہے شوہر کی غیر موجودگی میں ان کی حفاظت کرتی ہیں۔

علامہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " **صالحات** " سے مراد نیک عورتیں ہیں، قانتات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کی اطاعت گزار ہیں۔ اور " **حافظات للغیب** " کی تشریح کرتے ہوئے علامہ سدی نے لکھا ہے کہ اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اسکے مال اور خود اپنے نفس کی حفاظت کرتی ہیں۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ " جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمان بردار رہے تو اس سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ تم جنت کے جس دروازہ سے چاہو داخل ہو جاؤ" ۲

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " **ونساء كم من اهل الجنة الودود الولود، العود علىٰ زوجها ، التي إذا غضب جاء ت حتى تضع يدها فى**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يد زوجها، وتقول لا أذوق غمضاً حتى ترضى"۳

تمہاری وہ عورتیں جنتی ہیں جو خوب محبت کرنے والی ہیں، خوب بچے جننے والی ہیں، جو اپنے شوہروں کی طرف بار بار لوٹ کر آتی ہیں، اور جب ان کا شوہر ناراض ہو جاتا ہے تو اپنے شوہر کے پاس آتی ہیں اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ڈال کر کہتی ہیں اے میرے سرتاج! جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہو جائیں گے اس وقت تک پلک نہیں جھپکاؤں گی، یعنی کسی چیز کا لطف نہیں لوں گی، ذرہ برابر آرام نہیں کروں گی۔

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عورتیں بہتر ہیں؟

آپ ﷺ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورت بہت بہتر اور اچھی ہے، جسے اسکا شوہر دیکھ کر مسرت محسوس کرے، جو اپنے شوہر کے حکم پر چلے اور اپنی ذات اور اسکے مال کے تعلق سے اس کی ناپسند چیز کو اختیار کر کے اسکی مخالفت نہ کرے۔

حوالہ

۱ سورہ نساء ۳۴ ۲ ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب اولاد کا مسنون طریقہ

قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "رب ھب لی من الصالحین" ۱ اے میرے رب مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

معلوم ہوا کہ طلب اولاد کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی طلب کی جائے، اور ہمیشہ یہ نیت رکھی جائے کہ اپنی اولاد کو اسلام کا خادم بناؤں گا۔

"رب ھب لی من لدنك ذریة طیبة إنك سمیع الدعاء" ۲

اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے نیک اولاد عطا فرما، بیشک تو دعائیں سننے والا ہے۔

"رب اجعلنی مقیم الصلوٰة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء" ۳

اے میرے پروردگار مجھ کو ایسی توفیق عطا فرما کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی یہ توفیق بخش اور اے میرے پروردگار میری دعاء قبول فرما۔

حوالہ

۱ سورہ صافات ۲ آل عمران ۳۸ ۳ ابراہیم ۴۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائش کے بعد دائیں کان میں اذان دینا

عن أبی رافع قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم أذن فی أذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة " ۱

ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی کی پیدائش پر نبی کریم ﷺ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔

بچہ کے کان میں اذان دینے کی حکمت تو اللہ ہی کو معلوم ہے مگر پھر بھی انسانی عقل جس بات کو محسوس کرتی ہے وہ یہ ہے کہ "بچے کے کان میں جو آواز سب سے پہلے ٹکرائے وہ رب کی کبریائی اور عظمت کی آواز ہو، اور وہ شہادت ہو جسکے ذریعہ وہ اسلام میں داخل ہوتا ہے، اسطرح سے دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی وہ اسلامی شعار کو اپنالیتا ہے۔ اسکا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اذان سے شیطان بھاگتا ہے اور بچے کی پیدائش کے وقت شیطان کچوکہ لگاتا ہے، اس اذان کی آواز سن کر وہ بھاگ جائے گا اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح شیطان کی پکار کے مقابلہ میں اللہ کی کبریائی کی پکار، دعوت الی اللہ دعوت الی الاسلام اور دعوت الی عبادۃ اللہ کی صدا بلند کی جاتی ہے" ۳

حوالہ

۱ رواہ ابو داؤد کتاب الادب رقم ۱۰۵ والترمذی کتاب الاضاحی وقالاحدیث صحیح رقم ۱۵۱٤ ۲ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۳ تحفة المودود باحکام المولود لابن القیم ص ۲۲.۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بزرگ سے چھوہارا یا کھجور چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا

عن أبي موسیٰ قال : ولد لي غلام فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم وحنكه بتمرة ، زاد البخاری ودعا له ،بالبركة ودفعه إليّ وكان اكبر ولد أبي موسیٰ ١

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اسے لیکر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اسکا نام ابراہیم رکھا اور چھوہارا چبا کر اسکے منہ میں ڈالا، بخاری کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی، پھر اسے میرے حوالہ کر دیا، یہ ابو موسیٰ کی سب سے بڑی اولاد تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ (ابو عمر) بیمار ہوا، پھر انتقال کر گیا، انتقال کی ان کو خبر نہ تھی، ان کی اہلیہ (ام سلیم) نے دیکھا کہ بچہ مر گیا ہے تو نہلا دھلا کر گھر کے ایک گوشہ میں لٹا دیا، پھر کھانا پکایا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے تو پوچھا بچہ کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اب تو سکون معلوم ہوتا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اب بالکل آرام پا گیا ہے، پھر کھانا حاضر کیا اور بستر لگا دیا (رات کو خاوند نے صحبت بھی کی) اسکے بعد بچہ کے انتقال کی خبر دی۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح فجر کی نماز پڑھی اور خدمت اقدس میں سارا قصہ بیان کیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا کیا آج رات بیوی سے صحبت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ توابو طلحہ نے جواب دیا، ہاں! پھر آپ ﷺ نے دعا دی اور فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس رات میں برکت عطا فرمائے، پھر ان کی بیوی نے ایک لڑکا جنا، توابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو ہم اسے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کرتے ہیں، مجھے بچہ لیکر آپ کی خدمت میں بھیجا اور ساتھ میں کچھ کھجوریں بھی دیں، نبی ﷺ نے اسے گود میں لیکر پوچھا کہ اسکے ساتھ اور کچھ ہے؟ میں نے جواب دیا کھجور ہے، آپ ﷺ نے اسے لیکر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دیا پھر اسے کھلایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا ۲

فوائد

(۱) اس حدیث سے ام سلیم کے صبر و ثبات اور حکمت و دانائی کا پتہ چلتا ہے۔

(۲) اس حدیث سے ام سلیم کے صبر و ثبات اور حکمت و دانائی کا پتہ چلتا ہے۔

(۳) اگر مرد کو کسی قسم کا رنج و غم لاحق ہو جائے تو عورت کو اس کا ہم سر ہو کر اس کے ازالے کی تدبیر کرنی چاہیے۔

(۴) نیک و صالح اور دانا بیوی کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ سفر سے آنے والے شوہر کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے۔

(۵) کسی بزرگ سے کھجور یا چھوہارا چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا اور اس کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرانا سنت رسولؐ ہے۔

(۶) کھجور یا چھوہارا نہ ملے تو کوئی بھی عمدہ میٹھی چیز، شہد، بسکٹ وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے لفظ (اور کچھ ہے) فرما کر اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اس سلسلے کا ایک اور واقعہ ہے جسے علامہ ابن القیم نے تحفۃ المودود میں لکھا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے یہاں بچے کی ولادت ہوئی۔ نبی ﷺ نے کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالا۔ اس طرح سے بچہ کے منہ میں سب سے پہلے داخل ہونے والی چیز نبی ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

اس سے بچہ کا منہ صاف ہو جاتا ہے۔ زبان اور رگوں میں حرکت ہو جاتی ہے اور اس میں ماں کا پستان پکڑنے اور چوسنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن ممکن ہے کہ بچے کے اندر اس بزرگ و صالح شخص کی خصلت آجائے اور جب آغاز اچھا ہوگا تو پوری زندگی کے اچھا ہونے کی توقع ہے۔

حوالہ

۱ متفق علیہ رواہ البخاری فی الادب رقم ٥٤٦٧ وایضا رقم ٦١٩٨ فی العقیقة ومسلم رقم ٢١٤٥ ۲ متفق علیہ رواہ البخاری فی الجنائز رقم ١٣٠١ وایضا رقم ٥٤٧٠ ومسلم رقم ٢١٤٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں دن عقیقہ کرنا

عقیقہ کی مشروعیت پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ بچے کی تربیت، اس کے احساس کی بلندی، آخرت میں درجات کا ارتقاء اور اس کی فکر کی جلا بخشنے میں عقیقہ کا خاص دخل ہے۔ اسلئے کہ عقیقہ ہی اسے رہن کی غلامی سے نجات دلاتا ہے۔ پھر عقیقہ اللہ کا نام لے کر کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ابتداء ہی سے بچے کی زندگی کی بنیاد توحید پر پڑ جاتی ہے اور اس سے یہ شعور بھی ملتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کے احیاء سے دنیا کی زندگی میں اس کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔

عن سمرةؓ قال قال رسول الله ﷺ كل غلام رهينة بعقيقته تذبح يوم سابعة ويسمىٰ فيه ويحلق راسه . ۱ حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ عقیقہ کے عوض گروی (رہن) ہوتا ہے۔ ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے گا، اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے گا، اس کا نام رکھا جائے گا اور اس کے سر کے بال منڈائے جائیں گے۔ باپ جب تک اپنے بیٹے کا عقیقہ نہیں کرے گا اس وقت تک اپنے بیٹے کی سفارش سے محروم رہے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ "اس کے سر کے بال منڈوا کر وزن کر کے اس کے برابر چاندی کا صدقہ کریں گے" ۲

عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ عن الغلام شأتان متكافئتان و عن الجارية شأة " ۳

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کی بڑی اہمیت و افادیت ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ آج اس سنت کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ کتنے ایسے بد نصیب ہیں جو ولیمہ اور عقیقہ ایک ساتھ کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی ﷺ نے حضرت حسینؓ کا ساتویں دن عقیقہ کیا۔

عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ بڑے جانور (بیل، گائے، اور اونٹ وغیرہ) کا عقیقہ ثابت نہیں ہے۔ کچھ لوگ قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی ایک جانور سات کی جانب سے ذبح کرتے ہیں جو درست نہیں ہے بلکہ ایک فاسد قیاس ہے۔ اسلئے کہ عقیقہ میں بچے کی طرف سے دو اور بچی کی طرف سے ایک مکمل جانور ذبح کرنے کا واضح ذکر ہے تو اسے قربانی پر کیونکر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ قربانی میں تو گائے اور بیل وغیرہ میں سات کی شرکت ثابت ہے جبکہ عقیقہ میں ایسا کچھ نہیں ثابت ہے'' ۴

علامہ ابن القیم عقیقہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''نوزائیدہ بچہ کی دنیا میں آمد کے موقعہ پر یہ قربانی کی جاتی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ عقیقہ بچے کے گروی ہونے سے نجات دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی ہوتا ہے۔ باپ عقیقہ کرتا ہے تو بیٹا اس کی سفارش کرتا ہے۔ عقیقہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ بچے کا فدیہ ہے۔ عقیقہ کے جانور کے ذریعہ بچے کا فدیہ دیا جاتا ہے۔ غالبًا عقیقہ کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس دن خویش و اقارب اور دوست و احباب دعوت میں اکٹھا ہوتے ہیں'' ۵

عقیقہ ساتویں دن کرنا چاہئے اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ کیا جاسکا تو چودھویں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن بھی کیا جاسکتا ہے اور اس دن بھی موقعہ نہ مل سکا تو ۲۱ویں دن کیا جائے گا مگر ساتویں دن افضل ہے۔ عقیقہ کے جانور کا دانتا ہونا ضروری نہیں ہے۔

حوالہ

١ رواه اهل السنن وقال الترمذی حدیث حسن صحیح انظر الترمذی فی الاضاحی ١٥٢٢ وابو داؤد رقم ٢٨٣٨ ابن ماجه رقم ٣١٦٥ واحمد فی المسند ٥/٧ .١٧ .٢٢

٢ رواه احمد فی المسند ٦/ ٣٩٠ ، ٢٠٢ والحدیث حسن بشواهده

٣ رواه احمد والترمذی وقال الترمذی حدیث صحیح انظر المسند ٦/١٥٨ و٢٥١ والترمذی رقم ١٥١٣ وابن ماجه رقم ٣١٦٣

٤ تحفة المودود باحکام المولود لابن القیم ٥٧

٥ المصدر السابق ٤٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کا اچھا نام رکھنا

عن أبی الدرداء قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم إنکم تدعون یوم القیامة باسماء کم و باسماء آبائکم فاحسنوا اسماء کم ۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : قیامت کے دن تم اپنے ناموں سے اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے ،پس تم اپنے نام اچھے رکھو۔

اس حدیث میں ہمیں اچھا نام رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اسلئے کہ اچھے نام سے پکارنے پر خوشی محسوس ہوتی ہے۔شریعت نے اچھے اور برے ناموں کی تعیین کر دی ہے۔جس کا تذکرہ انشاءاللہ ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔

عن إبن عمرؓ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "إن احب اسماء کم إلی اللہ عبداللہ و عبدالرحمٰن" ۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تمہارے ناموں میں سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

عن أبی وھب الجشمی قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : تسموا با سماء الأنبیاء وأحب الاسماء إلی اللہ عبداللہ و عبدالرحمٰن ، وأصدقھا حارث وھمام ، واقبحھا حرب ومرة" ۳

ابووھب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر اپنا نام رکھو اور اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن ہیں اور صحیح ترین نام حارث وھمام ہیں، اور سب سے برے نام حرب اور مرۃ ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ بچے کا اچھا نام رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ ہوش سنبھالے گا تو فوراً یہ محسوس کریگا کہ وہ اللہ کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رب ہے وہی خالق و مالک ہے وغیرہ۔

ناپسندیدہ نام: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام رکھنا حرام ہے جو اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کے نام پر رکھا جائے جیسے عبدالعزیٰ، عبد ھبل، عبد عمر، عبدالکعبہ اور عبدالنبی وغیرہ، اسی طرح شہنشاہ عالم، سلطان السلاطین نام رکھنا بھی حرام ہے۔ اسلئے کہ شاہوں کا شاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

عن عمربن الخطا ب رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم " إن عشت إن شاء الله لأنهين أمتي أن يسمو ا رباحاً و نجيحاً وأفلح ويساراً " ۴

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو رباح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے منع کردوں گا۔

اسی طرح نافرمان وسرکش لوگوں کے نام بھی نہیں رکھنے چاہئیے۔ جیسے فرعون، قارون، ہامان، شداد، ابولہب، ابوجہل وغیرہ۔ مگر افسوس کہ نبی ﷺ کی سخت تاکید کے باوجود بہت سارے مسلمان فیشن میں جدیدیت کے نام پر نافرمانوں اور شیطانوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی مسلمان نظر آئیں گے جو موجودہ دور کے فراعنہ وابوجہل کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے شمعون، صدام وغیرہ۔

نام کی تبدیلی کا مسئلہ: یہاں یہ بھی مسئلہ سمجھتے چلیں کہ اگر کسی نے لا علمی کی وجہ سے اپنی کسی اولاد کا کوئی نامناسب اور غیر شرعی نام رکھ دیا تو معلومات حاصل ہو جانے کے بعد اسے بدل کر دوسرا نام رکھ سکتا ہے۔ کچھ لوگ یہ غلط فہمی پیدا کرتے ہیں کہ نام کی تبدیلی کے لئے دوبارہ عقیقہ کرنا پڑے گا، حالانکہ یہ ایک باطل اور غلط خیال ہے ۔ذیل میں ہم چند احادیث پیش کررہے ہیں جن سے آپ یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ نام کی تبدیلی کے لئے عقیقہ کی شرط نہیں ہے۔

عن أبي هريرة أن زينب كان إسمها برة، فقيل تزكي نفسها، فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب" ۵

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ زینب کا نام برہ تھا، لوگوں نے ان سے کہا تم اپنے آپ کو از خود پاکیزہ بتاتی ہو، پھر آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا۔

"عن اسامة بن أخدرى أن رجلاً كان يقال له أحرم، كان في النفر الذين أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك؟ قال: أحرم: قال بل أنت زرعة" ۶

اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا نام "احرم" تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو دور سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا احرم پھر آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر زرعہ رکھ دیا اور فرمایا اب تم زرعہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عن رابطة بنت مسلم عن أبيها قال : شهدت مع النبی صلی الله علیه وسلم حنینا ، فقال لی ما ا سمك ؟ قلت : غراب ،قال لا بل أنت مسلم" ۷

رابطہ بنت مسلم اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں، ان کے والد بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا غراب (کوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مسلم ہے۔

حوالہ

۱ رواہ ابو داؤد باسناد حسن رقم ۴۹۴۸ واحمد فی المسند ۵/ ۱۹۴

۲ رواہ مسلم فی صحیحہ ۲۱۳۲

۳ رواہ ابوداؤد ۴۹۵۰ والنسائی ۶/ ۲۱۸، ۲۱۹ والبخاری فی الادب المفرد ۶/ ۲۷۷

۴ رواہ ابن ماجہ رقم ۴۹۶۰ فی الادب واسنادہ صحیح

۵ رواہ البخاری فی الادب رقم ۶۱۹۲ ومسلم رقم ۲۱۴۱

۶ رواہ ابو داؤد فی الادب رقم ۴۹۵۴ واسنادہ صحیح

۷ رواہ البخاری فی الادب رقم ۸۲۴ وابو داؤ د رقم ۴۹۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کا ختنہ کرنا

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الفطرة خمس ، الختان ، والاستحداد وقص الشارب وتقليم الأظافر ، ونتف الإبط " ا

فطرت کی چیزیں پانچ ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال کا مونڈنا، مونچھ کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا۔

اس حدیث میں ختنہ کو ایک دینی شعار بتایا گیا ہے، بلکہ ختنہ اسلام اور دیگر مذاہب میں تفریق کا ذریعہ ہے۔ اسکے بے شمار طبی فوائد بھی ہیں۔ مختون شخص کو ناگہانی موت کے بعد شناخت میں آسانی ہوتی ہے۔ ختنہ سے انسان آسانی کے ساتھ مکمل طہارت حاصل کر لیتا ہے، جبکہ بغیر ختنہ کے پیشاب کے قطروں کا قلفہ میں رکے رہنا کا خطرہ ہے۔

ختنہ کے بعد کینسر جیسے موذی مرض کا ڈر نہیں رہ جاتا، تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ کینسر ان قوموں میں کہیں زیادہ ہے جن میں ختنہ کا رواج نہیں ہے۔ بچوں کو ختنہ جلد کرا لینے کی صورت میں بستر پر بچوں کے پیشاب کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے، کیوں کہ جن بچوں کے عضو تناسل کا ختنہ نہیں ہوتا ان کے قلفہ میں خارش کی وجہ سے بسا اوقات پیشاب خطا کر جاتا ہے۔

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بچپن میں ختنہ نہ ہو سکا تو بڑے ہو کر بھی ختنہ کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے جوانی میں اپنا ختنہ اپنے ہاتھ سے کیا تھا۔ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفاً وما کان من المشرکین" ۲

اے پیغمبر کہہ دیجئے اللہ نے سچ فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی راہ پر چلو جو ایک موحد تھے، مشرک نہ تھے۔

ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم إلا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینا ہ فی الدنیا وإنہ فی الآخرۃ لمن الصالحین ، إذ قال لہ ربہ أسلم قال أسلمت لرب العالمین ۳

دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی برتے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہیں، جب کبھی بھی ان سے ان کے رب نے کہا، فرمانبردار ہو جا، انہوں نے کہا میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔

اگر کوئی نو مسلم ہے تو اسے بھی ختنہ کرنا ضروری ہے، صحابہ کرام اسلام لانے کے بعد ختنہ کرنے میں اتنی ہی جلدی کرتے تھے جتنی غسل میں۔ ۴

حوالہ

۱ متفق علیہ رواہ البخاری فی اللباس رقم ۵۸۸۹ ورقم ۵۸۹۱ ومسلم رقم ۲۵۷ وایضا رواہ مالک والترمذی وابوداؤد وغیرھم ۲ آل عمران ۹۵

۳ سورۃ البقرہ ۱۳۰ ترجمہ من تفسیر احسن البیان ۴ تحفۃ المودود لابن القیم ص ۱۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بچہ بولنے لگے

جب بچہ ہوشیار ہو جائے اور سمجھنے لگے تو اسے توحید کی بنیادی تعلیم سے روشناس کرایا جائے، علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں "جب بچہ بولنے لگے اور چھوٹے چھوٹے جملے ادا کر سکے تو اسکی زبان کے اوپر شہد اور اندرانی نمک ملا جائے، اس سے وہ رطوبت جاتی رہتی ہے جو بول چال میں رکاوٹ بنتی ہے۔ جب وہ بولنا شروع کرے تو اس سے لا إله إلا الله محمد رسول الله کہلوانا چاہیے۔ بچوں کے کان سب سے پہلے اللہ کی ذات اور اسکی وحدانیت سے آشنا ہوں، نیز انہیں معلوم ہو کہ وہ عرش پر ہے۔ انہیں اور ایک ایک چیز کو وہ دیکھتا ہے، ان کی باتیں سنتا ہے اور وہ جہاں بھی رہیں باری تعالیٰ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ اپنے علم کے اعتبار سے نہ کہ ذات کے اعتبار سے۔ بچہ جب بولنے لگے تو اسے چھوٹے چھوٹے کلمات اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ سکھائے جائیں۔

اس سلسلہ کی مزید تفصیلی بحث انشاءاللہ ہم اسی کتاب میں آگے ذکر کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کی پیدائش پر ناراضگی

ہمارے معاشرے میں ایک طبقہ ایسے بدنصیبوں کا بھی ہے جو لڑکے کی پیدائش پر تو پھولے نہیں سماتا، مگر جب لڑکی پیدا ہونے کی خبر سنتا ہے تو فوراً مرجھا جاتا ہے۔ دراصل عرب کے جاہلی دور میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ جس کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں یوں بیان فرمایا "وإذا بشر أحدهم بالانثیٰ ظل وجهه مسوداً وهو کظیم، یتواریٰ من القوم من سوء مابشربه أیمسکه علیٰ هون أم یدسه فی التراب الاساء مایحکمون" ۱

اور جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری دے دی جاتی ہے تو (مارے رنج کے) اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس چیز کو برا سمجھ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ) آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا اس کو زمین میں (زندہ) دفن کر دے؟ سن لو برا ہے وہ فیصلہ جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ "لله ملك السموات والارض یخلق مایشاء یهب لمن یشاء إنا ثا ویهب لمن یشاء الذکور اویزوجهم ذکراناوانا ثا، ویجعل من یشاء عقیماً، إنه علیم قدیر" ۲

آسمانوں اور زمینوں کی سلطنت اللہ ہی کیلئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ بڑا جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے اور لڑکیوں کی پیدائش اللہ کے حکم سے ہے۔ صاحب ایمان ہر حال میں اللہ کے فیصلے سے راضی ہوتا ہے۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ ہم جس چیز کو پسند کریں وہ اچھی اور جسے ناپسند کریں وہ بری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عسیٰ أن تکرھوا شیئا وھو خیر لکم" ۳ اور تعجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو اور وہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔

دینے والا بڑا حکیم و خبیر ہے۔ اس کی قدرت اور حکمت کا راز سمجھنا مخلوقات کے بس میں نہیں، بلکہ اس کے فیصلہ کو تسلیم کرنا۔ اس کے دربار سے ملنے والی چیزوں کو ہنسی خوشی لے لینا اور اس پر شکر ادا کرنا ہی بندوں کا کام ہے۔ کتنی بیٹیوں نے اپنے قرابت داروں اور گھر والوں کی بڑی مدد کی ہے۔ والدین کے بڑھاپے میں وہ نیکی اور مہربانی کا سرچشمہ ہوتی ہیں۔ ان کے برعکس لڑکے ماں باپ سے علیٰحدگی اختیار کر لیتے ہیں اور بڑھاپے میں انہیں فراموش کر جاتے ہیں۔ ایسے بھی نافرمان لڑکے ملیں گے جو بڑھاپے میں ماں باپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں، بلکہ تجربات و مشاہدات بتاتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کا پہلو لڑکیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "من عال جاریتین حتیٰ تبلغا جاء یوم القیٰمۃ أنا وھو ھکذا وضم اصبعیہ" ۴

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا اور کہا اس طرح۔ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی یہاں تک کہ خود اس کی عمر دراز ہوئی یا وہ مر گیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے، (یہ کہتے ہوئے آپؐ نے انگشت شہادت اور اس کے بازو والی انگلی سے اشارہ فرمایا" ۵

ظاہر سی بات ہے کہ یہ عظیم خوشخبری لڑکوں کیلئے نہیں ہے بلکہ صرف لڑکیوں کیلئے ہے۔ لڑکیاں کائنات کا جوہر اور زندگی کے چمن کا پھول ہیں، وہ اللہ کی رحمت ہیں، لڑکوں کی طرح ان کا بھی باپ کی جائداد میں حصہ ہے۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: من ابتلی من هذه البنات بشیء فأحسن إلیهن کن ستراً له من النار" ۶

جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو وہ اسکے لئے جہنم سے آڑ بنیں گی۔

بہت سارے لوگ پیدائش سے قبل عورت کے رحم کی طبی جانچ کراتے ہیں" اگر لڑکا ہوتا ہے تو ہنسی خوشی باقی رکھتے ہیں اور اگر لڑکی ہوتی ہے تو حمل ساقط کرا دیتے ہیں، "العیاذ باللہ" حالانکہ لڑکی کی پیدائش پر ناراض ہونا ایک خطرناک امر ہے، جس سے بے شمار خرابیاں لازم آتی ہیں۔

(۱) یہ ایک ایسا قبیح اور جاہلی فعل ہے جو انسانیت کے معیار سے گری ہوئی حرکت شمار ہوگی۔

(۲) ایسا کرنا اللہ کی قدرت پر اعتراض کرنا ہے۔

(۳) ایسا کرنے میں اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے اس کا عطیہ رد کرنا ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ایسا کرنے والے جاہل، بے وقوف اور عقل سلیم سے عاری ہوتے ہیں۔

(۵) ایسا کرنے والے نبی ﷺ کی سنت کے دشمن اور اللہ کے قانون کے باغی ہوتے ہیں۔

(٦) بعض لوگ لڑکی پیدا ہونے پر عورت پر غصہ ہوتے ہیں حالانکہ اس میں عورت کا کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔

حوالہ

١ النحل ۵۸۔۵۹

۲ الشوریٰ ۴۹۔۵۰

۳ البقرہ ۲۱٦

۴ رواہ مسلم فی البر والصلة رقم ۲٦۳۱

۵ رواہ احمد فی المسند ۳/ ۴۲۔اس معنیٰ کی احادیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مختلف طرق سے وارد ہیں۔

٦ مسند احمد ۳۔ ۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے درمیان برابری کرنا

اگر کسی کے ایک سے زیادہ بیٹے بیٹیاں ہیں تو اسے چاہئے کہ تمام بیٹوں یا بیٹیوں کے درمیان برابری اور عدل و انصاف سے کام لے اسلئے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال : تصدق علی ابی ببعض مالہ ، فقالت امی (عمرۃ بنت رواحۃ) :لا ارضی حتیٰ تشهد رسول اللہ ﷺ فانطلق ابی الیٰ رسول اللہ ﷺ یشهدہ علی صدقتی فقال لہ رسول اللہ ﷺ أفعلت ھذا بولدك كلهم ؟قال: لا قال اتقو ا اللہ ساعدلو ا بین اولادکم ۔(متفق علیہ) ا

وفی روایۃ قال النبی ﷺ : فلا تشهد نی إذن فانی لا اشهد علی جور (اخرجہ مسلم و النسائی) ۲ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے اپنے مال میں سے کچھ دیا تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس تخصیص سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ اللہ کے نبی ﷺ کو گواہ نہ بنالیں ۔۔پھر جب میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے صدقہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا ایسا ہی تم نے تمام بچوں کے ساتھ کیا ہے ؟ تو میرے والد نے کہا کہ نہیں، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان مساوات اور برابری کرو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد کی بات سن کر فرمایا کہ "تم مجھے ایسے معاملہ پر گواہ نہ بناؤ اسلئے کہ میں جور و ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) بچوں کے درمیان عدل و انصاف حد درجہ ضروری ہے، خواہ کچھ دینا ہو، وصیت کرنا ہو یا اس قسم کا کوئی اور معاملہ ہو، اور کوئی باپ اپنے کسی بیٹے یا بیٹی کو یا کسی حقدار کو اپنی جائداد سے محروم نہیں کر سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حق مقرر کر دیا ہے اسے ہر صورت میں انہیں دینا چاہیے ورنہ ہم حق تلفی کے جرم میں جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ ایسے بہت سارے لوگ ملیں گے جنہوں نے اپنی اولاد کو عاق کر دیا، یا انہیں ان کے حقوق سے محروم کر دیا اور اپنے چند لڑکوں کے درمیان جائداد تقسیم کر دیا، پھر اس کے بعد مقدمہ بازی میں اچھی خاصی رقم برباد ہو جاتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اگر کسی کے کئی بیٹے یا بیٹیاں ہوں اور ان میں سے کوئی یا چند پڑھنے لکھنے میں ممتاز اور دینداری و اسلام شعاری میں آگے ہوں، حد درجہ فرمانبردار ہوں تو ان کی اس خصوصیت کی وجہ سے انہیں حوصلہ افزائی کے لئے انعام یا محبت میں زیادتی کر سکتے ہیں جیسا کہ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کے ساتھ کرتے تھے۔

حوالہ

۱ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الهبة باب الاشهاد فی الهبة ۵/ ۲۱۱ . صحیح مسلم کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة ۲ صحیح مسلم کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة ۳/ ۱۲۴۳ . سنن نسائی کتاب النحل ۶/ ۲۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تربیت کے قرآنی نمونے

صحیح اسلامی تربیت کا بہترین نمونہ ہمیں لقمان حکیم کی اس نصیحت میں ملتا ہے، جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ یوں کیا ہے۔

"وإذ قال لقمان لابنه وهو يعظه يبني لا تشرك بالله ،إن الشرك لظلم عظيم . ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا على وهن وفصاله في عامين ان اشكر لي ولوالديك ،الي المصير .وإن جاهداك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفاً واتبع سبيل من اناب الي ثم الي مرجعكم فانبئكم بما كنتم تعملون . يبني انها ان تك مثقال حبة من خردل فتكن في صخرة او في السمٰوٰت او في الارض يأت بها الله ان الله لطيف خبير. يا بني اقم الصلوٰة وأمر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما اصابك ،ان ذلك من عزم االامور. ولا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحا ان الله لا يحب كل مختال فخور. واقصد في مشيك واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير." ١

ترجمہ۔اور (اے پیغمبر ﷺ وہ وقت یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا، بیٹا اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو مت بنانا، کیونکہ شرک بڑا سخت گناہ ہے اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ماں نے تو اس کو تھک تھک کر اپنے پیٹ میں اٹھایا اور دو برس میں کہیں جاکے اس کا دودھ چھوٹا، ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آدمی کو یہ حکم دیا ہے کہ میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا اور آخر تجھ کو (مرنے کے بعد) میرے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر تیرے ماں باپ زور زبردستی سے یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو شریک کر جس کے شریک ہونے کی تیرے پاس کوئی سند نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں ان کے ساتھ دستور کے موافق رہ اور اسکی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو، پھر میرے ہی پاس تم کو لوٹ کر آنا ہے، میں تم کو جو دنیا میں کرتے رہے ہو اس کا بدلہ دے کر جتلا دوں گا۔

بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر چٹان کے اندر ہو یا آسمانوں اور زمین میں کہیں ہو تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن حساب لینے کیلئے) اسکو حاضر کریگا یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی باریک نظروں والا خبردار ہے۔

بیٹا نماز کو درستی سے ادا کرتا رہنا اور اچھی بات کا حکم اور بری بات سے منع کرتے رہنا اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کرنا، بیشک یہ کام بڑے ضروری کام ہیں۔

اور لوگوں سے اپنا گال نہ پھلانا اور زمین پر اتراتا (اکڑتا) ہوا مت چلنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے اکڑنے اور شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اور بیچ کی چال چلا کر اور اپنی آواز آہستہ رکھ، کیونکہ گدھوں کی آواز سب آوازوں میں بری ہے۔

تفسیر : پہلی آیت میں اللہ کے ساتھ شرک سے بچنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے، اسلئے کہ اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم ہے۔ مرے ہوئے اور نظر سے غائب لوگوں کو پکارنا اور ان سے مانگنا بھی شرک ہے، اسلئے کہ نبی رحمت ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دعا کو عبادت کہا ہے، آپ فرماتے ہیں " الدعاء هو العبادة" ۲ دعا ہی عبادت ہے۔ جب اللہ کی عبادت مثلاً دعا وغیرہ میں کسی اور کو شریک ٹھہرالیا جائے تو پوری عبادت رائیگاں اور برباد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب قرآن مجید کی یہ آیت: الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم ۳ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ " جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی طرح کے ظلم کی آمیزش اور ملاوٹ نہیں کی " تو عام مسلمانوں پر یہ چیز گراں گزری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد جو ظلم تم سمجھ رہے ہو وہ ظلم نہیں ہے بلکہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم نے لقمان حکیم کی اس نصیحت پر غور نہیں کیا جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ " يابُنَيَّ لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم" میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے (متفق علیہ ۴)

۲۔ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق میں اولاد کی ذمہ داریوں کو بیان فرماتے ہوئے انہیں نعمتوں پر شکریہ ادا کرنے کا حکم دے کر اس دنیا کی زندگی کے عارضی اور فانی ہونے کا احساس دلایا ہے اور فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اسلئے کہ ماں حالت حمل اور پرورش و تربیت میں اولاد کیلئے بڑی محنت و مشقت اٹھاتی ہے اور باپ روزی کمانے اور اپنے بچے کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے حد درجہ کوشش کرتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ کے بعد انسان اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرے۔ ان کی اطاعت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانبرداری اور حکم کی بجا آوری میں کوتاہی نہ کرے۔

۳۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتادیا گیا کہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے دائرہ میں رہ کر کی جائے جیساکہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرمایا گیا ہے "کہ اگر تمہارے ماں باپ اس بات پر زور دیں کہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرالو جن کا تمہیں علم نہیں ہے تو تم ان کا کہنا نہ مانو، اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی و نرمی کا برتاؤ کرو اور تم ان لوگوں کی راہ پر چلو جو میری طرف رجوع کرتے ہوں اسلئے کہ سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر تم لوگوں کو میں تمہارے اعمال کی خبر بتلاؤنگا۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ پوری کوشش اور زبردستی کریں کہ تم ان کے مشرکانہ دین کی تابعداری کرو، تو اس زبردستی پر بھی تم ان کی بات کو ٹھکرادو، لیکن ان کی یہ زبردستی عداوت کا سبب نہ بننے پائے بلکہ بحیثیت والدین دنیا کی زندگی میں تم ان سے بھلائی سے پیش آؤ اور مومنوں کے راستہ کی اتباع کرو۔ ۵

علامہ ابن کثیر کی اس تفسیر کی تائید نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا" لاطاعة لمخلوق فی معصیة الله انماالطاعة فی المعروف" (رواه البخاری و مسلم) ۶

خالق (پیدا کرنے والے اللہ) کی نافرمانی میں مخلوق (بندوں) کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی

۴۔ لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو چوتھی نصیحت یہ تھی کہ "اے میرے بیٹے گناہ اگر رائی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانہ برابر بھی ہو اور وہ بڑے پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین کے اندر کہیں چھپادیا جائے تو بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ اسے تیرے سامنے لائے گا وہ بہت باریک بینی اور باخبر رہنے والا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ ظلم گناہ اگر رائی کے دانہ برابر بھی رہے گا تو قیامت کے دن جس وقت میزان عدل قائم کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے سامنے پیش کریں گے اور اسی کے لحاظ سے لوگوں کو بدلہ دیں گے۔ اگر بھلائی اور نیکی ہے تو اچھا بدلہ اور اگر برائی ہے تو برا بدلہ دیا جائے گا۔ ۲

۵۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو پانچویں نصیحت یہ کیا کہ "میرے بیٹے نماز قائم کرو، یعنی نماز کو تمام ارکان و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ خشوع و خضوع سے ادا کرو۔

۶۔ "بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو" اور اس امر و نہی میں نرمی و ملائمت اختیار کرو۔

۷۔ اور بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی راہ میں جو تکلیفیں آئیں ان پر صبر کرو، اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے" المومن الذی یخالط الناس ویصبر علیٰ اذا هم ، افضل من المومن الذی لایخالط النا س ولا یصبر علیٰ اذاهم (صحیح رواه احمد وغیرهم) ۸ وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے (دعوت دیتا) اور ان کی دی ہوئی تکالیف اور ایذاؤں پر صبر کرتا ہے۔ وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے ربط نہیں رکھتا اور ان کی جانب سے آنے والی ایذاؤں پر صبر نہیں کرتا۔ لوگوں سے ملنے والی مصیبتوں پر صبر کرنا انتہائی بڑا اور ہمت کا کام ہے۔

۸۔ آٹھویں نصیحت یہ تھی کہ "غرور اور گھمنڈ کی وجہ سے لوگوں سے منہ نہ پھیرو" علامہ ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیرؒ نے کہا ہے کہ "جب لوگوں سے گفتگو کرو تو انہیں حقیر یا خود کو بڑا سمجھ کر ان سے منہ نہ پھیرو بلکہ خندہ پیشانی اور جگمگاتی مسکراہٹ سے گفتگو کرو۔ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ تبسمكك في وجه اخيك لك صدقة (صحيح رواه الترمذی وغيره) ۹ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے۔

۹۔ نویں نصیحت یہ تھی کہ " زمین میں اکڑ کر نہ چلو، اللہ تعالیٰ اکڑ کر چلنے والے اور متکبر کو پسند نہیں کرتا ہے۔

۱۰۔ دسویں نصیحت یہ فرمائی کہ "چال چلن میں میانہ روئی اختیار کرو، نہ بالکل مری ہوئی سست چال چلو نہ حد سے بڑھی ہوئی تیز رفتاری ہو۔

۱۱۔ اور اپنی آواز کو پست رکھو، نہ باتونی بنو نہ بلاوجہ چیخو چلاؤ، اس لئے کہ سب سے بری اور ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

مجاہدؒ نے کہا ہے کہ یقیناً سب سے بڑی آواز گدھے کی آواز ہے۔ انتہائی بلند اور تیزی سے چیخنے والے کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ آواز کی بلندی اور نکارت میں دونوں یکساں ہیں۔ اس قسم کی آواز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ گدھے کی آواز سے تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی آواز شرعاً حرام اور مذموم (بری) ہے اسلئے کہ نبی حرمت ﷺ کا فرمان ہے " ليس لنا مثل السوء ، العائد هبته كالكلب يعود في قيئه . ۱۰ ہمارے لئے بری مثال مناسب نہیں، یعنی ہمیں ایسی صفات اختیار کرنا مناسب نہیں جو ذلیل و خسیس حیوانوں کی صفات ہیں۔ اپنا تحفہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کتا قے کر کے اسے چاٹ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اذا سمعتم صیاح الدیکة ،فسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا، واذا سمعتم نهیق الحمار فتعو ذوا بالله من الشیطان فانها رأ ت شیطانا (متفق علیه)

ترجمہ۔جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو، کیونکہ وہ فرشتہ دیکھ کر بانگ دیتا ہے ،اور جب گدھے کی چیخ سنو تو اللہ کی پناہ چاہو شیطان مردود سے اسلئے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر چیختا ہے۔

حوالہ

۱ سورہ لقمان(۱۳تا۱۹) ۲ جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی فضل الدعاء۵/۱۲۵برقم ۳۴۳۲ ۳ انعام ۸۲ ۴ صحیح البخاری مع الفتح کتاب الایمان باب ظلم دون ظلم کتاب الانبیاء باب قول الله تعالیٰ واتخذ الله ابراهیم خلیلاً ۶/۳۸۹. وکتاب احادیث الانبیاء باب قول الله تعالیٰ ولقد آتینا لقمان الحکمة أن اشکر الله ۶/۴۶۵ . وکتاب التفسیر باب ولم یلبسوا ایمانهم بظلم ۸/ ۲۹۴ وباب لاتشرك بالله ان الشرك لظلم عظیم ۸/۵۱۳. وکتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم باب اثم من اشرك بالله عقوبته فی الدنیا والآخرة ۱۲/ ۲۶۴ وباب ما جاء فی المتاولین ۱۲/ ۳۰۳ ومسلم کتاب الایمان باب صدق الایمان واخلاصه ۱/۱۱۴ برقم ۱۹۷ ورواه ابن ماجه والدارمی والنسائی فی سننهم ۵ مختصر تفسیر ابن کثیر ۳/۶۵ ۶ صحیح بخاری کتاب اخبار الآحاد باب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلوٰة والصوم والفرائض والاحکام ۱۳/ ۲۳۳. ومسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمه فی المعصیة ۳/ ۱۴۶۹ برقم ۳۹ ۷ مختصر تفسیر ابن کثیر ۱/ ۶۶ ۸ مسند احمد وجامع ترمذی ابواب القیامة ۳/۴۳ ۹ جامع الترمذی ۱۰ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجهاد باب اذا حمل علیٰ فرس فرأها تباع ۶/۱۳۹ ۱۱ صحیح بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی اس نصیحت کے اہم اسباق

قرآن کریم نے ان آیتوں میں اولاد کو اسلامی تربیت کے سانچے میں ڈھالنے کا انتہائی جامع و عمدہ ترین نسخہ پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ تربیت کیلئے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ ذیل میں ہم ان آیتوں سے مستفاد چیزیں پیش کر رہے ہیں۔

(۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی اولاد کو ایسی نصیحت کرے جو اسے دنیا و آخرت میں کام آئیں۔

(۲) نصیحت کا آغاز توحید کو اپنانے اور شرک سے دور رہنے کیلئے ہوگا۔ اسلئے کہ شرک ایسا گناہ ہے جس سے سارے اعمال اور تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہے۔

(۳) اولاد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کریں، ان کے ساتھ بھلائی و نرمی و صلہ رحمی اپنائیں۔

(۴) ماں باپ کی اطاعت اسی وقت تک ضروری ہے جب تک کہ اللہ کی نافرمانی نہ لازم آتی ہو، اسلئے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اللہ کی نافرمانی کر کے کسی دوسرے کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی فرمانبرداری صرف معروف اور بھلائی کے کاموں کی کی جائیگی۔

(۵) موحد (توحید والے) مومنوں کے راستے کی اتباع لازمی ہے، بدعتیوں اور خرافاتیوں کے راستے پر چلنا حرام ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ انسان کے ظاہر و باطن ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ اور اچھائی و برائی کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) نماز کا قائم کرنا واجب اور ضروری ہے۔ نیز اس کے ارکان و واجبات کی ادائیگی میں اطمینان بھی ضروری ہے۔

(۸) خوش اسلوبی سے بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا حسب معلومات و حسب استطاعت واجب ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول " من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ ، فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان (رواہ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص منکر کام دیکھے تو اسے چاہئے کہ ہاتھ سے روک دے۔ اگر اسکی طاقت نہیں ہے تو زبان سے کہہ دے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو اسے اپنے دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔

(۹) بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنے کی راہ میں جو تکلیفیں آئیں ان پر صبر کرنا یہ بڑی ہمت کا کام ہے

(۱۰) چال چلن میں تکبر اور غرور اختیار کرنا حرام ہے۔

(۱۱) چلنے میں میانہ روی مطلوب ہے نہ ہی زیادہ تیزی سے چلا جائے نہ ہی بالکل آہستگی سے۔

(۱۲) ضرورت سے زیادہ آواز بلند نہیں کی جائے گی اسلئے کہ ایسی عادت گدھے کی ہے۔

حوالہ

۱ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان ۱/ ۶۹ برقم ۷۸ جامع ل ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء فی تغیر المنکر بالید او با اللسان او بالقلب ۳/ ۳۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے حق میں نبی ﷺ کی چند وصیتیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : کنت خلف النبی ﷺ یوما فقال یاغلام انی اعلمك کلمات : احفظ اللہ یحفظك، احفظ اللہ تجدہ تجاھك، اذاسالت فا سال اللہ ، واذا استعنت فاستعن با للہ ، واعلم ان الامۃ لواجتمعت علیٰ ان ینفعوك بشئی لم ینفعوك بشئی الاقد کتبہ اللہ لك، وان یجتمعوا علیٰ ان یضروك بشئی لم یضروك الابشئی قد کتبہ اللہ علیك ، رفعت الاقلام وجفت الصحف . (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح) ۱

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اللہ کے نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا! اے لڑکے، میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں۔

۱۔ اللہ کو یاد کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ یعنی اللہ کے حکم کو مانو منہیات سے دور رہو۔

۲۔ اللہ کو یاد کرو اسے سامنے پاؤ گے۔

۳۔ جب مانگو تو اللہ سے مانگو۔

۴۔ جب مدد طلب کرو تو اللہ سے ہی مدد طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کی حفاظت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو، وہ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہارا معین و مددگار ہوگا اور دنیا و آخرت میں تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

۵۔ اس حقیقت کو اچھی طرح جان لو کہ پوری امت اگر مل کر تم کو کچھ نفع پہنچانا چاہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفع نہیں پہنچا سکتی، مگر اسی قدر جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر اسی قدر جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

۶۔ قلم بند کیے جاچکے اور صحیفے لکھے جاچکے۔

تاہم اللہ پر بھروسہ اسباب کے ساتھ ہے، کیونکہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے اونٹنی کے مالک سے کہا تھا کہ "اعقلها و توكل ۲ اس کو باندھ دو اور پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا "تعرف الله فى الرخاء يعرفك فى الشده ، و اعلم ان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ، و اعلم ان النصر مع الصبر و ان الفرج مع الكرب و ان مع العسر يسرا" ۳

۷۔ اللہ تعالیٰ کو تم خوشحالی کے دنوں میں یاد کرو، وہ تمہیں تنگدستی اور تکلیف دہ حالات میں یاد رکھے گا۔

۸۔ اپنے گناہوں کو یاد کرو اور اس حقیقت کو بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم سے روک لی وہ تمہیں نہیں مل سکتی اور جو چیز اس نے تمہیں دے دی اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

۹۔ اور اسے بھی جان لو کہ اللہ کی مدد صبر کرنے سے آتی ہے۔ خواہ وہ دشمن پر ہو یا اپنے آپ پر۔

۱۰۔ اور کشادگی و خوشحالی مصیبت جھیلنے کے بعد آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ تنگدستی ہے تو آسانی ضرور آئے گی۔

حوالہ

۱ جامع الترمذی ابواب صفة القيامة ٤/٧٦

۲ جامع الترمذی ابواب صفة القيامة ٤/٧٧

۳ مسند احمد ۱/۳۰۷ جامع الاصول کے محقق نے اس کے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل

۱۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ بچوں سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔ بچوں کو اپنے ساتھ سواری پر (آج کے دور میں گاڑی اور اسکوٹر وغیرہ پر) بیٹھانے اور پھر آواز دے کر پکارنے سے بچے بہت خوش ہوتے ہیں، توجہ سے بات سنتے ہیں۔

۲۔ بچوں کو اللہ کی اطاعت اور نافرمانی سے دور رہنے کا حکم دینا چاہئے تاکہ وہ دنیا و آخرت کی سعادت سے سرفراز ہوں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سختی اور مصیبت کے وقت اس مومن کو نجات دیتا ہے جو خوشحالی، صحت اور مالداری کے دنوں میں اللہ کا اور لوگوں کا حق ادا کرتا ہے۔

۴۔ عقیدۂ توحید کا پودا بچوں کے ذہنوں میں ایام طفولیت ہی سے لگانا چاہئے اس کی سب سے بڑی ذمہ داری والدین اور مربی پر ہے۔

۵۔ ایمان کا پودا، تقدیر کے بھلے اور برے ہونے کا پودا بچوں کے ذہنوں میں لگانا چاہئے اسلئے کہ یہ بھی ایمان کے ارکان میں سے ہے۔

۶۔ بچے کی تربیت اچھی توقعات اور امیدوں سے کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں وہ شجاعت اور بہادری کا پیکر بنے، یہ حقیقت ہے کہ اللہ کی مدد صبر کرنے سے، اور خوشحالی تنگدستی و پریشانی برداشت کرنے سے آتی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان اسلام

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علیٰ خمس ، شھادۃِ ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ و اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت (من استطاع الیہ سبیلا) وصوم رمضان . متفق علیہ. ۱

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا، نماز کو اس کے فرائض و جملہ ارکان کے ساتھ پورے خشوع و خضوع سے ادا کرنا۔

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا، کوئی صاحب نصاب ہو جائے اور اس کے پاس ۸۵ گرام سونا یا اس کے برابر رقم ہو تو اس میں ڈھائی فیصد زکوٰۃ ایک سال کے بعد فرض ہو جاتی ہے، نقدی کے علاوہ دیگر اموال و جائداد میں نصاب و مقدار کا تقرر کر دیا گیا ہے۔

۴۔ بیت اللہ کا حج کرنا، جو شخص صحت و تندرستی اور مالی اعتبار سے بیت اللہ کے سفر کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا، طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور تمام روزہ توڑنے والی چیزوں سے رک جانا اور روزہ کی نیت کر لینے سے روزہ ہو جاتا ہے۔

حوالہ

ا صحیح البخاری مع فتح کتاب الایمان باب دعاء کم ایمانکم ۱/ ۴۹ وفی التفسیر باب وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ۸/ ۱۸۳ . ومسلم کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام و دعائمہ العظام.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان ایمان

ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کے سلسلے میں ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ "ان تو من باللہ و ملائکۃ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ "(رواہ مسلم) ا

ایمان یہ ہے کہ تم

(۱) اللہ پر ایمان رکھو کہ وہ اپنے وجود، اپنی وحدانیت اور صفات وعبادت میں اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان رکھو کہ یہ اللہ کی نورانی مخلوق اس کے احکامات کو نافذ کرنے کیلئے ہے۔

(۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان رکھو کہ توریت، زبور، انجیل اور قرآن یہ سب اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں البتہ قرآن کو ان میں افضلیت حاصل ہے اور ہم اسی پر عمل کریں گے باقی کتابیں عمل کرنے کیلئے نہیں بلکہ صرف ایمان رکھنے کیلئے ہیں۔

(۴) اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان رکھو، پہلے رسول نوح علیہ السلام اور آخری رسول محمد عربی ﷺ ہیں۔

(۵) آخرت کے دن پر ایمان رکھو کہ قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کے لحاظ سے بدلہ دیا جائیگا۔

(۶) تقدیر کے بھلے اور برے ہونے پر ایمان رکھنا، اور ہر حال میں تقدیر کے فیصلے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی ہو خواہ تمہارے حق میں ہو یا نہ ہو اسلئے کہ فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

ہر حال میں راضی بہ رضا ہو تو مزا دیکھ
دنیا ہی میں رہتے ہوئے جنت کی فضا دیکھ

البتہ تقدیر پر ایمان کے ساتھ اسباب کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

حوالہ

۱ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان ووجوب الایمان باثبات قدر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ۱ / ۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عرش کے اوپر ہے

قرآن مجید کی متعدد آیات، نبی کریم ﷺ کی مختلف احادیث، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ سے اس مسئلہ کی مکمل اور بھرپور وضاحت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ گر ہے۔ چند دلیلیں ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" الرحمٰن علی العرش استوی" ا رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔

۲۔ سنہ ۱۰ ھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر اللہ کے رسول ﷺ نے عرفات کے میدان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "الاھل بلغت؟ قالوا نعم .یرفع اصبعه الی السماء و ینکبھا الیھم و یقول اللھم اشھد ،اللھم اشھد"۔ ۲ رواہ مسلم۔ لوگو! کیا میں نے دین کا پیغام تم تک پہنچا نہیں دیا؟ جس پر تمام صحابہ کرامؓ نے بہ یک زبان ہو کر کہا، ہاں! یقیناً آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچادیا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر نیچے گراتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے اللہ تو گواہ رہ تین مرتبہ

۳۔ اللہ کے عرش پر ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نمازی سجدہ میں کہتا ہے "سبحان ربی الاعلی" میرا رب پاک اور بلند و بالا ہے، نیز بوقت دعا وہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔

۴۔ چھوٹے بچوں سے جب آپ پوچھیں گے کہ اللہ کہاں ہے تو وہ اپنی فطرت سلیمہ کی بنیاد پر جواب دیں گے کہ اللہ آسمان پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ قرآن مجید میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " وھو اللہ فی ا لسمٰوٰت " ۳ وہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں" کہ ہم اہل سنت اللہ کے بارے میں ایسا عقیدہ ہرگز نہیں رکھتے جیسا کہ جہمیہ ۴ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے تعلق سے جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے اور اس آیت میں " فی السمٰوٰت " آسمانوں میں کا مطلب علی السمٰوٰت آسمانوں پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا : اننی معکما اسمع واریٰ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، دیکھتا اور سنتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے کے لحاظ سے ہر وقت ہمارے ساتھ ہے لیکن ذات کے اعتبار سے وہ عرش کے اوپر ہے۔ اس معنی کی مزید تشریح انشاءاللہ آئندہ سطور میں آئے گی۔

ایک انوکھا اور مفید واقعہ

عن معاویة بن الحکم اسلمی رضی اللہ عنه قال : وکانت لی جاریة ترعیٰ غنماً لی قبل "احد والجوانیة" فاطلعت ذات یوم ، فاذا بالذئب قدذھب بشا ۃ من غنمھا ، وانا مرجل من بنی آدم ، آسف کمایا سفون ، لکنی صککتھاصکة ،فاتیت رسول اللہ ﷺ فعظم ذٰلك علیّ، قلت یا رسول اللہ ، أ فلا أ عتقھا ؟ قال : إئتنی بھا ، فقال لھا : این اللہ ؟ قالت فی السماء ، قال : من أ نا ؟ قالت انت رسو ل اللہ ، قال اعتقھا فانھا مومنة . (رواہ مسلم و ابو داؤد) ۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ بن حکم اسلمیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کے آس پاس میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک روز بھیڑیئے نے ایک بکری کو کھالیا۔ جس پر مجھے سخت افسوس ہوا اور اس کی پٹائی کر دی۔ پھر میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے اس عمل کو بڑا خطرناک بتایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہ میں اسے آزاد کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا! اسے میرے پاس لاؤ، پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ آسمان میں ہے، آپؐ نے پھر پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو یہ تو مومنہ ہے۔

مسائل

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام تمام چھوٹے بڑے مسائل کے حل کی خاطر نبی کریم ﷺ کی جانب رجوع کرتے تھے، تاکہ اس سلسلہ میں اللہ کا حکم جان لیں۔

(۲) صحابہ کرام اس آیت پر مکمل عمل کیا کرتے تھے " **فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجاً مما قضيت و يسلموا تسليما** " ۲ ترجمہ اے پیغمبر ﷺ، قسم ہے تیرے پروردگار کی، وہ مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں، پھر تیرے فیصلہ سے ان کے دلوں میں کچھ اداسی نہ ہو اور خوشی خوشی مان کر منظور کر لیں۔

(۳) صحابی نے اپنی لونڈی کی پٹائی کر دی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان پر سخت نکیر کی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسے بڑے گناہ کا کام بتایا، جو کہ آپ کے حسن تربیت کا ایک اچھا اسلوب ہے۔

(۴) آزادی مومن کیلئے ہے، نہ کہ کافر کیلئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کا امتحان لیا اور جب اس کے مومن ہونے کا یقین ہوگیا تو اسے آزاد کرنے کا حکم دیا، اگر وہ کافر ہوتی تو اسے آزاد کرنے کا حکم نہ دیتے۔

(۵) انسان کے مومن ہونے کیلئے سب سے پہلا سوال اس کے عقیدہ توحید سے متعلق ہونا چاہیے، خصوصاً اللہ کے عرش پر بلند ہونے کی معرفت ضرور ہونی چاہیے۔

(۶) اللہ کہاں ہے؟ یہ سوال کرنا عقیدہ وایمان کی آزمائش کیلئے ہے اور یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

(۷) اس سوال کے جواب میں ہمیں قرآن کی مختلف آیتیں، اور نبی رحمت ﷺ کی احادیث خصوصاً اس لونڈی کا واقعہ پیش کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أأمنتم من في السماء أن يخسف بكم الارض ﴿ کیا تم اس اللہ سے بے ڈر ہوگئے ہو جو آسمان پر ہے وہ چاہے تو تم کو زمین میں دھنسادے مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے آسمان پر ہونا از خود ثابت کردیا ہے۔

(۸) آدمی کا ایمان اسی وقت مکمل ہوگا جبکہ وہ اللہ کے نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرے۔

(۹) اللہ تعالیٰ کے آسمان پر ہونے کا عقیدہ رکھنا ہم پر لازم ہے اور یہ ایمان کی دلیل ہے

(۱۰) جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ ہے، اس کا عقیدہ فاسد اور غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کے لحاظ سے ہمارے ساتھ ہر جگہ ہے اور اپنی ذات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعتبار سے مخلوقات سے بلند عرش پر مستوی ہے۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ کا لونڈی کو امتحان کیلئے طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ، آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، کیونکہ لونڈی کے ایمان سے آپ بے خبر تھے۔اس سے بعض صوفیہ اور ان لوگوں کے عقائد کی تردید ہوتی ہے۔جو آپ ﷺ کیلئے علم غیب کے قائل ہیں۔یہی وجہ ہیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں "قل لا املك لنفسي نفعاً و لا ضراً (اے نبی! کہہ دو میں اپنے نفس کیلئے کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں)

حوالہ

۱ طٰہٰ ۵۔ ۲ صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی ﷺ ۱۹/۲

۳ انعام ۳۔ ۴ جہمیہ یہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ایک گمراہ فرقے کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کی نفی کرتا تھا اور قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل تھا، امام احمد بن حنبلؒ کے زمانہ میں یہ فرقہ وجود میں آیا۔دیکھئے حیات احمد بن حنبل ص ۱۰۲

۵ صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریج الکلام فی الصلوۃ والنسخ ما کان من اباحتہ ۱/ ۳۸۲

۶ سورہ نساء ۶۵ ۷ سورہ ملک ۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین اور اولاد کیلئے نبی ﷺ کی چند نصیحتیں

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ کان یقول :
کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ ، فا لإمام راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع فی اھلہ وھو مسئول عن رعیتہ ، والمرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ، وھی مسئولۃ عن رعیتھا ، والخادم فی مال سیدہ راع وھو مسئول عن رعیتہ . (متفق علیہ) ۱

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور وہ اپنی ذمہ داری کے بارے میں اللہ کے یہاں پوچھا جائیگا امام رائی ہے اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا ، آدمی اپنے گھر والوں اور اہل کا ذمہ دار ہے جس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے ۔ جس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائیگا اور خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے جس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائیگا ۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قلت : یا رسول اللہ أی الذنب اعظم؟ قال : ان تجعل للہ ندا وھو خلقك ، قلت ثم ای ؟ قال : ان تقتل ولدك خشیۃ ان یطعم معك ، قلت : ثم ای؟ قال : ان تزنی بحلیلۃ جارك (متفق علیہ) ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو رزق کی تنگی اور فقرو فاقہ کے خوف سے قتل کر دینا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقو اللہ واعدلوافی اولادکم (متفق علیہ) ۳

اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے ساتھ مال، ہدیہ، بلکہ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے ساتھ کام لو۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ کل مولودیولد علی الفطرۃ ،فابواہ یہودانہ ،اوینصرانہ ، اویمجسانہ ،کمثل البہیمۃ تنتج البہیمۃ، ھل تریٰ منہا جدعاً (رواہ بخاری) ۴

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی (آگ پوجنے والا) بنادیتے ہیں۔ اس کی مثال اس چوپایہ جیسی ہے جو چوپایہ جنتا ہے تو کیا اس میں تم کوئی کنکٹا دیکھتے ہو۔

جس طرح جانور کا بچہ بے عیب پیدا ہوتا ہے، لوگ اس کے کان کاٹ کر عیب دار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنادیتے ہیں اسی طرح ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، والدین اسے دین فطرت سے ہٹا کر دوسرے عیب دار دین پر لگادیتے ہیں۔

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال : من الكبائر شتم الرجل والديه : يسب ابا الرجل فيسب اباه ، ويسب امه فيسب امه (متفق عليه)٦

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ "بڑے" گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے، لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔(اس طرح وہ اپنے والدین کو گالی دینے کا سبب بنتا ہے۔ گویا اپنے والدین کو گالی دیتا ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : جاء رجل الى النبی صلی الله عليه وسلم فقال من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال : امك، قال ثم من ؟ قال امك ، قال ثم من ؟ قال امك ، قال ثم من ؟ قال ابوك (متفق عليه) ٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ہمارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں میرے حسن سلوک کا کون شخص سب سے زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری ماں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، اس نے چوتھی مرتبہ پوچھا کہ اسکے بعد کون سب سے زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ۔

اس حدیث میں ماں کے درجہ کو بتایا گیا ہے کہ سب سے بڑا درجہ ماں کا ہوتا ہے اسکے بعد باپ کا۔ آپ نے نبی پاک ﷺ کی یہ نصیحت پڑھ لی، اب ضروری ہے اس پر عمل کرنا تاکہ اللہ کے نزدیک عذاب سے محفوظ رہ سکیں اور جنت کا حصول آسان ہو سکے۔

حوالہ

۱ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجمعة باب الجمعة فی القریٰ والمدن ۱/ ۳۸۰ وفی الاستقراض باب العبد راع فی مال سیده ولا یعمل الا باذنه ۵/ ۶۹. صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضیلة الامام العادل وعقوبته الجائر والحث علی الرفق بالرعیة والنهی عن ادخال المشقة علیهم ۱۴۵۸/۳

۲ صحیح بخاری مع الفتح کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون ۸/ ۱۶۳ وباب والذین لا یدعون مع الله الها آخرا ۴۹۲/۸. صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الشرك اقبح الذنوب وبیان اعظمها بعده ۱/ ۹۰

۳ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الهبة باب الاشهاد فی الهبة ۵/ ۲۱۱ ومسلم کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة ۱۲۴۳/۳

۴ صحیح بخار مع الفتح کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین ۲۴۵/۲

۵ فتح الباری لابن حجر ۲/ ۲۵۰ ۶ صحیح بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدیه ۱۰/ ۴۰۲ ومسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرها ۱/ ۹۲

۷ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة ۱۰/ ۴۰۱ صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب بر الوالدین وانهما احق به ۴/ ۱۹۷۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں، باپ اور استاد کی ذمہ داریاں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ اور استاد کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے" یا ایھا الذین آمنوا قوا أنفسکم واھلیکم ناراً" ۱ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اسلئے کہ معاشرہ کا ہر شخص خصوصاً ماں باپ اور استاد اللہ تعالیٰ کے یہاں اس نسل کی تربیت کے بارے میں پوچھے جائیں گے، اگر انہوں نے اس کی تربیت اچھی طرح سے کی ہوگی تو دنیا و آخرت دونوں میں ان کو سرخ روئی اور اونچا مقام عطا کیا جائے گا اور اگر اس کی تربیت میں ذرہ برابر کوتاہی اور کمی کی ہوگی تو اس نسل کی گمراہی کا بوجھ ان کی گردنوں میں ڈال دیا جائے گا، اسی لئے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ **کلکم راع کلکم مسئول عن رعیتیه**، تم میں سے ہر ایک راعی اور چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت اور چرواہی کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس شخص کیلئے نبی کریم ﷺ کی یہ خوشخبری ہے جو کہ دوسروں کے درمیان دین کی تبلیغ کررہا ہے یعنی استاذ معلم اور مبلغ کیلئے" فو اللہ لان یھدی اللہ بلک رجلاً واحداً خیرلك من حمر النعم . متفق علیه ۲ قسم اللہ کی اگر تمہاری دعوت و تبلیغ سے کسی ایک آدمی کو بھی اللہ کی جانب سے ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے (اس زمانے میں عرب کے اندر سرخ اونٹ دنیا کی سب سے بڑی دولت سمجھی جاتی تھی جس طرح آج ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر وغیرہ ہیں) ساتھ ہی ماں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کیلئے اللہ کے نبی ﷺ نے ایک عظیم خوشخبری دی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الامن ثلاث ، صدقۃ جاریۃ ، اوعلم ینتفع بہ اوولدصالح یدعوالہ . رواہ مسلم ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو ہر قسم کے عمل کا تعلق اس سے ختم ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں جس کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے

(۱) صدقۂ جاریہ (۲) نفع بخش علم جس سے لوگ مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھائیں۔

(۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں بھلائی کی دعا کرتی ہے۔

اس واسطے، ماں باپ اور استاد کی سب سے پہلی ذمہ داری ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کریں، اسلئے کہ بچوں کی نگاہ میں بھلائی اور اچھائی وہی ہے جسے اس کے ماں، باپ یا اساتذہ کرتے ہوں، اور برائی وہی ہے جسے اس کے ماں، باپ اور اساتذہ برا سمجھتے ہوں۔ نیز اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ ماں، باپ اور استاد یا گھر کے بڑوں کا اعلیٰ کردار اولاد کی تربیت میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

حوالہ

۱ التحریم ۶ ۲ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجھاد باب دعاء النبی ﷺ للناس الی الاسلام والنبوۃ ۶/۱۱۰ . باب فضل من اسلم علیٰ یدیہ رجل ۶/۱۴۴ ومسلم کتاب الجھاد والسیر باب غزوۃ ذی قرد وغیرھا ۳/۱۴۴۱ ومسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل علی بن ابی طالب ۴/۱۸۷۱

۳ صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ ۳/ ۱۲۵۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی تربیت کے چند ضروری پہلو

(۱) بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ انہیں کم عمری ہی سے کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا معنی و مفہوم بتایا جائے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(۲) بچپن ہی سے بچے کے دل میں ایمان کی محبت اور ایمان کا بیج بو دینا چاہیے اور بتایا جائے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جو ہمیں پیدا کرتا ہے، روزی دیتا ہے اور مشکل اور پریشانی میں ہمارے کام آتا ہے۔

(۳) بچوں کو بچپن ہی سے یہ سکھایا جائے کہ جب تمہیں کچھ مانگنا ہو تو اللہ ہی سے مانگو اور مدد طلب کرنا ہو تو اللہ سے مدد طلب کرو، کسی مشکل و پریشانی میں پھنس جائیں تو صرف اللہ کو پکارو اسلئے کہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ " **اذا سألت اللہ فاسأل اللہ ، واذا ستعنت فاستعن باللہ**" ۱ جب تمہیں کسی چیز کے متعلق مدد مانگنا ہو یا کوئی سوال کرنا ہو تو صرف اللہ ہی سے مانگو

بچوں کو حرام چیزوں سے ڈرانا چاہیے

(۱) بچوں کو شروع ہی سے کفر کے ارتکاب، گالی گلوچ، لعن طعن اور فضول باتیں کرنے سے منع کرنا چاہیے اور ان کو انتہائی نرم اور بھلے انداز میں یہ بتانا چاہیے کہ کفر اور اللہ کی نافرمانی سے انسان ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے، اس سے انسان جہنم تک پہنچ جاتا ہے۔

ساتھ ہی ہم بڑوں کو بھی چاہیے کہ بچوں کے سامنے انتہائی بھلی اور میٹھی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیریں زبان میں گفتگو کریں۔ تاکہ ہمارے اعلیٰ کردار ان کے لئے آئیڈیل اور نمونہ بن سکیں۔

(۲) اللہ کے ساتھ شرک سے انہیں ڈرانا چاہئے اور بتانا چاہئے کہ اللہ کے سوا دوسروں کو جو پکارتا ہے اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ الٹا وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور وہ جن سے مدد مانگتا ہے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " **ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولايضرك فان فعلت فانك اذا من الظالمين** ۔ ۲ اور اللہ کے سوا ان کو مت پکارو جو نہ تمہارا فائدہ کر سکتے ہیں نہ نقصان، پھر اگر تم نے ایسا کیا (بالفرض) تو بیشک تم بھی ظالموں میں سے رہو گے۔

(۳) جوئے سے دور رکھنا۔ ہر وہ کھیل جس سے جوئے کے قریب ہونے کا خطرہ ہو بچوں کو اس سے دور رکھنا چاہئے۔ جیسے لاٹری، کیرم بورڈ اور ان کے علاوہ اس قسم کے تمام کھیل جنہیں انسان شروع میں طبیعت اور دل بہلانے اور وقت گزاری کیلئے کھیلتا ہے، مگر آخر میں شرطیں لگا کر کھیلنے لگتا ہے جس سے ایک طرف تو جوئے کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور دوسری طرف وقت کا ضیاع اور نماز وغیرہ سے بھی دور ہو جاتا ہے۔

(۴) فحش جنسی لٹریچر، جاسوسی ناولیں اور ننگی تصویریں دیکھنے سے بچوں کو سختی سے منع کیا جائے، ساتھ ہی ان کو گھروں میں یا باہر سینما گھروں میں مخرب اخلاق (اخلاق و عادات خراب کرنے والی) فلمیں دیکھنے پر سختی سے پابندی لگانی چاہئے، ورنہ ان کا اخلاق اور مستقبل تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(۵) بیڑی، سگریٹ اور تمام نشہ آور اشیاء کے خطرات و مضرات سے ان کو باخبر کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے، اور بتانا چاہئے کہ اسلام نے اسے جہاں حرام قرار دیا ہے وہیں بڑے بڑے اطباء نے ریسرچ کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ اس کے پینے سے کینسر اور دانتوں کی بیماریاں اور سینے میں مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ نیز انہیں اس کے بدلے پھل، فروٹ اور دیگر میوہ جات، لذیذ عمدہ چیزوں کے کھانے کی تاکید کرنی چاہئے۔

(۶) سچ کا عادی بنائیں۔ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ قول اور عمل ہر لحاظ سے بچوں میں سچائی اور سچ بولنے کی عادت ڈالیں، ہنسی مذاق میں بھی ہم ان کے ساتھ جھوٹ نہ بولیں، جب ان سے کوئی وعدہ کریں تو اسے ضرور پورا کریں اسلئے حدیث میں ہے۔ عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا حلف كذب واذا اؤتمن خان متفق عليه ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کر بیٹھے۔

(۷) اپنے بچوں کو حرام مال جیسے رشوت، سود چوری اور اسی طرح دھوکہ دہی کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے مال کھلانے اور ان کا پیٹ بھرنے سے ہمیں دور رہنا چاہئے، ایسی غذا اور ایسا مال ان کے نالائق بننے میں اہم رول ادا کرے گا۔

(۸) ان کے حق میں کبھی بددعا نہ کی جائے، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ماں یا باپ غصہ میں آکر بچے کو بددعا دے دیتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اسلئے کہ بعض اوقات ایسے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں جسمیں کوئی بھی دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس قسم کے رویہ سے کبھی کبھی بچوں میں مزید سرکشی، گمراہی و نافرمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر ہم بد دعا دینے کے بجائے یہ کہیں کہ " اصلحك الله " اللہ تیری اصلاح فرمائے۔ اللہ تجھے ہدایت دے۔ آمین

حوالہ

۱ رواه الترمذی وقال حسن صحیح . ابواب صفة القیامة ٧٦/٤

۲ یونس ١٠٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی تعلیم

(۱) نماز کی تعلیم: بچہ ہو یا بچی دونوں کو بچپن ہی سے نماز کی تعلیم دینی چاہیے تاکہ بڑے ہونے تک نماز کو پابندی سے ادا کرنے لگیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا اولادکم اذا بلغوا سبعا واضربوھم علیھا اذا بلغوا عشراً فرقوا بینھم فی المضاجع ۴

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بچے جب سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا طریقہ سکھاؤ اور دس سال کی عمر کو پہونچ کر اگر نماز نہ پڑھیں تو ان پر سختی برتو، انہیں مارو اور انکی پٹائی کرو اور ان کے سونے کی جگہ الگ کر دو۔

اس کا طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ والدین یا استاد بچوں کے سامنے وضو اور نماز پڑھکر بتائیں تاکہ اسے دیکھ کر بچے بھی اسی طرح وضو اور نماز ادا کر سکیں اور صحیح طریقہ سے واقف ہو سکیں۔

اسکے علاوہ والدین کو چاہئے کہ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد لے جائیں اور گھر میں انہیں نماز سے متعلق کوئی ایسی کتاب پڑھنے کیلئے دیں جسمیں نماز کا مکمل طریقہ اور اسکے احکام موجود ہوں اور اسکی طرف بچوں کو رغبت دلائیں۔

(۲) بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں: اس سلسلہ میں یہ بات یاد رہے کہ جب بچوں کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا جائے اسی موقعہ سے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم بھی دی جائے۔ سورہ فاتحہ اور چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرائی جائیں ساتھ ہی التحیات، درود اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی دیگر دعائیں یاد کرائی جائیں اور ان کے لئے کسی ایسے استاد کا انتظام کیا جائے جس سے وہ قرآن تجوید کے ساتھ سیکھ سکیں اور آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ یاد کر سکیں۔

(۳) جمعہ کی نماز کا شوق: بچوں کے اندر جمعہ کی نماز اور دوسری نمازوں کو مسجد میں جماعت سے ادا کرنے کا شوق پیدا کرنا چاہیے، اگر کبھی غلطی سے نماز میں کوتاہی ہو جائے تو انتہائی شفقت اور محبت سے سمجھانا چاہیے۔ ڈانٹنے اور سختی کرنے سے نتیجہ الٹا بھی ہو سکتا ہے اور وہ نماز چھوڑ سکتے ہیں اور گناہ ہمارے سر آئے گا۔

(۴) روزہ: سات سال کی عمر ہی سے بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے تاکہ بلوغت کی عمر کو پہونچنے تک وہ روزہ رکھنے کے عادی بن سکیں۔

حوالہ

۳ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الایمان باب علامة المنافق وکتاب الشهادات باب من امر بانجاز الوعد وفعله الحسن وغیرهم ۲۸۹/۵ . صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق ۷۸/۱ حدیث برقم ۱۰۷

۴ صحیح الجامع الصغیر للالبانی وابوداؤد کتاب الصلوٰة باب متیٰ یؤمر الغلام با لصلوٰة .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ اور ستر پوشی

(۱) بچیوں کو بچپن ہی سے پردہ کی عادت ڈالیں، تاکہ بلوغت تک پہونچتے ہی وہ مکمل طور پر پردہ کی شیدائی بن جائیں۔

ماں باپ کو چاہئے کہ انہیں بچپن ہی سے تنگ و چست کپڑا نہ پہنائیں، شرٹ یا پتلون نہ پہنائیں اسلئے کہ شرٹ اور پتلون یہ مردوں کا لباس ہے اور کفار کی مشابہت ہے، ساتھ ہی اسے پہنانے سے نوجوان طبقہ فساد و بگاڑ میں پڑ جائے گا۔

ماں باپ کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ بچی جب سات برس کی ہو جائے تو دوپٹہ یا رومال وغیرہ سے سر کو ڈھانپے رکھنے کی تاکید کریں اور بالغ ہونے کے فوراً بعد چہرہ کو چھپائیں، نیز سیاہ رنگ کا لمبا چوڑا لباس چادر یا برقعہ پہنا کریں جو کہ پردہ نشین اور شرم وحیا کی پیکر عورتوں کا لباس ہے۔ جس سے ان کے شرم وحیا اور شرافت کی حفاظت ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے تمام مومنہ عورتوں کو پردہ کا اہتمام کرنے کی دعوت دی ہے۔

یا ایها النبی قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنین یدنین علیهن جلابیبهن ذلك ادنیٰ ان یُعرَفن فلا یؤذین ،وكان الله غفوراً رحیما . ٥ اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے (کہ جب وہ راستہ میں نکلیں تو) اپنی چادروں کے گھونگٹ اپنے اوپر ڈال لیا کریں، اس امید سے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ان کو کوئی نہ چھیڑے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ مومنہ عورتوں کو بے پردگی اور بے جا زیب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزینت اختیار کرنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ ۶ اور گزرے ہوئے جاہلیت کے زمانہ کی طرح بناؤ سنگار (مردوں کو) دکھاتی نہ پھرو۔

لڑکی ہو یا لڑکا ہر ایک کو اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ وہ اپنی جنس کے بنے ہوئے خاص لباس کا استعمال کرے، تاکہ دوسری جنس سے مشابہت نہ ہو سکے۔

نیز بچوں کو اِس بات کی بھی ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ غیر اقوام کے ایجاد کردہ تنگ لباس پتلون، یونیفارم سے دور رہیں اور اسکے علاوہ اخلاق و کردار کو خراب کردینے والی عادتوں سے اپنے آپ کو بچائیں، اسلئے کہ ایسے لوگوں پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے "عن ابن عباس رضى الله عنه قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال ، ولعن المخنثين من الرجال و المترجلات من النساء" ۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں جیسی حرکتیں کرتے اور ایسی عورتوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو مردوں جیسی حرکتیں کرتی ہیں، ان کے چال چلن اختیار کرتی ہیں۔

"عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم" ۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ انہیں میں سے ہے۔

آپ ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی کافر یا یہودی کی مشابہت یا اس کا طور طریقہ اختیار کرے تو وہ یہودی کافر ہی کی قوم میں شمار کیا جائے۔

حوالہ

۵ الاحزاب ۵۹ ۶ الاحزاب ۳۳

۷ صحیح بخاری مع الفتح کتاب اللباس باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال ۱۰ ۲۳۲ . وفی الحدود باب نفی اھل المعاصی والمخنثین ۱۲/ ۱۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق و آداب

بچوں کو ابتدا ہی سے ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا عادی بنانا چاہیے اور بتانا چاہیے کہ ہر کام جیسے کھانا، پینا یا کچھ لینا یا کسی کو کوئی چیز دینا ہو تو بسم اللہ کہہ کر داہنے ہاتھ سے دو اور کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہا کرو اس سے بڑی برکت ہوتی ہے۔ ۹

(۲) بچوں کے اندر صفائی وستھرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ ناخن کاٹنے، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے یا ایسے ہی پیشاب پاخانہ کے وقت شرم گاہ کو پانی سے دھونے یا مٹی وغیرہ یا ٹیشو پیپر استعمال کرنے کی تاکید کرانی چاہیے، تاکہ نماز باقاعدہ پڑھ سکیں اور گندگی وناپاکی سے دور رہ سکیں۔

(۳) نرم دلی: بچوں کو نصیحت کرتے اور سمجھاتے وقت ہمیں انتہائی نرمی سے کام لینا چاہیے۔ ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو انہیں سب کے سامنے ڈانٹ کر رسوا نہ کریں۔ بلکہ الگ سے جا کر تنہائی میں انہیں سمجھائیں، اگر کبھی سمجھانے روکنے اور منع کرنے سے بھی باز نہ آئیں تو ناراضگی کے انداز میں بطور تنبیہ تین دن تک بات چیت بند کر دیں۔ البتہ اس سے زیادہ نہ ہونے دیں، اسلئے کہ تین دن سے زیادہ بات چیت بند رکھنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

(۴) اذان کے وقت انہیں خاموش رہنے کا حکم دیں اور یہ بتائیں کہ مؤذن کی اذان کا جواب انہیں کلمات کو دہرا کر دیا کرو اور جب اذان ختم ہو جائے تو نبی ﷺ پر درود بھیجو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دعاء وسیلہ پڑھنے کی تاکید کی جائے۔

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمة آت محمدن الوسيلة والفضيلة وابعثه، مقاما محمودن الذى وعدته ۱۰ (رواه البخاری)

اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک، محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ ﷺ کو مقام محمود میں جگہ دے، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

(۵) اگر ممکن ہو اور سہولت میسر ہو تو ہر بچے کیلئے علیحدہ بستر کا انتظام کر دیا جائے۔ اگر یہ مشکل ہو تو کم از کم الگ الگ لحاف کا انتظام ضرور کیا جائے، اور بہتر تو یہ ہے کہ گھر میں لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے الگ الگ کمروں کا انتظام کر دیا جائے ایسا کرنے سے ان کے اخلاق و کردار کی درستگی اور صحت و تندرستی کی سلامتی میں ہمیں بڑی مدد ملے گی۔

(۶) بچے کو ابتدا ہی سے اس بات کی عادت ڈالی جائے کہ راستہ میں کسی گندی چیز کو نہ پھینکیں، بلکہ کسی تکلیف دہ چیز کو دیکھیں تو اسے راستہ سے ہٹا دیں۔

(۷) برے اور خراب دوستوں کا ساتھ اختیار کرنے سے انہیں ڈرایا جائے، راستہ یا گلیوں میں بلا ضرورت کھڑے ہونے سے روکا جائے۔

(۸) بچوں سے جب بھی سامنا ہو، چاہے گھر کے اندر ہو یا راستہ میں یا کلاس روم میں انہیں ان الفاظ میں سلام کہا جائے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی، اس کی رحمت او برکت نازل ہو۔

(۹) بچوں کو نصیحت کی جائے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں، انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دیں، نہ ان کا دل دکھائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) بچے کو مہمان کی خدمت گذاری کا عادی بنائیں، اور مہمان کے احترام اور اس کی مہمان نوازی اور خاطر مدارات کا سبق پڑھائیں۔

حوالہ

۸ رواہ ابو داؤد کتاب اللباس باب لبس الشهرة ٤/ ٤٤

۹ بسم اللہ کے فضائل و برکات اور فوائد کے سلسلہ میں مرتب کی کتاب "بسم اللہ کے فضائل" پڑھیں انشاءاللہ اس سلسلہ میں ممکن حد تک رہنمائی ملے گی۔

۱۰ صحیح البخاری مع الفتح کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء ۲/ ۹٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہادری اور شوق جہاد پیدا کرنا

بچوں کے اندر جذبہ جہاد ابھارنے کیلئے بہتر ہوگا کہ پورے گھر کے لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر اور استاد اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ کر نبی رحمت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی سیرت کی کوئی کتاب پڑھے جس سے انہیں اس بات کا علم ہوگا کہ اللہ کے نبی ﷺ ایک نڈر کمانڈر اور بہادر سپہ سالار تھے اور آپ کے صحابہ کرام ابو بکر، عمر، عثمان و علی و معاویہ خالد بن ولید وغیرہ رضی اللہ عنھم اجمعین نے اپنی محنتوں سے مختلف شہروں کو فتح کیا، اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور وہ ہماری ہدایت کا ذریعہ اور سبب بن گئے۔

لیکن یہاں پر نکتہ ملحوظ رہے کہ ان کی فتح مندی و کامیابی کا واحد سبب قرآن و سنت پر عملاً کرنا، اللہ کی ذات پر پختہ ایمان رکھنا، اور ان کا بلند و بالا اخلاق و کردار تھا، ان کے دل اللہ کی راہ میں اپنا سر کٹانے کیلئے مچلتے تھے۔

(۲) بچوں کی تربیت بہادری اور شجاعت کی بنیاد پر ہونی چاہئے، کہ وہ بڑے ہو کر برائی کا خاتمہ کر سکیں گے۔ اچھائی کو عام کریں گے، اور اللہ کے سوا کسی اور سے ہر گز نہ ڈریں گے، ساتھ ہی انہیں جھوٹے قصے کہانیاں اور من گھڑت و خیالی واقعات سنا کر خوف زدہ کرنے سے سختی سے پرہیز کریں۔

(۳) بچوں کے دلوں میں ظالم یہود و نصاریٰ سے انتقام کا جذبہ پیدا کیا جائے، اور یہ حوصلہ پیدا کیا جائے کہ ان یہود اور صیہونیوں سے ہم فلسطین اور مسجد اقصیٰ کو آزاد کرائیں گے، جو ہمارا قبلۂ اول ہے، ساتھ ہی ان کو یہ بتانا چاہئے کہ یہ اسی وقت ممکن ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم اپنے آپ کو مکمل طور سے اسلام کے سانچہ میں ڈھال دیں گے، اور جہاد فی سبیل اللہ کو اپنی زندگی کا عین مقصد بنالیں گے۔

(۴) بچوں کی اعلیٰ تربیت اور ذہن سازی کیلئے ایسے کتابچے اور کتب خریدی جائیں جن میں اسلامی تاریخ کے اہم واقعات، صحابہ کرامؓ کی شجاعت وجوانمردی کی مثالیں، قرآن مجید میں بیان کردہ عبرت ونصیحت کے قصے اور بہادر وبے لوث مسلمانوں کے انوکھے کارناموں کا ذکر ہو اسلئے کہ ذہن سازی کیلئے ابتدائی کتابیں بڑا اہم رول ادا کرسکتی ہیں۔

اس سلسلہ میں شیخ جمیل کی کتاب شمائل محمدی، اخلاق محمدی اور اسلامی عقیدہ واسلامی آداب وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز ہمارے ہند وپاک کے علماء کی کتب، تعلیم الاسلام، اسلامی آداب مولفہ مولانا مختار احمد ندوی۔ اسلامی تعلیم، مؤلفہ مولانا عبدالسلام بستوی اور اسلامی کہانیاں مولانا عبدالسلام رحمانی، سبیل الرسول مولفہ مولانا صادق سیالکوٹی، رحمت عالم سید سلیمان ندوی، رہبر کامل عبدالمجید اصلاحی، چمن اسلام اور مولانا محمد جوناگڑھی کی محمدیات کا مطالعہ حد درجہ مفید ہوگا اور اگر بچے سمجھدار ہو جائیں تو ان کیلئے رحمۃ للعلمین، پیغمبر عالم، الرحیق المختوم اور ریاض الصالحین پڑھ کر سنائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی فضیلت اور چھوڑنے پر سخت وعید

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد " والذین هم علیٰ صلوتهم یحافظون ، اولئك فی جنت مكرمون ۔ ۱ اور جو لوگ اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ جنت کے باغوں میں عزت سے رہیں گے ۔ واقم الصلوٰة ان الصلوٰة تنهیٰ عن الفحشاء والمنكر ۲ اور نماز قائم کرو یقیناً نماز تمام بری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر تساہل برتنے والوں اور تاخیر سے پڑھنے والوں کیلئے یوں وعید آئی ہے" فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون " ۳ تو ان نمازیوں کو (قیامت کے دن) خرابی ہوگی جو اپنی نماز کی پرواہ نہیں کرتے۔ وقت پر پابندی سے ادا نہیں کرتے، اتنی دیر کر دیتے ہیں کہ نماز مکروہ ہو جاتی ہے، یا ناغہ کر دیتے ہیں یا جلدی جلدی بدتمیزی سے پڑھ لیتے ہیں۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والوں کو اس انداز میں کامیابی کی خوشخبری سنائی" قد افلح المومنون ، الذین هم فی صلوتهم خاشعون "۴ ایمان والے مراد کو پہنچ گئے، وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا گیا" فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیاً ۔ ۵ پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو تو گنوادیا اور دنیا کے مزہ میں لگ گئے تو ان کی گمراہی ضرور ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے آئے گی۔

بعض لوگوں نے اس کی تفسیر و ترجمہ میں لکھا ہے کہ "عنقریب وہ لوگ غی میں ڈالے جائیں گے، حدیث میں ہے کہ غی دوزخ کا ایک نالہ ہے، جس میں دوزخیوں کا پیپ اور لہو بہے گا، اسی میں ڈالے جائیں گے ۶

نماز کی برکت سے متعلق نبی رحمت ﷺ کی یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول : أ رأیتم لوان نہراً بباب احد کم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ، ھل یبقی من بدنہ شئی ؟ قالوا : لا یبقیٰ من بدنہ شئی ، قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا . متفق علیہ ۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کرامؓ سے سوال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، تو کیا اس کے بعد بھی اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب دیا کہ اس کے بعد کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہ جائے گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی مثال ان پانچوں نمازوں کی ہے جسے آدمی دن رات میں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ " **العھد الذی بیننا و بینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر۔۸** ہم مسلمانوں اور کفار و مشرکین کے درمیان حد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاصل نماز ہے، جس نے نماز چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

ایک دوسری جگہ ارشاد محبوب باری ہے" عن ابی سفیان قال سمعت جابراً یقول سمعت النبی ﷺ بین الرجل و بین الشرك والكفر ترك الصلوٰة " رواه مسلم ۹ مومن آدمی اور کافر و مشرک کے درمیان صرف نماز کا فاصلہ ہے، جس نے نماز چھوڑ دیا اس نے اس فاصلہ اور حد کو توڑ کر کفر و شرک کرنے والوں سے ہاتھ ملالیا۔

حوالہ

۱ المعارج ۳۴۔۳۵ ۲ العنکبوت ۴۵
۳ الماعون ۴۔۵ ۴ المومنون ۱۔۲۔
۵ مریم ۵۹ ۶ تفسیر وحیدی سورہ مریم علامہ وحید الزماں صاحب
۷ صحیح بخاری مع الفتح کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارة ۱۱/۲ وصحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ باب المشی الی الصلوٰۃ تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات ۱/ ٤٦٢ برقم ۲۸۲
۸ صحیح رواه احمد فی مسنده
۹ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلوٰۃ ۱/ ۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو اور تیمّم کا طریقہ

جب آپ کو وضو کرنا ہو تو آستین کہنیوں تک سمیٹ لیں اور بسم اللہ کہیں۔

(۱) اس کے بعد تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئیں، پھر تین مرتبہ کلی کریں، اس کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کریں۔

(۲) پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں۔

(۳) پھر دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھلیں، پہلے دایاں، پھر بایاں

(۴) اس کے بعد سر کا مسح کریں، پھر دونوں کانوں کا مسح کریں۔

(۵) پھر تین بار دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھلیں، پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں دھلیں،

اب آپ کا وضو مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ **اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله** "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ دعا بھی پڑھیں" **اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين**" اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا۔

اگر پانی نہ ملے، یا پانی کے استعمال سے کوئی سخت بیماری لاحق ہونے کا خوف ہو، یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی موجود ہو مگر وہاں کوئی خطرناک جانور وغیرہ ہو، یا آپ سفر میں ہیں اور پانی کم ہو کہ وضو کر لینے سے پیاسے رہ جائیں گے تو ایسی صورت میں تیمم کریں گے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر ماریں گے، پھر اسی سے اپنے ہاتھ اور چہرہ کا مسح کریں گے۔ بس آپ کا تیمم ہو گیا، اس کے بعد وضو کے بعد والی دعا پڑھیں گے۔ اس لئے کہ تیمم وضو کے برابر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اور اس کا طریقہ

فجر کی نماز دو رکعت فرض ہے، وضو کرنے کے بعد دل میں نیت (ارادہ) کرلیں، پھر قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کان کی لو تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں گے، اللہ اکبر کہہ کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ لیں اور یہ دعا پڑھیں "**سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك و تعالىٰ جدك ولا اله غيرك**"

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے، ساری کی ساری حمد تیرے ہی لئے ہے، تیرا نام برکتوں والا ہے، تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس دعا کے علاوہ بھی کئی دعائیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں، جسے چاہیں پڑھیں۔ اس دعا کو دعاء ثنا یا استفتاح کہتے ہیں۔ اس دعا کو پڑھ لینے کے بعد **اعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمٰن الرحيم** پڑھ کر پوری سورہ فاتحہ آہستہ پڑھیں گے۔ سورہ فاتحہ یہ ہے:

الحمد لله رب العلمين . الرحمٰن الرحيم . مالك يوم الدين . اياك نعبدو واياك نستعين . اهدنا الصراط المستقيم . صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين . آمين.

ترجمہ: اصل تعریف اللہ ہی کو ہے۔ جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان رحم والا ہے۔ انصاف کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ان کا راستہ جن پر تو نے کرم کیا، نہ ان کا جن پر غصہ ہوا اور نہ ان کا جو بہک گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں جیسے قل هو الله احد ، الله الصمد. لم يلد ولم يولد . ولم يكن له كفوا احد . اے پیغمبر ﷺ "ان لوگوں سے جو اللہ کا حال پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا (نہ کوئی اس کی اولاد ہے) نہ اس کو کسی نے جنا (نہ وہ کسی کی اولاد ہے) اس کے برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں ہے۔

(۲) پھر اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر الله اكبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیں اور یہ دعا پڑھیں، "سبحان ربی العظیم" پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار تین مرتبہ

پھر اپنے دونوں ہاتھ اور سر کو اٹھا کر "سمع الله لمن حمده" کہیں۔ رکوع سے سر اٹھالیں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللهم ربنا لك الحمد "یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے

(۳) اس کے بعد الله اكبر کہہ کر سجدہ کریں۔ سجدہ اپنے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، پیشانی، ناک اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کر کے زمین پر رکھ کر کریں اور سجدہ میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں۔

سبحان ربی الاعلی پاک ہے میرا بلند پروردگار

(۴) پھر اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاتے ہوئے الله اكبر کہیں! اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ رب اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے مجھے ہدایت دے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے روزی دے۔

(۵) پھر اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدہ کریں۔اور تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" پاک ہے میرا بلند پروردگار کہیں اور سجدہ سے سر اٹھالیں۔اب پہلی رکعت مکمل ہوگئی۔

دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوکر پہلی ہی رکعت کی طرح **اعوذ باللہ ، بسم اللہ** پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ یا چند آیات پڑھیں، پھر پہلی ہی رکعت کی طرح رکوع وسجدہ کریں،دوسرے سجدہ کے بعد تشہد کیلئے بیٹھ جائیں۔اور بیٹھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں سمیٹ لیں اور اسی دائیں ہاتھ کی انگلی سبابہ کو اٹھا کر حرکت دیتے رہیں اور یہ دعا پڑھیں۔

" **التحیات للہ ، والصلوٰت والطیبات ، السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ و برکاته ، السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ، واشھد أ ن محمداً عبدہ ورسوله** "

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید .اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کمابارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید . (رواہ البخاری ؓ)

اللھم انی اعوذبك من عذاب جھنم و من عذاب القبر ومن فتنة المحیا و الممات و من فتنة المسیح الدجال : اس کے بعد پہلے دائیں پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں " **السلام علیکم ورحمة اللہ** " سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت سے اس طرح آپ کی نماز مکمل ہوگئی۔ان دعاؤں کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ التحیات : ساری حمد و ثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ کیلئے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود شریف۔اے اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جیسے رحمت نازل کیا تو نے ابراھیم اور آل ابراھیم پر، یقیناً تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔اے اللہ برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جیسے برکت نازل کیا تو نے ابراھیم اور آل ابراھیم پر یقیناً تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔

درود کے بعد دعا: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنہ سے۔

نماز کی رکعتوں کا نقشہ

نمازیں	پہلے کی سنت	فرض	بعد کی سنت
فجر	۲	۲	
ظہر	۲+۲	۴	۲
عصر	۲+۲	۴	
مغرب	۲	۳	۲
عشاء	۲	۴	۲ پھر ۳ وتر
جمعہ	۲ تحیۃ المسجد	۲	۲ گھر میں یا مسجد میں ۲+۲ = ۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نمازوں کی سب سے کم تعداد ہے، اس سے زیادہ نفل کہلائیں گی اسے جتنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر جمعہ کے دن دوران خطبہ کوئی مسجد میں آئے تو وہ بھی دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

حوالہ

۱۰ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الاذان باب التشهد فی الآخرة ۲ / ۳۱۱ و کتاب التفسیر باب ان الله و ملائکته یصلون علی النبی ۸/ ۵۳۲ . و مسلم کتاب الصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد ۱ / ۳۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے چند اہم مسائل

(۱) جو سنتیں فرض نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں انہیں پہلے کی سنت کہتے ہیں اور جو فرض کے بعد ادا کی جاتی ہیں انہیں بعد کی سنتیں کہتے ہیں۔

(۲) نماز کیلئے انتہائی خشوع کیساتھ کھڑے ہوں، ادھر ادھر نہ دیکھیں بلکہ اپنے سجدہ کرنے کی جگہ پر نظر جمائے رکھیں۔

(۳) جب امام کی قرأت سنتے ہوں (یعنی جہری نماز میں) تو خاموشی سے امام کی قرأت سنیں، اور امام جب سکتہ کرے تو اس میں سورہ فاتحہ پڑھ لیں۔ اور اگر امام کی قرأت نہ سنتے ہوں (یعنی سری نماز میں تو خود قرأت کریں) سورہ فاتحہ سری اور جہری ہر قسم کی نماز میں پڑھنا ضروری ہے۔ ۱۱

(۴) جمعہ کی نماز دو رکعت فرض ہے، جسے صرف جماعت کے ساتھ خطبہ کے بعد پڑھا جاسکتا ہے۔

(۵) مغرب کی نماز تین رکعت فرض ہے۔ پہلی دو رکعتیں صبح کی نماز کی طرح ادا کریں، البتہ التحیات پڑھنے کے بعد سلام نہ پھیریں بلکہ تیسری رکعت ادا کرنے کیلئے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں، اس رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں اور بقیہ نماز پچھلے صفحات میں بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق مکمل کرکے پہلے دائیں طرف سلام پھیریں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(۶) ظہر، عصر عشاء کی نماز چار رکعت فرض ہے، پہلی دو رکعتیں فجر کی نماز کی طرح ادا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اور پھر دونوں رکعتیں اسی طرح پڑھیں گے جیسی کہ پچھلی دو رکعتیں پڑھ چکے ہیں، البتہ ان میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ نہیں پڑھیں گے، اور پھر تشہد اور درود وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں گے۔

(۷) وتر کی نماز تین رکعت ہے، جس کو ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دیں، پھر الگ سے ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیریں۔ وتر کی آخر اور ایک والی رکعت میں نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعاء قنوت کا رکوع سے پہلے یا بعد میں پڑھنا افضل ہے۔ وتر کی دعا یہ ہے:

اللھم اھدنی فیمن ھدیت ، وعا فنی فیمن عافیت ، وتولنی فیمن تو لیت، وبارك لی فیما اعطیت ، وقنی شرما قضیت انك تقضی ولا یقضی علیك ، انه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت ، تبارکت ربنا وتعالیت ، نستغفرك ونتوب الیك ۱۳

ترجمہ۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیدے۔ ان لوگوں کی جماعت میں جن کو تو نے ہدایت دی اور مجھ کو عافیت دے ان میں جن کو تو نے عافیت دی، اور دوست رکھ مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے دوست رکھا، اور برکت دے مجھ کو اس نعمت میں جو تو نے مجھے عطا کی اور مجھے اس شر (فتنہ) سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے اوپر کسی کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ جسے تو دوست رکھے اسے کوئی ذلیل کرنے والا نہیں، اور جس کو تو دشمن بنائے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اے ہمارے پروردگار تو بابرکت اور بلند و برتر ہے۔ ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) اگر نماز جماعت سے ہو رہی ہے اور جس وقت آپ پہنچے اس وقت امام رکوع میں چلا گیا تھا تو آپ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں، اگر آپ امام کے ساتھ رکوع میں مل جائیں گے تو آپ کی یہ رکعت مکمل ہو جائے گی، البتہ رکوع کے بعد شامل ہوتے ہیں تو آپ کی یہ رکعت شمار نہیں کی جائے گی۔

(۹) اگر امام کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کی ایک یا دو یا چند رکعتیں فوت ہو گئی ہیں تو آپ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں جو رکعت امام کے ساتھ مل گئی ہیں انہیں امام کی اقتداء میں پڑھ کر بقیہ فوت شدہ نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کر کے سلام پھیریں۔

(۱۰) نماز کو جلدی جلدی ادا کرنے سے بچیں کیونکہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اسلئے کہ "نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا "ارجع فصل فانك لم تصل" تم جاؤ دوبارہ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص پھر گیا اور جلدی جلدی پڑھ کر واپس آیا، آپ ﷺ نے اس سے پھر یہی بات کہی، اس طرح اس نے تین مرتبہ کیا تیسری بار اس نے کہا! اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو انتہائی اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور خوب اطمینان سے کھڑے رہو، پھر خوب اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اتنی دیر بیٹھے رہو کہ تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے۔ [۴۳]

(۱۱) جب واجبات نماز میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے مثلاً پہلا قعدہ "جس میں التحیات پڑھی جاتی ہے" یا رکعات کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم عدد کو اختیار کر کے اسی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق نماز مکمل کر لیں اور نماز کے آخر میں دو سجدہ کریں، پھر سلام پھیر دیں ان دو سجدوں کو سجدہ سہو (بھول چوک کا سجدہ) کہتے ہیں۔

(۱۲) نماز میں زیادہ حرکت نہ کریں، اسلئے کہ اس سے خشوع و خضوع جاتا رہتا ہے، اور بسا اوقات جبکہ یہ حرکات بلا ضرورت ہوں تو نماز کے فاسد ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔

(۱۳) عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے، مگر اتنی زیادہ تاخیر بلا کسی ضرورت درست نہیں، البتہ وتر کی نماز کا وقت طلوع فجر تک ہے۔

حوالہ

۱۱ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ " اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھی گئی نماز ایک دھوکہ ہے اس لئے ہم تمام لوگوں کو ہر نماز میں سورہ فاتحہ (الحمد) پڑھنی چاہیے مزید تفصیل کے لئے تحقیق الکلام وجوب القراءۃ الفاتحہ خلف الامام مؤلف مولانا عبدالرحمن مبارکپوری" ، نماز میں سورہ فاتحہ مولانا کرم الدین سلفی مطبوعہ جامعہ سلفیہ بنارس کا مطالعہ کریں اور دیگر سلفی کتب پڑھیں۔

۱۲ رواہ الترمذی مع التحفۃ ۲/ ۲۶۰

۱۳ مدرک رکوع مدرک رکعت ہے یا نہیں؟ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے مگر جب ہم تمام علماء کی دلیلوں پر غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہونچیں گے جس حدیث میں سورہ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز کو باطل قرار دیا گیا ہے وہ حدیث عام ہے اور جس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ "من ادرك الركوع فقد ادرك الصلوة" جس نے رکوع پالیا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوری رکعت پالیا یہ حدیث خاص ہے اور عام پر خاص کو مقدم رکھا جاتا ہے، اس لئے راقم الحروف کے خیال میں رکوع پا جانے والا رکعت پانے والوں میں شمار ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک مرتبہ میں نے اپنے استاد ومشرف دکتور فضل الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ مفتی وناظم جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا جسے آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا فجزاہ اللہ خیر الجزاء عنا وعن المسلمین۔

۱۴ حاشیہ نمبر ۱۰ میں ذکر کی گئی حدیث کے عربی الفاظ ملاحظہ فرمائیں "عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ دخل المسجد ،فدخل رجل فصلّى ، فسلم على النبى ﷺ فرد، فقال : ارجع فصلّ فانك لم تصل فرجع فصلّى كما صلى، ثم جاء فسلم على النبى ﷺ ، فقال : ارجع فصلّ فانك لم تصل(ثلاثا) فقال والذى بعثك بالحق ما احسن غيره فعلمنى قال : اذا قمت الى الصلوٰة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ، ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ،ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك فى صلوٰتك كلها . رواه البخارى مع الفتح كتاب الاذان باب وجوب القراءة للامام والماموم فى الصلوٰة كلها فى الحضر والسفر ۲۳۷/۲ و باب امر النبى ﷺ الذى لا يتم ركوعه بالا عادة . و مسلم كتاب الصلوٰة باب وجوب قراءة الفاتحه فى كل ركعة ۲۹۸/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نماز

محترم قارئین! ذیل کی سطور میں نبی رحمت ﷺ کی چند احادیث ملاحظہ فرمائیں، جو نماز کی اہمیت و فضیلت اور احکامات وغیرہ سے متعلق ہیں۔

(۱) صلوا کمارأیتمونی اصلی (رواہ البخاری) تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔

(۲) عن ابی قتادۃ السلمی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال : اذا دخل احد کم المسجد فلیر کع رکعتین قبل ان یجلس .(رواہ البخاری) ۱۶ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو پہلے دو رکعتیں ادا کر کے پھر بیٹھے (ان دو رکعتوں کا نام تحیۃ المسجد ہے)

(۳) عن ابی مرثد الغنوی ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجلسوا علی القبو ر و لا تصلوا الیھا . رواہ مسلم ۱۷

حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم قبروں پر (مجاور بن کر) مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

(۴) عن ابی ھریرۃ ؓ قال سمعت رسول ﷺ یقول : اذااقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ . (رواہ مسلم) ۱۸

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو صرف فرض نماز ہی ادا کرنی چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال: امرت ان لا ا کف ثوباً رواہ مسلم ۱۹

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ نماز کے وقت کپڑے نہ سمیٹوں علامہ نووی نے لکھا ہے کہ "اس حدیث میں بہ حالت نماز آستینوں کو چڑھانے یا کسی دوسرے کپڑے کو سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔" ۲۰ جیساکہ بعض لوگوں کی عادت ہے۔

عن انسؓ قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللہ ﷺ بوجھه فقال اقیمو ا صفو فکم وتراصوا، قال انس وکان احد نایلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه . رواہ البخاری ۲۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ فرض نماز کیلئے اقامت کہہ دی گئی اسکے بعد آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور آپس میں مل جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہر شخص اپنے دوسرے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا لیتا تھا۔

(۷) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تأتوھا وانتم تسعون وأتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما أدرکتم فصلّوا وما فاتکم فاتموا . متفق علیه ۲۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مت آؤ، بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور امام کے ساتھ جتنی رکعتیں مل جائیں اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائیں انہیں بعد میں مکمل کر لو۔

(۸)عن البراء قال قال رسول الله ﷺ : اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك . رواه مسلم ۲۳

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر نیچے رکھو اور کہنیاں او پر اٹھائے رہو۔

(۹)عن انس ؓ قال صلى بنا رسول الله ﷺ ذات يوم : فلما قضى الصلوٰة اقبل علينا بوجهه ،فقال يا ايها الناس انى امامكم فلا تسبقونى بالركوع ولا با السجود ولا بالقيام ولا با لانصراف .رواه مسلم ۲۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ،اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، اسلئے تم رکوع اور سجدہ اور قیام اور انصراف (سلام کے بعد پلٹنے) میں مجھ سے پہل نہ کرو۔ میں تمہیں نماز میں سامنے دیکھتا ہوں اور تم میرے پیچھے ہوتے ہو، پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیز میں نے دیکھا ہے اگر تم اسے دیکھ لیتے تو روتے زیادہ اور ہنستے کم، لوگوں نے کہا! اللہ کے نبی ﷺ آپ نے کسی چیز کا دیدار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت اور جہنم دیکھا ہے۔

(۱) اس حدیث میں امام سے پہلے رکوع وسجدہ یا کسی بھی حالت میں سبقت کی ممانعت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بعض روایات میں ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ میں پیشانی کو رکھ دیتے اس کے بعد صحابہ کرام سجدہ کیلئے جھکتے تھے۔

(۲) آگے اور پیچھے دیکھنا یہ نبی ﷺ کی خصوصیت اور معجزہ ہے۔

(۳) آدمی کو جہنم کا تصور کر کے اللہ کے خوف سے رونا چاہیے، اس سے گناہ دور ہوتا جائے گا۔

(۴) سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف پلٹ کر بیٹھ جائے گا۔ ۱۵

قال رسول اللہ ﷺ اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلوٰة فان صلحت صلح سائر عمله، وان فسدت فسد سائر عمله . رواه الطبرانی ۲۶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندۂ مومن سے جس چیز کا حساب سب سے پہلے ہوگا وہ نماز کا ہوگا۔ اگر نماز صحیح نکلی تو تمام باقی اعمال صحیح ہوں گے۔ اگر نماز صحیح نہ رہی تو اس کے باقی تمام اعمال بھی برباد ہو جائیں گے۔

حوالہ

۱۵ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الاذان باب الاذان للمسافر اذا کانوجماعة والاقامة الخ ۱۱/۲

۱۶ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الصلوٰة باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین ۵۳۷/۱

۱۷ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب النهی عن تجصیص القبور والبناء علیه ۶۶۸/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب استحباب ایتان الصلوٰۃ بوقار و سکینۃ و النهی عن اتیانها سعیا ۱/ ۴۲۰

۱۹۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر و الثوب و عقص الرأس فی الصلوٰۃ ۱/ ۳۵۴

۲۰۔ شرح النووی لمسلم کتاب الصلوٰۃ باب اعضاء السجود و النهی عن کف اشعر الخ ۴/ ۲۰۹

۲۱۔ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الاذان باب اقبال الامام علی الناس عند تسویۃ الصف ۲/ ۲۰۸

۲۲۔ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجمعۃ باب المشی الی الجمعۃ و قول اللہ عز وجل فاسعوا الیٰ ذکر اللہ ۲/ ۳۹۰ و مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب استحبا ب ا تیان الصلوٰۃ بوقار و سکینۃ و النهی عن اتیانها سعیا ۱/ ۴۲۱

۲۳۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاعتدال فی السجود ۱/ ۲۵۶

۲۴۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود و نحوهما ۱/ ۳۲۰

۲۵۔ رواه الطبرانی والضیاء و صححه الالبانی وغیره بشواهده مسند احمد بن حنبل ۳/ ۴۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی نماز اور جماعت کی پابندی ضروری ہے

جمعہ کی نماز ہر عاقل، بالغ مرد پر باجماعت فرض ہے۔ دلیل کے طور پر ذیل کی سطور میں چند آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۱

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد نماز کی طرف چل دو اور خرید و فروخت اور دنیا کے سب کام چھوڑ دو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

(۲) عن ابی الجعد الضمری قال قال رسول اللہ ﷺ من ترک ثلاث جمعۃ تھاوناً بھا طبع اللہ علی قلبہٗ . (صحیح رواہ احمد) ۲

فرمایا کہ جس نے مسلسل تین جمعہ غفلت و سستی کی وجہ سے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (غفلت کی)

(۳) عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ، فصلّی ما قدر لہ، ثم انصت حتّی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخریٰ وفضل ثلاثۃ ایام . (رواہ مسلم) ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص غسل کر کے جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہو، اور حسب سہولت نوافل ادا کرے، پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک بالکل خاموش رہے اور پھر امام کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرے تو اس شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تین دن کے اور" یہ تو ہوئیں جمعہ کی اہمیت و فضیلت سے متعلق چند احادیث، اب ذرا کچھ حدیثیں ان لوگوں کی عادتوں سے متعلق ملاحظہ فرمالیں، جو گھر ہی میں فرض نماز بھی پڑھ لیا کرتے ہیں۔

(۴) عن ابی ہریرةؓ قال قال النبی ﷺ لقد هممت ان آمر المؤذن فيقوم ،ثم آمر رجلاً يؤم الناس ،ثم آخذ شعلاً من نار فاحرق علىٰ من لا يخرج الىٰ الصلوٰة بعد. ۴

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ موذن کو اقامت کہنے کا حکم دوں پھر کسی کو اپنی جگہ امامت کرنے کا حکم دوں اور پھر آگ کا شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو بغیر کسی شرعی عذر کے نماز باجماعت کیلئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔

(۵) عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال : من سمع النداء ، فلم يأته ، فلا صلوٰة له الا من عذر (رواه ابن ماجه) ۵

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر بغیر کسی عذر و مجبوری کے مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے نہیں آتا ہے تو اس کی اپنی گھر میں پڑھی ہوئی نماز نہیں ہوتی۔

(۶) نماز باجماعت کی حد درجہ اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایئے کہ نابینا شخص کو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے رخصت نہیں دی۔ حدیث ملاحظہ ہو۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال أتی النبی ﷺ رجل اعمیٰ، فقال يا رسول الله ﷺ انه ليس لی قائد يقودنی الی المسجد، فسأل رسول ﷺ ان يرخص له ،فرخص له ،فلما ولی دعاه فقال : هل تسمع النداء (بالصلوٰة)؟ قال: نعم ،قال فاجب . رواه مسلم ٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا صحابی آئے (۷)اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کسی ایسے آدمی کا انتظام نہیں جو مجھے مسجد تک لا سکے،اسلئے میں فرض نمازوں کو گھر ہی میں ادا کرنے کی آپ سے اجازت چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی، پھر جب وہ جانے لگے تو ان کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟انہوں نے کہا ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر مسجد میں آکر نماز پڑھنا واجب ہے۔

حوالہ

۱ الجمعه ۹ ۲ صحيح رواه احمد فی مسنده جامع الترمذی ابواب الجمعة باب ما جاء فی ترك الجمعة من غير عذر ۲/۵ ۳ صحيح مسلم كتاب الجمعة باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة ۲/۵۸۷ ۴ صحيح بخاری مع الفتح كتاب الاذان باب فضل العشاء فی الجماعة ۲/۱۴۱ و مسلم فی المساجد باب فضل صلوٰة الجماعة ۱/۴۵۲ ۵ سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة ۱/۲۶۰ ۶ صحيح مسلم كتاب المساجد باب يجب اتيان المسجد علیٰ من سمع النداء ۱/۴۵۲ ۷ یہ صحابی عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے جو فجر کی اذان دیتے تھے، اور جب رسول ﷺ کسی غزوہ (لڑائی) میں مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انکو مدینہ کا امام و ذمہ دار بناتے تھے۔ کبھی انکو کبھی دوسرے کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پورے آداب کے ساتھ جمعہ کی نماز کیسے ادا کروں؟

(۱) میں جمعہ کے دن غسل کروں گا اور بڑھے ہوئے ناخن کاٹوں گا اور وضو کرنے کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگاؤں گا۔

(۲) لہسن یا کچی پیاز نہیں کھاؤں گا نہ ہی بیڑی اور سگریٹ پیوں گا، البتہ مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے دانتوں کی صفائی کروں گا۔

(۳) مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کروں گا چاہے اس وقت خطیب منبر پر خطبہ ہی کیوں نہ دے رہا ہو، اس لئے کہ ہمارے رسول محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے ایسے وقت میں آئے کہ خطیب خطبہ دے رہا ہو تو بغیر دو رکعتیں پڑھے نہ بیٹھے اور ہلکی نماز پڑھے۔ اس سلسلہ کی پوری حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ عن جابر بن عبد االله قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم يوم الجمعة والامام يخطب فليركع ركعتين وليتجوز فيها . متفق عليه ۸ یہ صحابی حضرت سلیک رضی اللہ عنہ تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں منبر پر سے دیکھا تو وہیں سے نام لیکر کہا کہ اے سلیک اٹھو اور دو رکعت پڑھو پھر بیٹھو۔

(۴) اس کے بعد ہر طرح کی گفتگو اور بات چیت سے بچتے ہوئے امام کا خطبہ سننے کیلئے بیٹھ جاؤں گا۔

(۵) خطبہ کے بعد امام کی اقتداء میں دو رکعت فرض نماز ادا کرونگا (نیت صرف دل سے کروں گا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) جمعہ کی دو رکعت امام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد مسجد میں چار رکعت سنت دو دو رکعت پر سلام پھیر کر ادا کرونگا یا تو پھر گھر پہنچ کر صرف دو رکعت پڑھونگا۔ گھر میں سنت نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(۷) جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجوں گا۔

(۸) جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کرونگا اسلئے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے " ان فی الجمعة ساعة لا یوافقها مسلم یسأل الله فیها خیراً الّا اعطاء ایاه . متفق علیہ" ۹

جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے حق میں بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے

حوالہ

۸ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجمعه باب من جاء والامام یخطب فلیرکع رکعتین خفیفتین ۲/۴۱۲ صحیح مسلم کتاب الجمعه باب التحیة و الامام یخطب ۲/۵۹۷ . نوٹ : ولیتجوز فیها : یہ لفظ صحیح مسلم کا ہے کما ذکر ابن حجر فی الفتح ۲/۴۱۲

۹ عن ابی هریرة صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة ۲/۴۱۵ ومسلم کتاب الجمعة فی الساعة التی فی یوم الجمعة ۲/۵۸۳ ۔ اس ساعت کے لئے ابن حجر نے چالیس اقوال ذکر کئے ہیں راجح یہ ہے کہ وہ ساعت عصر بعد سے مغرب تک ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میوزک اور گانا اسلام کی نظر میں

دور حاضر کے گانے اور موسیقی، معاشرہ میں خرابی و فساد، ناجائز قسم کی محبت اور نوجوان نسل کو بگاڑنے میں کس قدر بھیانک اور گھناؤنے کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ ہر فرد بشر پر واضح ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے امراض کا علاج اور مشکلات کا حل پیش کیا ہے۔ لہٰذا اس بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

" ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا ۱

(ترجمہ) اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ اور فضول باتوں کو خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو نادانی میں اللہ کی راہ سے بہکادیں اور اللہ کی آیتوں (راستے) کو ہنسی مذاق بنائیں۔ ان لوگوں کو قیامت کے دن ذلت کا عذاب ہوگا۔

جمہور مفسرین کا خیال ہے کہ اس آیت میں " **لهو الحديث** " سے مراد گانا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کہا ہے کہ اس سے مراد گانا ہے۔

امام حسن بصریؒ نے لکھا ہے کہ یہ آیت گانے بجانے اور آلات موسیقی کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۲) شیطان نے جب اللہ کا حکم نہ مان کر آدم علیہ السلام کے سجدہ سے انکار کر دیا تھا تو اس موقعہ سے اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"واستفزز من استطعت منهم بصوتك" ۲ (ترجمہ۔ اور ان میں سے تو جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا۔

شیطان کی آواز یہی گانا بجانا اور موسیقی وغیرہ ہیں۔

(۳) عن ابی مالك الاشعری رضی اللہ عنہ انه سمع النبی ﷺ یقول : لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر(الزنا) والحریر والخمر والمعازف ۔ رواہ البخاری وابوداؤد ۳

حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہوں گے جو اسلام کا دعویٰ تو کریں گے مگر زنا کاری، ریشم پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے اور موسیقی کو جائز سمجھیں گے حالانکہ ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں لفظ معازف سے مراد ہے ہر قسم کی سریلی اور پرکشش آواز جسے سن کر لوگ جھوم اٹھیں مثلاً سارنگی، بانسری، ڈھول، ڈگڈگی اور باجے وغیرہ، یہاں تک کہ گھنٹی کی آواز بھی انہیں آوازوں میں شامل ہے، اسلئے کہ رحمت عالم ﷺ کا ارشاد ہے "الجرس مزامیر الشیطان" ۴ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

یہ حدیث گھنٹی کی آواز کی حرمت پر دلیل ہے، چونکہ اس زمانہ میں لوگ اس گھنٹی کو اپنے چوپایوں کی گردنوں میں اسلئے باندھ دیا کرتے تھے کہ یہ اپنی شکل وصورت میں نصاریٰ کی اس ناقوس کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جسے وہ اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی اور مذہبی تقریبات کے موقعہ پر بجایا کرتے تھے، لیکن ہمارے اس دور میں اگر گھنٹی کی سخت ضرورت ہو تو (Bird Bell) سے کام لیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) امام شافعیؒ کے حوالہ سے کتاب القضاء میں منقول ہے کہ (الغناء لهو، مكروه ،يشبه الباطل ،من استكثر منه فهو سفيه ترد شهادته) گانا بجانا، ایسا مکروہ لہو لعب ہے جو حرام کے مشابہ ہے، کثرت کے ساتھ گانا سننے والا بے وقوف ہے اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی۔

حوالہ

۱ لقمان ۶ ۲ الاسراء ۶۴

۳ صحيح بخاری مع الفتح كتاب الاشربة باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه ۱۰/ ۵۱

ابو داؤد كتاب اللباس باب ما جاء في الخمر ۴/ ۱۵ وغيرهم رواه الترمذی والدارمی.

۴ صحيح مسلم كتاب اللباس والزينة باب كراهة الكلب والجرس فی السفر ۳/ ۱۶۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور حاضر کے گانے

آج کل شادی، بیاہ اور دیگر تقریبات کے انعقاد پر پیش کئے جانے والے گانے اور ریڈیو و ٹیلی ویژن پر نشر کئے جانے والے اکثر و بیشتر گانے، عشق و محبت، بوس و کنار، محبوب سے ملاقات، معشوق کے جسم و چہرہ و خد و خال کی خوبصورتی کے تذکرے کے علاوہ جنسی معاملات (Sex) سے بھرپور ہوتے ہیں۔

اس قسم کے گانوں سے نوجوانوں کے جذبات بھڑکتے ہیں، ان کا جوش جوانی انگڑائی لینے لگتا ہے، جوانی کا خاموش طوفان ان کے دلوں میں ہلچل مچانے لگتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ اخلاق و کردار برباد کر بیٹھتے ہیں اور فحاشی کے سیلاب میں بہہ جاتے ہیں۔

نیز اسٹیج پر جب گلوکارہ اور گلوکارائیں گانے اور موسیقی پیش کرنے کیلئے اکٹھا ہوتے ہیں تو صحیح معنوں میں یہ گانے اور موسیقی کی آڑ میں اور اسٹیج اور فن کے نام پر لوگوں کے مالوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، اور پھر اس حرام کی کمائی سے یوروپ اور مغربی ممالک میں عالیشان بنگلے اور کاریں خرید کر عیش کی زندگی گزارتے ہیں۔

ان کے یہ مخرب اخلاق گانے اور فلمیں قوم کے لوگوں کے اخلاق و کردار کا ستیا ناس کر دیتے ہیں۔ شرم و حیا کا جنازہ نکال دیتے ہیں بلکہ اب تو یہ مشاہدہ ہے کہ اس وقت نئی نسل کا ایک بڑا طبقہ گانے بجانے میں اس قدر گم ہو چکا ہے کہ ان کے دل میں اللہ کی محبت کی جگہ مغنیوں (گانے اور ناچنے والے اداکاروں) کی محبت نے پہرا بیٹھا رکھا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ۱۹۶۷ء میں مسلمان جب صیہونیوں سے لڑائی کیلئے میدان میں نبرد آزما تھے تو اس وقت ریڈیو اناؤنسر نے مسلمان فوجیوں کے اندر شجاعت و بہادری اور ہمت و حوصلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرنے کیلئے یہ اعلان کیا تھا کہ "آپ اپنے قدموں کو تیزی اور جوانمردی سے بڑھاتے چلے جائیں، اسلئے کہ دلوں کو گرمانے اور ان میں جوش و ترنگ بھرنے کیلئے فلاں اور فلاں گلوکارائیں تمہارے ساتھ ہیں، جب تک یہودی ظالموں کو زبردست شکست نہیں ہو جاتی آپ جوش و ترنگ میں مست ہو کر پیش قدمی جاری رکھیں۔"

صحیح معنوں میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کے جذبہ جہاد کو ابھارنے کیلئے وہ طریقہ استعمال کیا جاتا جسے اسلامی جنگوں میں صحابہ کرام اور اسلاف عظام استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ کہا جاتا کہ "اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے بہادری سے آگے بڑھو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ (سیرو افا للہ معکم بمعونتہ)

اور اس جنگ میں ایک (مصری) گلوکارہ نے اعلان کیا کہ جب ہم فتح یاب ہو گئے تو میرا وہ ماہانہ پروگرام جو اب تک قاہرہ میں منعقد ہوتا تھا اب کی بار تل ابیب میں منعقد ہو گا۔ جبکہ جنگ میں فتح پانے کے بعد یہودی بیت المقدس میں " حائط المبکی" (دیوار گریہ) کے پاس اس سے چمٹ کر اس عظیم کامیابی پر اللہ کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔

دورِ حاضر کے گانوں اور قوالیوں میں فحاشی اور بے حیائی کے علاوہ شرک و بدعات کی بھرمار ہوتی ہے۔ ذرا اس شعر پر غور فرمائیں ۔

وقیل کل نبی عند رتبتہ　　　یا محمد ھذا العرش فاستلم

ہر نبی کا ایک مقام و مرتبہ ہے، اور اے محمد ﷺ یہ عرش ہے اسکے مالک آپ بن جائیں۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر　　　اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

یقیناً یہ اور اس قسم کے اشعار اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر صریح جھوٹ اور الزام باندھتے ہیں اور حقیقت کو جھٹلاتے ہیں اسلئے ہمیں گانے بجانے، عرس و قوالی اور شرکیہ و فحش اشیاء سے سختی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانے بجانے سے بچاؤ کا طریقہ

گذشتہ سطور میں آپ نے گانے بجانے کی حرمت و مضرت کو ملاحظہ فرمالیا، اسلئے اب ضروری ہے کہ ایسی نقصان دہ چیزوں سے بچنے کی تدبیر بھی جان لیں۔

(۱) پہلی تدبیر تو یہ ہے کہ "ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہونے والے گانے سننے سے ممکن حد تک بچا جائے خاص طور سے فحش اور موسیقی کے ساتھ گائے جانے والے گانوں سے سختی سے دور رہیں۔

(۲) گانے بجانے سے دور رہنے کی سب سے اہم اور بہتر تدبیر یہ ہے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت سے اپنے آپ کو مزین کریں، خاص طور سے سورۃ بقرہ ضرور پڑھیں اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے° ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیه سورة البقرة رواه مسلم ۵

شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یا ایھالناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمة للمؤمنین ۶

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی (یعنی قرآن) اور دلوں میں جو بیماریاں ہیں ان کی دوا، اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۳) کثرت سے نبی کریم ﷺ کی سیرت اور آپ کے اوصاف کریمانہ کا مطالعہ کیا جائے اور صحابہ کرامؓ کے واقعات پڑھے جائیں۔ ۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز گیت اور گانے

عید کے دن خوشی و مسرت سے اچھی گیتیں اور عمدہ گانے گانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دلیل کے طور پر نبی رحمت ﷺ کا فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

عن عائشة ؓ قالت دخل رسول الله ﷺ عليها وعندها جاريتان تضربان بدفين (وفي رواية جاريتان تغنيان) فانتهرهما ابو بكر فقال ﷺ دعهن فان لكل قوم عيد وان عيدنا هذا اليوم. (رواه البخاري) ۸

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے یہاں رسول اللہ ﷺ عید کے دن تشریف لائے، اس وقت دو بچیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ گا رہی تھیں۔ ابو بکرؓ نے انہیں ڈانٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو (گانے دو) یقیناً ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

(۲) عید کے علاوہ شادی کا دن آدمی کیلئے انتہائی مسرت و خوشی کا دن ہوتا ہے۔ اس دن بھی دف بجا کر گانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسلئے کہ اس طرح سے نکاح کا اعلان ہوگا اور لوگ نکاح اور شادی کی طرف مائل بھی ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " **فصل ما بين الحلال والحرام ضرب الدف والصوت في النكاح**." ۹ **صحيح رواه احمد**

نکاح کے وقت حلال و حرام کے درمیان بڑا فرق دف بجانا اور اعلان کرنا ہے لیکن یہ دف بچیوں کیلئے مخصوص ہے مردوں کو اس کی اجازت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) کسی اہم کام اور مہم سر کرنے کیلئے لوگوں کو جوش و جذبہ دلانے کی خاطر اسلامی اشعار و ترانے اور نظموں کو پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ خندق کی کھدائی کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہؓ کے چند اشعار پڑھے تھے، جن سے صحابہ کرامؓ کے جوش و ترنگ اور جذبۂ جہاد میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

اللهم لا عيش الا عيش الآخرة　　فاغفر للانصار و المهاجرة

اے اللہ! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

انصارؓ و مہاجرینؓ نے اس کے جواب میں کہا

نحن الذين بايعوا محمداً

على الجهاد ما بقينا ابداً

ہم وہ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کیلئے جب تک کہ باقی رہیں محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ اس موقعہ پر رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ خود مٹی کی کھدائی کر رہے تھے اور بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

اللهم لو لا انت ما اهتدينا　　و لا تصدقنا و لا صلينا

فانزلن سكينة علينا　　و ثبت الاقدام ان لاقينا

ان الاولىٰ رغبوا علينا　　و ان ارادوا فتنة ابينا

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکینت نازل فرما اور اگر ٹکراؤ ہو جائے تو ہمارے قدم ثابت رکھ، انہوں نے ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکایا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی فتنہ چاہا تو ہم ہرگز سر نہیں جھکائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اشعار صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور وہ فرماتے ہیں آپ ﷺ ان اشعار کے آخری الفاظ کھینچ کر کہتے تھے ابینا۔ ۱۰

(۴) وہ اشعار، نظمیں، نعتیں اور نغمے گنگنانا جائز ہے۔ جن میں اللہ کی وحدانیت اور کبریائی کا گن گایا گیا ہو۔ یا جن میں نبی کریم ﷺ کے فضائل و محاسن اور عمدہ اوصاف بیان کئے گئے ہوں۔ جن میں اللہ کے راستہ میں جہاد کی دعوت دی گئی ہو۔ جس سے اسلام پر ثابت قدمی اور عمدہ اخلاق و کردار کا سبق ملتا ہو۔ مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت اور ہمدردی کی راہ دکھائی گئی ہو۔ اسلام کی اہم اور بنیادی خوبیوں کا ذکر ہو اور اس کے علاوہ اسلامی طریقہ پر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا گیا ہو تو ایسے اشعار، گیتیں، اور نظمیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ بہتر ہے۔ ۱۱

(۵) عید اور نکاح کے موقعہ پر آلات موسیقی میں سے عورتوں کیلئے دف بجانا جائز ہے۔ مردوں کیلئے بالکل جائز نہیں اور ذکر و اذکار میں تو دف بجانا بالکل جائز نہیں ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں ایسا کبھی نہیں کیا اور نہ صحابہؓ کرام نے ایسا کیا، لیکن افسوس کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کرامؓ سے ثابت نہ ہونے کے باوجود بعض صوفیاء حضرات ذکر الٰہی کے درمیان دف بجانا جائز سمجھتے ہیں، اور اسے سنت کا درجہ دیتے ہیں، حالانکہ یہ ایک صریح بدعت ہے۔

بدعت سے متعلق رسول اکرم ﷺ کی صاف اور دو ٹوک حدیث موجود ہے جو عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا" ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة "(رواہ الترمذی وقال حسن صحیح) ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبردار! دین میں نئے کاموں سے بچو، اسلیئے کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

حوالہ

۵ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین وقصرہا باام استحباب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازہا فی المسجد ۱/۵۳۸ ۶ یونس ۵۷ ۷ رسول کریم ﷺ کی سیرت کے مطالعہ کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا، رحمۃ للعالمین ﷺ قاضی سلیمان منصورپوری، پیغمبر عالم ﷺ مولانا عبدالمبین منظر، رسول رحمت ﷺ مولانا ابوالکلام آزاد، الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، رحمت عالم سید سلیمان ندوی، رہبر کامل عبدالمجید اصلاحی، سیرۃ النبی ﷺ شبلی نعمانی، محسن انسانیت نعیم صدیقی، سیر الصحابہ، اور تاریخ اسلام نجیب آبادی وغیرہ۔ ۸ صحیح بخاری مع الفتح کتاب العیدین باب سنۃ العیدین لاھل الاسلام ۲/۴۴۵ ۹ صحیح رواہ احمد فی مسندہ ۱۰ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الجھاد باب حفر الخندق ۶/۴۶ و باب الرجز فی الحرب و رفع الصوت فی حفر الخندق ۶/۱۶۱ و فی المغازی باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب ۷/۲۹۳ و صحیح مسلم کتاب الجھاد والسیر باب غزوۃ ذعاقرد وغیرھا ۳/۳۲ ۱۱ اسلامی اشعار کی ذریعہ توحید کا عقیدہ اور نبی کریم ﷺ کی محبت کو سمجھنے کیلئے ہمارے ہندوپاک میں حمد ونعت کی بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر اکثر وبیشتر کتابیں غلو کا پلندہ اور خرافات کا مجموعہ ہیں، اسلئے حمد اور خصوصا نعت کی کتابیں بڑے احتیاط سے خریدنی چاہیے اور خریدنے کے بعد کسی اچھے سلفی عالم کو دکھالینی چاہیے تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے، چند کتابوں کے نام یہ ہیں جنھیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ فوائد ہیں۔ علمی طبقہ کیلئے فضا ابن فیضی کی سرشاخ طوبیٰ، علامہ حالی کی مسدس اور انجم جمال اثری، عبدالعلیم ماہر، شاکر گیاوی، عبدالمبین منظرؒ اور مجاز اعظمی کی نظمیں اور نعتیں حددرجہ مفید ہیں۔ ۱۲ صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوٰۃ و الخطبہ ۲/۵۹۲۔ یہ حدیث عرباض بن ساریہؓ کی ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔ ابوداؤد کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ ۴/۲۰۱۔ جامع ترمذی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوٹو اور مجسمے اسلام کی نظر میں

اسلام نے لوگوں کو سب سے پہلے توحید کی دعوت دی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر بزرگوں، ولیوں اور نیک بندوں کی عبادت سے منع کیا ہے۔ جن کی شکلیں بتوں، مجسموں اور تصاویر کی صورت میں موجود تھیں اور اسلامی دعوت کا یہ طریقہ اس وقت سے چلا آرہا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں اور نبیوں کو بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت ۱

اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر (یہ حکم دے کر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچتے رہو۔ ان مجسموں کا ذکر سورہ نوح میں بھی ہے کہ وہ لوگ جن مجسموں کی عبادت کرتے تھے وہ ان کے بزرگ اور صالح لوگ تھے۔

وقالوا لا تذرن آلھتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسراً ۔ ۲

اور وہ قوم نوح کے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور نہ سواع، اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

امام بخاریؒ نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے اس آیت کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ "یہ قوم نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں، جب ان کی موت واقع ہو گئی تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اپنے بیٹھنے اور آرام کرنے کی جگہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے مجسمے تیار کر کے رکھ دو، اور ان بزرگوں کے نام پر ان مجسموں کا نام رکھ دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا البتہ اس وقت ان کی عبادت نہیں کی۔ اس کے بعد جب یہ لوگ بھی فوت ہو گئے اور ان کے مجسموں کی حقیقت کو جاننے اور انہیں نصب کرنے والے سب ختم ہو گئے تو بعد میں آنے والی نسل نے ان کی عبادت شروع کر دی۔ ۳

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ غیر اللہ کی عبادت کا اولین سبب بزرگوں اور ولیوں کے مجسمے ہی بنے ہیں۔ اب اکثر لوگ اس قسم کے مجسمے اور خصوصاً فوٹو جائز سمجھتے ہیں، اور ایسا صرف اسلئے کرلیتے ہیں کہ موجودہ دور میں ان مجسموں کو عبادت نہیں کی جاتی، حالانکہ ان کا یہ نظریہ کئی وجوہ سے قابل رد ہے۔

(۱) تصویروں اور مجسموں کی پوجا تو موجودہ دور میں بھی ہو رہی ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ عیسائیوں کے گرجا گھروں میں عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کی تصویروں کی عبادت کی جاتی ہے اور یہ لوگ تو صلیب کے سامنے بھی عبادت کی غرض سے گردن جھکا لیتے ہیں۔

(۲) مارکیٹ اور بازار میں عیسیٰ اور مریم علیہ السلام کی تختیاں اور طغرے انتہائی خوبصورت اور منقش انداز میں بنائے (بھاری قیمت میں فروخت کی جاتی ہیں اور عقیدت مند لوگ انہیں خرید کر گھروں میں بغرض عبادت و تعظیم لٹکا دیتے ہیں ہمارے ملک ہندوستان میں گنیش، رام اور سیتا، کرشنا اور سائیں بابا کی تصویریں بھی بکتی ہیں اور لوگ انہیں خرید کر لٹکاتے اور پوجتے ہیں۔

(۳) وہ ممالک جو مادی لحاظ سے تو ترقی یافتہ ہیں مگر روحانی لحاظ سے زوال یافتہ ہیں ان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رواج ہے کہ وہ اپنے وفات پاجانے والے بزرگوں اور قومی لیڈروں کی تصویروں اور مجسموں کے سامنے سے تعظیماً ننگے سر گزرتے ہیں اور جھک کر سلام کرتے ہیں جیسا کہ امریکہ میں جارج واشنگٹن کے مجسمے اور فرانس میں نپولین کے مجسمے، روس میں لینن اور اسٹالن کے مجسمے (ہمارے ہندوستان میں گاندھی اور امبیڈکر کے مجسمے) اور بلند و بالا تصویریں شاہراہوں پر بنی ہوئی ہیں اور گزرنے والے ان کے سامنے جھکتے ہیں۔

شاید اسی طور طریقہ سے متاثر ہو کر بعض عرب ممالک نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا ہے اور اس طرح یہ لوگ کفار کی تقلید کر رہے ہیں اور اپنی سڑکوں پر مجسمے نصب کر رہے ہیں اور مسلسل بقیہ عرب اسلامی ممالک میں مجسمے نصب ہو رہے ہیں۔

ضروری ہے کہ یہ سرمایۓ جو تصویروں اور مجسموں پر خرچ کیے جا رہے ہیں مساجد مدارس کی تعمیر، اسپتالوں کے قیام، اور دوسرے بہت سارے رفاہی وفلاحی اداروں وجمیعتوں کے قیام میں خرچ کیے جائیں تاکہ ان کا فائدہ ہمیشہ ہمیش کیلئے باقی رہے۔ البتہ اگر اپنے قائدین اور رہنماؤں سے اتنی عقیدت ہے تو مساجد و مدارس، اسپتالوں یا دیگر فلاحی کاموں کی عمارتیں مکمل کرنے کے بعد انہیں ان کی طرف منسوب کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) اگر ایسا نہ کیا گیا تو لوگ ایک عرصہ گزرنے کے بعد ان مجسموں کے سامنے سر نگوں ہونا شروع کر دیں گے۔ جیسا کہ ترکی اور دوسرے یوروپی ممالک میں ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کیا تھا۔ انہوں نے ابتدا میں اپنے بزرگوں اور رہنماؤں کے مجسمے تیار کیۓ اور پھر بعد میں ان کی عبادت کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طوفان کے عذاب میں ہلاک کر دیے گئے۔

(۴) نبی کریم ﷺ نے مجسموں اور بلند قبروں کو گرانے کا حکم دیا ہے۔

عن ابی الهیاج الاسدیؒ قال قال لی علی بن ابی طالبؓ الا ابعثك علىٰ ما بعثنی رسول الله ﷺ ان لا تدع تمثالاً الا طمسته ولا قبراً مشرفاً الا سویته. ٤

حضرت ابوالہیاج اسدیؒ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی ابن طالبؓ نے فرمایا! کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ تمہیں جو بھی مجسمہ (بت) نظر آئے اسے توڑے بغیر نہ رہنا، اور ہر اونچی اور بلند قبر کو توڑ کر عام قبروں کے برابر کر دینا۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں " ولا صورة الاطنحتها" ٥ اور جو تصویر دیکھنا اسے مٹا دینا۔

حوالہ

۱ النحل ٣٦ ٢ نوح ٢٣

۳ صحیح بخاری مع الفتح کتاب التفسیر سورۃ نوح باب ودا ولا سوا عا ولا یغوث و یعوق ٦٦٨/٨

٤ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الامر بتسویة القبر ٦٦٦/٢

٥ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الامر بتسویة القبر ٦٦٧/٢

٦ رواه البخاری

٧ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الادب باب الانبساط الی الناس ٥٢٦/١٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز فوٹو اور مجسمے

(۱) درخت، ستارے، سورج، چاند، ندی، نالے، پہاڑ و پتھر دریاؤں اور سمندروں کے خوشنما مناظر، صحرا و جنگلات کے دلفریب و دلکش نظارات، باغات و ہریالیاں، درختوں کی جھومتی ہوئی ڈالیاں، پھول اور کلیاں وغیرہ، بیت اللہ (خانہ کعبہ) مسجد نبویؐ، مسجد اقصیٰ ، اور دوسرے مقام مساجد کی تصادیر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ ان میں انسانوں اور جانداروں کی تصویریں نہ ہوں۔

دلیل کیلئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول کافی ہے " ان كنت لا بد فاعلاً فاصنع الشجر ومالا نفس له" (رواه البخاری) ٦

اگر تمہیں تصویر بنانا ہی ہے تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

(۲) شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس یا اس قسم کے دوسرے ضروری کاموں کیلئے فوٹو نکالا جاسکتا ہے۔

(۳) چوروں، اچکوں، قاتلوں اور مجرمین کی تصویریں شائع کرنا تاکہ انہیں گرفتار کر کے ان سے قصاص لیا جاسکے۔ ایسے ہی طبی علوم میں حسب ضرورت تصویر کھینچانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) چھوٹی بچیوں کیلئے گھروں میں گڑیا بنانا جائز و درست ہے۔ جنہیں وہ کپڑے پہنائیں گی، ان کی صفائی ستھرائی کریں گی اور انہیں سلائیں گی۔ بچیوں کو تعلیم و تربیت دینے کیلئے ایسا کرنا بہتر ہوگا۔ اس لحاظ سے کل جب وہ ماں بنیں گی تو اپنی ذمہ داریاں نبھاسکیں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عن عائشةؓ قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم" ۷

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ میں بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ البتہ بچیوں کیلئے بازار سے ایسی گڑیا لانا جس میں ننگی تصویریں ہوں درست نہیں ہے کیونکہ وہ اس سے اسی قسم کا گندا سبق بھی سیکھیں گی اور اس سے معاشرہ خراب ہوگا اور ایسی صورت میں غیر مسلم ممالک میں ہماری کرنسی بھی منتقل ہوگی جو غیر مسلموں، یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے اسلام کے دشمنوں کیلئے قوت کا سبب بنے گی۔ اسلئے ان اجنبی کھلونوں سے قطعی طور پر پرہیز کرنا چاہئے۔ بلکہ صرف اسلام کے دائرہ میں رہ کر کھلونے اور دوسری چیزوں کا انتظام کرنا چاہئے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا سگریٹ پینا حرام ہے؟

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سگریٹ، بیڑی، حقہ اور تمباکو کا وجود گرچہ نہیں تھا مگر اسلام کے عام اصول کے تحت ہر وہ چیز حرام ہو گی جو جسمانی لحاظ سے نقصان دہ اور پڑوسی کیلئے تکلیف دہ ہو یا اس سے پیسہ کی بربادی ہو، سگریٹ اور تمباکو کی حرمت پر چند آیات و احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱ . ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث

اللہ تعالیٰ مفید اور پاکیزہ چیزیں ان کیلئے حلال کرتا ہے اور مکروہ و پلید (ناپاک اور گندی) چیزیں ان پر حرام کرتا ہے۔ سگریٹ، خبیث، نقصان دہ اور بدبودار ہے سگریٹ اور تمباکو کی بدبو سے کون نہیں واقف ہے؟

۲ . ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکة اور تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ سگریٹ سے کینسر اور ٹی بی جیسے خطرناک مرض پیدا ہوتے ہیں اور پھر فرمایا گیا ولا تقتلوا انفسکم ۳ اور تم اپنا خون نہ کرو جبکہ اس خطرے کی گھنٹی کی آواز ہر شخص سن چکا ہے کہ تمباکو انسان کے پھیپھڑے کو خراب کر دیتا ہے اور دھیرے دھیرے انسان کی موت کا سبب بن جاتا ہے۔

شراب کے نقصانات سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔" واثمھما اکبر من نفعھما " اور ان کا نقصان ان کے فائدہ سے زیادہ ہے۔

جبکہ تمباکو اور سگریٹ میں نقصان کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ۔ ۵

اور فضول خرچ بالکل نہ کرو، یقیناً فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔اور یہ بات تو واضح ہے کہ سگریٹ بیڑی اور تمباکو کا استعمال فضول خرچی اور شیطان کا عمل ہے۔

رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے " لا ضرر ولا ضرار " ۶ ترجمہ۔نہ خود نقصان اٹھاؤ نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچاؤ ۔

جبکہ سگریٹ نوشی سے اپنے آپ کو جسمانی و مالی ہر دو لحاظ سے زبردست نقصان پہنچتا ہے،اور بغل میں یا سامنے بیٹھنے والے کو تکلیف ہوتی ہے۔

" کتب معاویۃؓ الی مغیرۃ بن شعبۃؓ ان اکتب الی بشئی من النبی ﷺ فکتب الیہ سمعت النبی ﷺ یقول : ان اللہ کرہ لکم ثلاثاً ،قیل وقال ،واضاعۃ المال ،وکثرۃ السؤال " ۷

حضرت امیر معاویہؓ نے ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس لکھ بھیجا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر بھیجو جسے تم نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے تو اس کے جواب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔(۱) فضول بکواس کرنا (۲) مال برباد کرنا (۳) زیادہ سوال کرنا۔جبکہ سگریٹ پینے سے مال کا برابر ضیاع ہے۔ ان کا پینے والا اللہ کا نافرمان ہے۔

" عن ابی ہریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : کل امتی معافی الا المجاہرین . متفق علیہ " ۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا : میری تمام امت کیلئے معافی ہے سوائے اعلانیہ گناہ کرنے والوں کیلئے اور بلا شبہ سگریٹ پینے والے اعلانیہ (کھلم کھلا) گناہ کرتے ہیں اور دوسروں کو اس منکر کام کی ترغیب دیتے ہیں۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يوذ جاره . رواه البخاری ۹

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

اور سگریٹ کی بدبو بیوی بچوں اور احباب اور پڑوسیوں سبھی کو نقصان پہنچاتی ہے، خاص طور سے اللہ کے فرشتوں اور مصلیوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے

محترم قارئین! مذکورہ تمام دلائل بیڑی سگریٹ وغیرہ کی حرمت کی واضح دلیل ہیں شریعت میں ان کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حوالہ

۱ اعراف ۱۵۷ ۲ البقرہ ۳ سورہ نساء ۲۹ ۴ البقرہ ۲۱۹ ۵ الاسراء ۲۷ ۶ صحیح رواہ احمد فی مسندہ ۷ صحيح بخاری مع الفتح كتاب الزكوٰة باب قول الله تعالى " لا يسالون الناس الحافاً" ۳/۳۴۰ و مسلم كتاب الاقضية باب النهي عن كثرة المسائل من غيره حاجة ۳/۱۳۴۱

۸ رواه البخاری فی كتاب الادب باب سترة المومن علىٰ نفسه ۱۰/۴۸۶ و مسلم كتاب الزهدوالرقائق باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه ۴/۲۲۹۱

۹ صحيح بخاری كتاب الادب باب من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يوذ جاره ۱۰/۴۴۵ . و فی اكرام الضيف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی بڑھانا ضروری ہے

داڑی بڑھانا، مونچھیں کتروانا، یہ اسلام کی اہم تعلیم ہے، مگر چونکہ شیطان نے امت کو گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے اسلئے اس کے اس ٹھیکہ اور دھمکی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے" ولآمرنهم فليغيرن خلق الله"

ترجمہ : اور میں (شیطان) لوگوں کو حکم دونگا کہ میرے کہنے پر اللہ کی ساخت اور بناوٹ میں تبدیلی کریں۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ داڑھی کاٹنا یا منڈانا، اللہ کی پیدا کردہ چیز اور بنائی ہوئی شکل و صورت میں اس کی مرضی کے خلاف تبدیلی کرنا ہے جو سراسر شیطان کی اطاعت اور رحمٰن کی نافرمانی ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ جزو ۱ الشوارب وأرخوا اللحیٰ، خالفوا المجوس . رواه مسلم ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھ کو کاٹو، داڑھی بڑھاؤ اور مجوس و کفار کی مخالفت کرو۔

عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب،واعفاء اللحية،والسواك،واستنشاق الماء،وقص الاظافر،وغسل البراجم،ونتف الابط،وحلق العانة،وانتقاص الماء،قال مصعب ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة . (رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ (۱) مونچھیں کٹوانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) صفائی کی خاطر ناک میں پانی چڑھانا (۵) ناخن کاٹنا (۶) انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کو دھونا، (۷) بغل کے بال اکھیڑنا (۸) زیر ناف کے بال تراشنا، (۹) استنجا لینا۔ زکریا فرماتے ہیں کہ مصعب بن ابی شیبہ نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کہ وہ کلی کرنا ہی ہو گی۔

معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا ایک فطری کام ہے، اور اس کا کاٹنا مونڈنا فطرت کو مسخ کرنا ہے، جو کہ حرام ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء با الرجال. (رواہ البخاری) ۴

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

آپ دیکھتے ہوں گے کہ داڑھی مونڈنے سے آدمی کس قدر عورتوں کے مشابہ ہو جاتا ہے اس طرح کے کام سے انسان اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنے آقاؤں اور شہنشاہوں کے کہنے پر داڑھی مونڈ دیا تھا اور مونچھیں بڑھالی تھیں انہیں خطاب کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکننی امرنی ربی عزوجل ان أعفی لحیتی وأن أقص شاربی ۵ (حسن رواہ ابن جریر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لیکن میرے رب ذوالجلال نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھ کتروانے کا حکم دیا ہے۔

اب آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ داڑھی بڑھانا اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا حکم ہے۔ لہٰذا داڑھی بڑھانا، مونچھیں کتروانا واجب اور ضروری ہے۔ اس کا تارک گنہ گار ہوگا۔

حوالہ

۱ سورۃ النساء ۱۱۹

۲ صحیح مسلم کتاب الایمان باب خصال الفطرۃ ۱/۲۲۲

۳ صحیح مسلم کتاب الایمان باب خصال الفطرۃ ۱/۲۲۳

مؤلف نے صرف ۵ پانچ فطرتیں بیان کیا ہے مگر ہم افادہ کی خاطر پوری حدیث نقل کر رہے ہیں، حالانکہ داڑھی اور مونچھوں والا جملہ ہی اصل مقصود ہے۔

۴ صحیح بخاری مع الفتح کتاب اللباس باب المتشبهون بالنساء و المتشبهات بالرجال ۱۰/۳۳۲

۵ حسن. رواہ ابن جریر الطبری.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا

جب کسی شخص کو دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنی ہو تو اسے چاہئے کہ مندرجہ ذیل وصیتوں پر عمل کرے، انشاءاللہ ہر طرح سے کامیاب ہو گا۔

(۱) اپنے ماں باپ کو ادب واحترام سے بلاؤ ، عاجز ہو کر بھی انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں ڈانٹو اور جھڑکو اور ان سے ہمیشہ بھلی اور اچھی بات کرو۔

(۲) والدین جب تک اللہ کی اطاعت میں رہ کر تمہیں کسی چیز کا حکم دیں، تم اسے فوراً بجا لاؤ اور مانو، البتہ اگر ان کا حکم ماننے سے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو تو ان کا حکم نہ مانو، اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ کا بتایا ہوا اصول ہے کہ "کسی مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی نہیں کی جائے گی"

(۳) والدین کے ساتھ نرمی و شفقت کا رویہ اختیار کرو، غضبناک اور ترش رو ہو کر ان کے سامنے نہ جاؤ، نہ ہی انہیں غصہ سے گھور کر دیکھو۔

(۴) اپنے ماں باپ کے مال و عزت و آبرو اور ان کے شرف و کمال، شہرت و نیک نامی کے امین بنیں اور کوئی چیز ان اجازت کے بغیر نہ لیں۔

(۵) ان کی اجازت یا ان کے حکم کا انتظار کئے بغیر ہر وہ کام کر ڈالیں جس سے انہیں دلی مسرت ہوتی ہو ، مثلاً ان کی خدمت کرنا ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، اور علم حاصل کرنے میں خوب محنت کر کے ترقی پالینا وغیرہ۔

(۶) ہر کام کرنے سے پہلے ان سے مشورہ کریں، اگر کوئی کام کسی وجہ سے بگڑ جائے یا ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکم کے خلاف ہو جائے تو ان سے معافی مانگ لیا کریں۔

(۷) ماں باپ جب تمہیں کسی کام کیلئے بلائیں تو مسکراتے ہوئے روشن چہرہ کے ساتھ جی والد محترم، والدہ محترمہ، ہاں امی جی، ابو جان، کہہ کر جواب دیں اور ممی ڈیڈی، پاپا یا ماما یا اس قسم کے دوسرے الفاظ جو غیر مسلموں کے رائج کردہ ہیں ان کا استعمال نہ کریں

(۸) ان کے دوست، احباب اور رشتہ داروں کا احترام کریں، انکی زندگی میں بھی اور مر جانے کے بعد بھی۔

(۹) ماں باپ کیساتھ لڑائی جھگڑا ہرگز نہ کریں اور کسی بھی معاملہ میں انہیں قصوروار نہ ٹھرائیں اور اپنے نظریہ کی وضاحت ان کے سامنے انتہائی ادب کے ساتھ کریں۔

(۱۰) کسی بھی کام میں اپنے ماں باپ کا مقابلہ نہ کریں، ان سے بغض و عناد نہ رکھیں۔ ان کے سامنے کڑک کر نہ بولیں، بلکہ بڑے ادب واحترام کے ساتھ خاموش ہو کر ان کی باتیں سنیں اور والدین کی خوشی کی خاطر اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی کو پریشان نہ کریں۔

(۱۱) والدین جب گھر میں داخل ہوں تو اٹھ کر ان کا استقبال کریں، مصافحہ کریں اور ان کے سر کا بوسہ کریں۔

(۱۲) آپ گھریلو کاموں میں اپنی والدہ کا ہاتھ بٹائیں اور اسی طرح لڑکے والد کا ہاتھ بٹانے میں بھی کوتاہی نہ کریں۔

(۱۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر کوئی سفر نہ کریں، خواہ وہ سفر کتنا ہی اہم ہو، اور اگر کسی وجہ سے چلے بھی گئے۔ تو ان سے فوراً معذرت طلب کر لیں۔ اور گھر سے دور سفر یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردیس میں ہونے کی صورت میں خط اور ممکن ہو تو ٹیلیفون سے ضرور باضرور رابطہ قائم رکھیں۔

(۱۴) ان کے کمرہ میں بغیر اجازت نہ داخل ہوں، خاص طور سے آرام کرنے اور سونے کے وقت میں۔

(۱۵) اگر آپ کو سگریٹ بیڑی کی عادت ہو چکی ہے تو ان کے سامنے ہرگز نہ پئیں، اور کوشش کرکے یہ عادت بہت جلد چھوڑ دیں، یہ ایک بری عادت ہے

(۱۶) والدین سے پہلے کوئی چیز خود نہ کھائیں، بلکہ پہلے انہیں کھلائیں، اور اچھے اور بہترین قسم کا کھانا و مشروب ان کو دیں۔

(۱۷) ان کی طرف جھوٹ کبھی نہ منسوب کریں، اگر ان سے کوئی کام خراب ہو جائے تو انہیں لعن طعن نہ کریں۔

(۱۸) ماں باپ پر بیوی بچوں کو فوقیت اور ترجیح نہ دیں، ہر کام میں ان کی رضامندی ضرور حاصل کریں، اسلئے کہ جب ماں باپ خوش رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش رہتا ہے اور جب ماں باپ ناراض رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ناراض رہتا ہے۔

(۱۹) ماں باپ سے اعلیٰ (اونچی) اور بہترین جگہ خود نہ بیٹھیں اور جب تک وہ بیٹھے رہیں آپ ادب واحترام سے بیٹھیں، پاؤں پھیلا کر فخریہ انداز میں نہ بیٹھیں۔

(۲۰) آپ کتنی ہی بڑی پوسٹ اور عہدہ پر کیوں نہ پہنچ جائیں، اپنے نام کا انتساب باپ کی طرف کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ کریں، اور بھلائی کے کاموں میں ان کی نافرمانی سے بچیں اور ہر قسم کی دل آزاری سے پرہیز کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱) ماں باپ کے ساتھ کچھ خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری کنجوسی کی شکایت دوسروں سے کرنے لگیں اور تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ نیز اگر تم اپنے ماں باپ کے ساتھ بخالت اور کنجوسی سے کام لوگے۔ تو کل تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ ایسا کرے گی۔ مثل مشہور ہے "جیسا کروگے ویسا بھروگے"

(۲۲) والدین کی زیارت بہ کثرت کیا کرو، انہیں تحفے تحائف پیش کیا کرو، خاص طور سے تمہاری پرورش میں جس طرح انہوں نے تکلیفیں برداشت کی ہیں اس پر تمہیں ہمیشہ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اس کا تجربہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت سے خوب ہو سکتا ہے۔

(۲۳) لوگوں میں تمہاری بھلائی اور حسن کردار کا سب سے زیادہ مستحق تمہاری ماں ہے، پھر باپ ہے اور اس حقیقت کو اچھی طرح جان لو کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(۲۴) ماں باپ کی نافرمانی اور ان کے غیظ وغضب سے بچو، ورنہ تم دنیا و آخرت میں بد بخت ہو جاؤگے، اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج اگر تم اپنے ماں باپ کی ناقدری کروگے تو کل تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گی

(۲۵) جب امی ابو سے کوئی چیز طلب کریں تو نہایت ادب واحترام سے طلب کریں، اگر وہ آپ کی مانگی مراد اور مطلوبہ چیزیں دے دیں تو ان کا شکریہ ادا کریں، اور وہ معذرت کریں تو ان کی معذرت قبول کرلیں۔ انہیں بار بار مختلف چیزوں کا تقاضا کرکے پریشان نہ کریں۔

(۲۶) جب آپ خود کمانے کے لائق ہو جائیں تو اپنے والدین کا ہاتھ بٹائیں اور انہیں آرام کا موقع دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) جب تمہارے والدین کا تمہاری بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے انتہائی احسن (بہتر) طریقہ پر سلجھانے کی کوشش کریں اور ہر ایک کو دوسرے کے بتائے بغیر تحفے وغیرہ پیش کریں، اسلئے کہ ماں باپ اور بیوی کے حقوق اللہ کی طرف سے مقرر ہیں۔

(۲۸) جب تمہارے والدین کا تمہاری بیوی سے اختلاف ہو جائے اور بیوی حق پر ہو تو اسے سمجھاؤ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، مگر والدین کو خوش کرنا بھی ضروری ہے۔

(۲۹) اگر کسی لڑکی سے شادی کرنے یا طلاق دینے کے معاملہ میں تمہارے ماں باپ سے اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں اپنے مسئلہ کو شریعت کی روشنی میں حل کرو، اختلاف کو حل کرنے کیلئے شریعت میں بہترین طریقہ پیش کیا گیا ہے۔

(۳۰) ماں باپ کی دعا یا بددعا بچوں کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے، اسلئے اپنے آپ کو ہمیشہ ان کی دعا کا مستحق بنائیں اور ان کی بددعا سے بچیں۔

(۳۱) لوگوں کے ساتھ بھلائی اور نرمی سے پیش آؤ، اسلئے کہ جو کوئی دوسروں کو برا بھلا کہے گا یا گالی دے گا تو اس کے جواب میں اسے بھی گالی دی جائے گی اور برا بھلا کہا جائیگا۔

عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکیف یلعن الرجل والدیہ ؟ فقال یسب الرجل ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ . متفق علیہ ۱

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے، پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آدمی اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس طرح کہ آدمی جب دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا تو دوسرا جواب میں اسکے ماں باپ کو گالی دے گا اس طرح وہ گالی پلٹ کر آجاتی ہے گویا وہ اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔

(۳۲) ماں باپ کی زیارت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کی زندگی میں بھی کریں اور مرنے کے بعد قبر پر جاکر ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور ان کی طرف سے صدقہ وخیرات بھی کرتے رہیں، ان کیلئے بہترین دعا یہ ہے۔ ”رب اغفر لی ولوالدی“ ”رب ارحمهما كما ربیانی صغیرا“ اے پروردگار مجھے اور میرے والدین کو معاف فرما، اے رب تو ان پر اسی طرح رحم وکرم فرما جس طرح انہوں نے بچپنے میں محبت وشفقت اور لاڈو پیار سے میری پرورش کی ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلیٰ آله واصحابه واجمعین۔

حوالہ

۱ صحیح بخاری مع الفتح کتاب الادب باب لایسب الرجال والدیہ ۱۰/ ۴۰۳

د مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرہا ۱/ ۹۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے بگاڑ کے چند اسباب

قارئین کرام! گزشتہ صفحات میں بچوں کی صحیح تربیت کے چند مجمل اصول بیان کیے گئے ہیں جن کی روشنی میں اولاد کی صحیح تربیت میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ اب ہم چند سطروں میں اولاد کے بگاڑ کے کچھ اسباب بھی ذکر کر رہے ہیں تاکہ والدین اپنی کوتاہیوں اور خامیوں کی اصلاح کر کے اپنے بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں، ذکر کردہ یہ نکات تربیت کے موضوع پر عربی زبان میں پائی جانے والی کتابوں کا ایک نچوڑ ہے۔

بچوں کو ڈرانا دھمکانا: عموماً یہ چیز مشاہدہ میں آتی ہے کہ روتے ہوئے بچے کو سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کر چپ کرایا جاتا ہے، یا کبھی انہیں بلی، بندر، کیڑے مکوڑے یا بھوت پریت سے ڈرایا جاتا ہے۔ بہت سارے لوگ اسکول، مدرس اور ڈاکٹر کا خوف دلاتے ہیں کہ چپ ہو جاؤ نہیں تو اسکول بھیجے جاؤ گے، خاموش ہو جاؤ ورنہ ڈاکٹر ابھی سوئی لگائیں گے وغیرہ۔

اسی طرح بچہ جب دوڑتے ہوئے گھر میں گر پڑتا ہے، اسکے چہرے یا جسم کے کسی عضو سے خون بہنے لگتا ہے تو گھر والے اسے تسلی دلانے کے بجائے ڈانٹنے پھٹکارنے لگتے ہیں۔ دراصل یہ تمام چیزیں بچوں کے اخلاق کو خراب کرنے اور ان کی صالح تربیت پر منفی اثر ڈالنے والی ہیں۔

ان کے لئے اپنا ہاتھ کھلا رکھنا: بچوں کے بگاڑ کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ جو کچھ وہ مانگیں انہیں فوراً دے دیا جائے، اس طرح سے وہ مال کی قیمت نہیں سمجھ پائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور فضول خرچی، لہو لعب کے عادی ہو جائیں گے اور دولت خرچ کرنے کے صحیح استعمال سے ناواقف رہیں گے۔

بعض والدین اپنے بچوں کو ان کی مطلوبہ چیزیں فوراً تو نہیں دیتے، مگر اسکے لئے رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں تو انہیں ان کی مطلوبہ چیزیں دے دیتے ہیں، ایسا اپنے بچوں پر شفقت کی وجہ سے ہو یا انہیں چپ کرانے کیلئے ہو، ہر دو صورتیں ایک کمزور اور تربیتی نقص شمار کی جائیں گی۔

ضرورت سے زیادہ سختی کرنا: بعض والدین اپنے بچوں پر بڑی سختی کرتے ہیں، ان کی معمولی غلطیوں کی وجہ سے انہیں سخت مارتے ہیں، انہیں ہمیشہ ڈرا دھمکا کر اپنے رعب میں رکھتے ہیں۔ تربیت کے میدان میں یہ ایک بھیانک غلطی ہے۔ اسلئے کہ آپ کا بچہ آپ کے پیار و محبت، لطف و عنایت اور شفقت و رافت کا پیاسا ہوتا ہے، بچپن میں وہ ایک ننھے پودے کی مانند ہوتا ہے، اگر آپ شفقت و محبت سے اسکی آبیاری کریں گے، اسکی غلطیوں پر سمجھائیں گے تو آگے چل کر وہ سمجھدار بن سکے گا اور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچائے گا۔ سختی کرنے سے وہ ایک اڑیل انسان بن جائیگا جسکا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا۔

حسن ظن میں مبالغہ آرائی: بعض والدین اپنے بچوں سے اس قدر حسن ظن رکھتے ہیں کہ ان سے کسی قسم کا سوال کرتے ہیں نہ ہی ان کے احوال دریافت کرتے ہیں، نہ ہی انہیں انکے ساتھیوں کی خبر ہوتی ہے اور ایسا صرف اسلئے کہ وہ اپنے بچوں پر حد درجہ اعتماد کرتے ہیں۔ جب کبھی ان کے بچے غلطی میں پکڑے جاتے ہیں یا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرارت سامنے آتی ہے، جس پر انکے والدین کو مطلع کیا جاتا ہے تو کثرت اعتماد کی وجہ سے تنبیہ کرنے اور نصیحت کرنے والے ہی کو ڈانٹنے لگتے ہیں۔ جسکے نتیجہ میں بچے اور زیادہ بگڑ جاتے ہیں، یہ سوچ کر کہ میرے گھر والے میری شرارتوں کا یقین نہیں کریں گے۔

سوء ظن (بدگمانی) میں مبالغہ آرائی : یہ گزشتہ کا عکس ہے، اسلئے کہ بعض لوگ اپنے بچوں سے حد درجہ بدگمان رہتے ہیں۔ انہیں شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ان کی نیتوں اور ارادوں پر الزام رکھتے ہیں انہیں کبھی موثوق ومعتبر نہیں سمجھتے، گھر میں ہونے والی ہر گفتگو سے انہیں دور رکھتے ہیں، اگر کسی نے جھوٹ موٹ میں ان کی شکایت کردی تو بغیر تحقیق کئے فوراً اسے صحیح مان کر انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگتے ہیں۔

اولاد کے درمیان ناانصافی کرنا : بچے کی ناقص تربیت کا یہ ایک اہم سبب ہے۔ بعض لوگ اولاد کے درمیان ناانصافی کرتے ہیں، خواہ ظاہری پیار ومحبت کی شکل میں ہو یا روپیہ دینے کی شکل میں، کچھ لوگ اپنے بعض بچوں کو تو خوب پیار ومحبت، ہدایا وتحائف سے نوازتے ہیں، جبکہ دوسرے بچوں کو ہمیشہ ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حرکت ہے جس سے بھائیوں میں بغض وحسد بڑھے گا۔ انکے دلوں میں والدین کے سب سے چہیتے بیٹے کیلئے بغض وحسد اور نفرت کی چنگاریاں بھڑکیں گی۔ کچھ لوگ اپنے بڑے بیٹے کو ہر چیز سے نوازتے ہیں جبکہ چھوٹے بیٹوں اور بیٹیوں کا کوئی خیال نہیں کرتے، حالانکہ باپ کی جائداد میں جتنا حق بڑے بیٹوں کا ہے اتنا ہی چھوٹوں کا بھی ہے اور اسکا نصف بیٹیوں کا، اسلئے کہ ہر باپ کا فرض ہے کہ تحائف وہدایا اور جائداد کی تقسیم میں اپنے بیٹوں کے درمیان انصاف وبرابری کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی میں تاخیر: بعض والدین وسعت وطاقت ہونے کے باوجود اپنی اولاد کی شادی میں تاخیر کرتے ہیں خصوصا امیر گھرانوں میں تو تاخیر سے شادی کرنے کا رواج بن چکا ہے۔ کچھ لوگ اونچے رشتہ کی تلاش میں تو کچھ لوگ جہیز لانے والی اور مالدار بہو کی تلاش میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں بچوں کے فتنہ میں پڑنے کا سبب بن جاتا ہے، جسکا سارا وبال والدین کے سر ہوگا۔

اسی طرح لوگ اپنی بیٹیوں کی شادی میں تاخیر سے کام لیتے ہیں، خاص طور سے جب بیٹی ملازمت کر رہی ہو تو لالچی والدین ماہانہ آمدنی بند ہونے کے خوف سے رشتے میں ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں، یا اسی طرح اسکے لئے مالدار گھرانہ کی تلاش میں اس قدر تاخیر کر دیتے ہیں کہ ذلت و رسوائی انہیں گھیر لیتی ہے۔ حالانکہ انہیں یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اسلام نے دینداری کی بھی قید لگائی ہے کبھی کبھار دولت کے نشہ میں باہمی جھگڑا اور پھر طلاق کی نوبت آجاتی ہے تب جاکر انکی آنکھیں کھلتی ہیں، بعض مالدار لوگ اپنے دولت کے غرور میں غریب رشتہ داروں یا خصوصا بیٹی کے شوہر (داماد) کو حقیر سمجھنے لگتے ہیں جسکا بھیانک انجام انہیں جب ملتا ہے تب جاکر عقل ٹھکانے آتی ہے۔ اسلئے اس سلسلہ میں اگر دینداری کو اولیت دی جائے تو اس قسم کے فتنے از خود دب جائیں گے۔

اولاد کو بد دعا دینا اور کوسنا: بہت سارے والدین معمولی معمولی باتوں پر اپنے بچوں کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں مثلاً جا تیری مٹی لگے، تیرا جنازہ اٹھے، حرامی، دوغلا، جا تیرا ایکسیڈنٹ ہو جائے، تو گاڑی کے نیچے دب کر مرے، تیری آنکھ پھوٹے تجھے روگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے، وغیرہ یا اسی طرح بچیوں کیلئے ان کی مائیں ان الفاظ میں ڈانٹ پھٹکارہ کرتی ہیں، آوارہ، بہلا، رانڈ وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تربیت واصلاح کیلئے انہیں مناسب انداز میں، ڈانٹا جا سکتا ہے مگر مذکورہ الفاظ میں انہیں ڈانٹنا، حد درجہ جہالت اور خطرناک انجام کی دعوت دیتا ہے، کیا کبھی آپ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی ہے " لا تدعوا علیٰ انفسکم ولا تدعو علیٰ اولادکم، ولا تدعوا علیٰ أموالکم، ولا توافقوا من الله ساعة یسأل فیها عطاء فیستجیب لکم" صحیح الجامع

اپنے آپ پر بددعا نہ کرو، نہ اپنی اولاد پر بددعا کرو، اور نہ اپنے خادموں پر بددعا کرو، ایسا نہ ہو کہ ایسا لمحہ پا جاؤ جسمیں اللہ سے جو دعا کی جاتی ہے مقبول ہوتی ہے تو تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ دعا پتھر کی طرح ہے۔ کبھی نشانہ صحیح بیٹھتا ہے اور کبھی خطا کر جاتا ہے، جب ہم اپنی اولاد کو بددعا دیتے ہیں تو ہمیں کیا خبر یہ وقت کون سا ہے، دعا کی قبولیت کا یا عدم قبولیت کا، ہو سکتا ہے کہ ڈانٹ پھٹکار کے انداز میں کی گئی بددعا قبول ہو جائے اور ہمیں پچھتانا پڑے، اگر اولاد کو ڈانٹنا ہے، ان پر غصہ وناراضگی کی وجہ سے کچھ پھٹکارنا ہے تو اس انداز میں ڈانٹیں تو بہتر ہوگا۔ اللہ تجھے ہدایت دے، اللہ تجھے سیدھی راہ دکھائے، اللہ تجھے سمجھ دے، اللہ تجھ پر رحم کرے وغیرہ۔

لمبی مدت تک گھر سے باہر رہنا: بچوں کے والد جب کسی لمبی مدت تک گھر سے باہر رہتے ہیں تو ان کے بچے غلط لائن اختیار کر لیتے ہیں۔ بچوں کا کوئی نگراں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہونے کی وجہ سے یہ قیمتی جواہر بچپن ہی میں زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ ایسا خواہ باپ کے سفر تجارت کی وجہ سے ہو یا ملازمت، و تفریح کی وجہ سے، ہر صورت میں اس کی ذمہ داری باپ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر کسی کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اپنے بچوں ہی کیلئے تو اتنی دور پردیش میں ایک لمبی مدت گزار رہا ہوں۔ حالانکہ یہ ایک صریح غلطی ہے، غربت مٹانے سے زیادہ، اہم بچے کی صالح تربیت ہے۔ بچے کا نالائق نکل جانے سے بڑی کوئی غربت نہیں ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو حرص و ہوس میں سالہا سال بیرونی ممالک میں پڑے رہتے ہیں۔ انہیں اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلئے کہ ان کے بچے کسی گائڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے بڑی تیزی سے بربادی کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔

پختہ مکانات، عالیشان بلڈنگیں، قیمتی جوڑے، مرغن غذائیں اور رنگ برنگی نئے ماڈل کی گاڑیوں سے گھر کی اصلاح نہیں ہوگی، بلکہ اولاد کی صحیح تربیت ہی سے ہمارا گھرانہ مثالی اور نامور بن سکتا ہے۔ بعض گھروں میں بچے خصوصاً بچیاں بھی صحیح تربیت سے محروم رہ جاتی ہیں، عمل و صلاحیت سے کوری اور کنواری رہ جاتی ہیں، جس کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ بعض مائیں اکثر اپنے گھروں سے باہر نکل جاتی ہیں۔ خواہ مارکیٹ کیلئے ہو یا پڑوس کے گھر میں تفریح کیلئے دونوں صورتوں میں دیر تک اور کثرت سے گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے اندرون خانہ کا نظم و نسق خراب ہو جاتا ہے اور بچیاں اپنی صحیح تربیت نہ پاکر ایک مثالی ماں بننے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔

اولاد کے سامنے منکر کام کرنا: کچھ لوگ بڑا شوق سمجھ کر روزانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح اپنی داڑھی مونڈ لیتے ہیں، اور اپنے بچوں کو دکان بھیج کر بیڑی اور سگریٹ منگا لیتے ہیں اور خود بازار جاکر نئی نئی فلمیں لاتے ہیں، اور اسے عیب نہیں سمجھتے، حالانکہ آگے چل کر باپ کا یہی عمل اولاد کے بگاڑ کا سبب بنتا ہے، اسلئے کہ اس نے باپ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ یا اسی طرح بعض مائیں اپنی بچیوں کے سامنے مکمل ستر پوشی نہیں کرتیں، تنگ و چست لباس پہنتی ہیں، ماں کی نقل کرتے ہوئے بچیاں بھی شرعی لباس ترک کر کے مغربیت کی دلدادہ ہو جاتی ہیں۔

ماؤں کا گھروں سے باہر نکلنا، غیر شرعی لباس پہننا، گفتگو میں غیر موزوں الفاظ کا استعمال وغیرہ ایسے منکرات ہیں، جو بچیوں میں دینی شعور پیدا کرنے کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، اسلئے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

کثرت اختلاف: میاں بیوی کے درمیان اختلاف و تکرار کا بچوں کی تربیت پر بڑا خطرناک اثر پڑتا ہے۔ ایک بچہ جب اپنی آنکھوں سے اپنے باپ کو مغلظات بکتے اور ماں کو باپ کی گالیاں سنتے دیکھتا ہے، تو اس کے ذہن پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اور اسی گھٹیا حرکت سے اس کے دل سے رحم و کرم کا مادہ نکل جاتا ہے۔ اس کے اندر نفرت و انتقام اور عداوت کی چنگاری بھڑکنے لگتی ہے۔

اسی طرح بعض میاں بیوی باہمی اختلاف کی وجہ سے کئی دنوں تک آپس میں بات چیت بند رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے گھر میں بچے سسک بلک کر منفی سوچ اختیار کر لیتے ہیں، آیئے ہم آپ کو ایک واقعہ کے ذریعہ بتاتے چلیں کہ میاں بیوی کے باہمی اختلاف کا بچوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ”شہر حیدر آباد آصف نگر کی رہنے والی ۱۱سالہ لڑکی عابدہ اور اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ سالہ بھائی عرفان جو اپنے گھر سے بھاگ کر بمبئی چلے گئے تھے۔ عابدہ اور اسکے بھائی عرفان نے بتایا کہ ان کے والد اور ماں دونوں میں معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا ہوتا رہتا ہے، روز روز کے جھگڑوں سے وہ عاجز آچکے تھے۔ گھر میں انہیں محبت دینے والا کوئی نہیں تھا۔ وہ ایک طرح سے مشینی زندگی گزار رہے تھے۔ صبح عربی کے استاد آتے، اس کے بعد اسکول جانے کی تیاری، اسکول سے واپسی پر ٹیوشن کے ٹیچر کی آمد، انہیں ہنسنے کھیلنے کا وقت نہیں ملتا تھا، ماں باپ کے باہمی اختلاف، جھگڑے، گالی گلوچ اور غلط الفاظ کے استعمال سے بیزار ہوگئے تھے۔ وہ اس قابل بھی نہیں تھے کہ اپنے والدین کو سمجھا سکیں۔ کئی مرتبہ خودکشی پر بھی غور کیا مگر اسے نامناسب سمجھ کر ذہن سے نکال دیا، ایک دن ان کی ماں سنڈیکیٹ بینک میں جمع کرنے کیلئے ۲۴۰۰ روپے دئے۔ اس رقم کو جمع کرنے کی بجائے وہ بمبئی جانے والی ٹرین کی تلاش میں اسٹیشن چلے گئے اور وہاں سے سیدھے بمبئی پہنچ گئے، وہاں ایک مسلم وی ٹی اسٹیشن پر انہیں پریشان دیکھ کر اپنے گھر لے گیا اور پھر فون کر کے ان بچوں کے متعلق حیدر آباد پولس اسٹیشن کو مطلع کیا۔ ۱

غور کیجئے کہ، میاں بیوی کے باہمی جھگڑے بچوں کی ذہنیت کو کس قدر الجھا دیتے ہیں، یہ تو ایک مثال تھی ورنہ اس کے علاوہ بے شمار واقعات ملیں گے جس سے آپسی اختلافات کے نقصانات کو سمجھ سکتے ہیں۔

تناقض۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو کسی ایسی چیز کا حکم دے جسے وہ خود نہ کرتا ہو یا اسے کسی ایسی چیز سے منع کرے جسے وہ خود کرتا ہو، مثلاً بچے کو سچ بولنے کی نصیحت کرے اور خود جھوٹ بولتا ہو، بچے کو ایفائے عہد کی تعلیم دے اور خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے غافل ہو، یا اسی طرح انہیں بیڑی سگریٹ پینے سے منع کرے اور خود انہیں سے منگا کر ان کے سامنے بڑی سگریٹ پئے۔ ظاہر سی بات ہے ایسی صورت میں ہم اپنے بچوں پر حسن تربیت کا کوئی اثر قائم نہیں کر سکتے۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں اس وجہ سے ہم انہیں نصیحت کرنا چھوڑ دیں، بلکہ ہم انہیں برابر نصیحت کرتے رہیں اور خود اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں اسلئے کہ قول و فعل کے تضاد سے نصیحتیں اپنا اثر اور وزن کھو بیٹھتی ہیں۔

لڑکیوں کو بلا محرم بازار جانے کی اجازت دینا: بلا شبہ یہ ایک بھیانک غلطی ہے، بلکہ امانت میں خیانت ہے، بعض لوگ خود تو گھروں میں بیٹھے رہیں گے اور اپنی نوجوان بیٹیوں کو مارکیٹ کیلئے بازار بھیج دیتے ہیں یا کبھی وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بازار جاتے ہیں مگر گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر کے خود گاڑی میں بیٹھے رہیں گے اور اپنی نوجوان لڑکیوں کو مارکیٹ میں بھیج دیں گے، جو دکانداروں سے گفتگو اور ہر قسم کی خریداری خود ہی کرتی ہیں اور اگر ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ جناب آپ بچوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے تو جواب دیتے ہیں کہ مجھے حیا محسوس ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! آپ لوگوں سے حیا محسوس کرتے ہیں۔ اللہ سے آپ کو حیا نہیں آتی آپ کو اللہ کے عذاب کا ڈر نہیں؟ آپ فتنے سے نہیں ڈرتے؟ اگر آپ کے پاس چند مرغیاں اور بکریاں ہوتی ہیں تو ان کی بھی نگرانی کیلئے کوئی نگراں مقرر کرتے ہیں، ان پر بھیڑیوں، کتوں اور دشمنوں کا خوف لگا رہتا ہے۔ مگر کیا آپ کی یہ پھول جیسی بیٹیاں مرغیوں اور بکریوں سے بھی کم قیمت ہیں؟

رسائل و جرائد اور فون سے لاپرواہی: بہت سارے والدین اپنے بچوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے بالکل بے فکر ہو جاتے ہیں یا انہیں حد درجہ ثقہ سمجھنے لگتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان کے فون، فیکس اور رسائل سے بالکل ناواقف ہو جاتے ہیں۔ نوجوان بچے یا بچیاں ہر وقت فون کا ریسیور اٹھائے محو گفتگو رہتے ہیں۔ بسا اوقات فون پر مسلسل گفتگو کے نتیجہ میں فرار کی نوبت آتی ہے۔

اسی طرح بعض مخرب اخلاق فلمیں، سیکسی رسالے، یا گندے لٹریچر وغیرہ کی طرف خصوصی دھیان دینے کی ضرورت ہے، تاکہ ان کی صحیح تربیت ہو سکے۔ اس سلسلے میں والدین کو خصوصی نگراں کا رول ادا کرنا چاہیے۔

بچوں کو حقارت سے دیکھنا: بہت سارے والدین کی سختی کا عالم یہ ہوتا ہے کہ ان کے بچے جب کچھ بولنا چاہتے ہیں تو انہیں ڈانٹ پھٹکار کر چپ کرا دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بچہ بزدل اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے، اپنی بات کو دوسری جگہ بیان کرنے میں جھجھک محسوس کرنے لگتا ہے۔

اسی طرح بعض والدین اپنے بچوں کو جب غلطی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو بہت سختی سے ڈانٹتے ہیں جس کی وجہ سے وہ حد درجہ شرمندہ ہو جاتے ہیں اور ایسے مواقع پر اگر بچے باپ کو غیظ و غضب اور غرور میں دیکھتے ہیں تو ان کی تربیت پر اس کا بڑا خراب اثر پڑتا ہے۔ بعض والدین کی جہالت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ جب ان کے بچے شوقیہ طور پر تقویٰ و پرہیزگاری یا دینداری کی طرف مائل ہوتے ہیں تو ان کے باپ ہی ان کا مذاق اڑاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دین کو حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور آگے چل کر وہ بے دین اور بے راہ ہو کر زندگی گزارتے ہیں جس کی ذمہ داری ان کے والدین کے سر جاتی ہے۔ ایسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا یقیناً ایک فاش غلطی ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار معاملات میں اپنے عمال ونوکروں پر توخوب اعتماد کر لیتے ہیں مگر بچوں کے معاملہ میں شک وشبہ میں پڑ کر ان کی کڑی نگرانی کرتے ہیں، ایسا کرنے سے ان کے دلوں سے خود اعتمادی اور گھریلو کاروبار کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

بچوں کی نفسیات سے بے خبر ہونا : یہ بھی اولاد کی صحیح تربیت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔اس لئے کہ بچوں کے مزاج ونفسیات مختلف ہوتے ہیں، بعض بچے جلد غصہ ہو جاتے ہیں، بعض معتدل قسم کے ہوتے ہیں، جبکہ بعض حد درجہ متحمل مزاج اور ٹھنڈے دماغ کے ہوتے ہیں۔اس واسطے ان تمام کے ساتھ ایک ہی قسم کا رویہ اختیار کرنا ان کی صحیح وصالح تربیت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ان کے اذہان کو جانچ پرکھ کر متوسط، غبی اور ذکی کے لحاظ سے ان کی تعلیم کا نظم کرنا،اان کے نفسیات کو مد نظر رکھ کر انہیں کسی چیز سے روکنا اور حکم دینا ہی صالح تربیت میں مدد دے سکتا ہے۔

درجہ کا لحاظ رکھنا: یہ بھی اولاد کی صالح تربیت کے لئے ضروری ہے۔ بعض بچے بڑے ہو جاتے ہیں مگر ان کے والدین ان کے ساتھ بچوں جیسا برتاؤ کرتے ہیں، جو کہ ایک خطرناک غلطی ہے۔ بعض ناسمجھ والدین اپنا رعب جمانے کے لئے لڑکے کی شادی ہوچکے بعد لڑکے کی بیوی اور سسرالی رشتہ داروں کے سامنے بھی ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں، جس کے نتیجہ میں ان کا گھر اختلاف کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور لڑکا اپنی غیرت کے دفاع میں باپ یا ماں کو جوابی باتیں سنا دیتا ہے،اسلئے والدین کیلئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کی عمدہ تربیت اور گھر میں مسرت وشادمانی کیلئے بچوں کے سامنے ان کی عمر ودرجہ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ کر کے گفتگو و نصیحت کریں۔

ناصح کو برا بھلا کہنا یا اہل خانہ کو موردِ الزام ٹھہرانا: بعض لوگ جب اپنی اولاد کو سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا دیکھتے ہیں تو گھر والوں خصوصاً عورتوں کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں، گھر سے باہر رہنے والے لوگ عام طور سے اس مرض میں مبتلا ہیں، حالانکہ ان مواقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا اور گناہوں سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔خاص طور سے عافیت و سلامتی اور عزت نفس کی دعا مانگنی چاہیے،اور کسی کو قصوروار ٹھہرانے کی بجائے صحیح تربیت کے وسائل کو استعمال کرنا چاہیے۔

اسی طرح سے کسی کے بچے کو کوئی بزرگ یا خیر خواہ غلطی کرتا ہوا جب دیکھتا ہے تو محض اصلاح کی خاطر اسے نصیحت کرتا یا اس کے والدین سے کچھ عرض کرتا ہے تو اس کے والدین اپنے بچے سے حد درجہ حسن ظن کی بنیاد پر ناصح ہی کو برا بھلا کہنے یا اس کی نیتوں پر شک کرنے لگتے ہیں۔جس کے نتیجہ میں ان کے بچے بزرگوں کی نصیحت سے محروم ہو جاتے ہیں۔حالانکہ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ بزرگ یا ناصح کا شکوہ سن کر عمدہ انداز میں بچے کو سمجھایا جاتا اور ناصح کا شکریہ ادا کیا جاتا۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدرس کسی غلطی پر بچہ کو زجر و تنبیہ کے طور پر چند چھڑی مار دیتا ہے جس کی خبر بچہ اپنے گھر آکر دیتا ہے اور پھر بچہ کے گھر والے جا کر مدرس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگتے ہیں۔بعض دفعہ کچھ جاہل مدرس کو انتقاماً مار بھی دیتے ہیں۔جو کہ سراسر جہالت اور بد دیانتی ہے۔ایسی صورت میں مدرس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔بچے کا ذہن انتقامی ہو جاتا ہے۔جس کے نتیجہ میں وہ تعلیم جیسی نعمت حاصل کرنے سے رہ جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ بچے کو مدرس کے حوالہ کر کے اسے کلی اختیار دے دیا جائے، تاکہ وہ آزاد ہو کر بچے کے حسین جوہر کو نکھار کر علم و فن کا کام بنا سکے۔

محترم قارئین۔ اولاد کی تربیت میں کوتاہی کی یہ چند مثالیں تھیں، ویسے تو اسباب بہت سارے ہیں مگر ہم نے اظہار مدعا کیلئے صرف چند ہی پر اکتفا کیا ہے، اسلئے سرپرستوں و والدین کی خصوصی ذمہ داری ہے کہ تقصیر کا آئینہ دیکھ کر تعمیر کا پہلو تلاش کریں، اور اولاد کی حسن و تربیت کے وسائل و ذرائع سے فائدہ اٹھائیں، انبیاء و صحابہ اور سلف صالحین کی زندگی سے سبق حاصل کریں۔ افسوس ہے کہ ہم ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا خواب تو دیکھتے ہیں مگر اپنے بچوں کی زندگی پر حسن اخلاق کا کوئی اثر قائم نہیں کر پاتے خلاؤں کا کامیاب سفر کر لیتے ہیں، مگر اپنی اولاد کو زمین پر انسانوں کی طرح چلنا نہیں سکھا پاتے"

اللہ اکبر۔

حوالہ

صحیح الجامع رقم ۲۶۷   مختصر صحیح مسلم ۱۵۴۷   صحیح ابن حبان عن جابر ۲۴۱۱

۱؎ روزنامہ اردو نیوجدہ ۱۱/ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز بدھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدر للمؤلف

۱	بسم اللہ کے فضائل و احکام	مطبوع	تالیف	طبع ثالث
۲	اسلام میں قبروں کی حیثیت	"	"	طبع ثانی
۳	سترہ کے احکام و مسائل	"	"	طبع اول
۴	دعوت الی اللہ	"	ترجمہ	طبع اول
۵	سگریٹ نوشی سے توبہ	"	"	طبع اول
۶	جنتی عورت کی پہچان	"	تالیف	"
۷	بچوں کی تربیت کیسے ؟	"	جمع و ترتیب	"

www.KitaboSunnat.com

الإصدار السادس

دار العلوم المحمدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

19 4

كيف تربي أولادك ؟